سلسلۂ دار المصنفین

(۶)

مکاتیب شبلی

حصۂ دوم

یعنے

علامۂ شبلی نعمانی مرحوم کے اُن خطوط کا مجموعہ جو وقتاً فوقتاً اُنھون نے اپنے تلامذہ

اور شاگردون کے نام لکھے، اور جنمین زیادہ تر علمی اور اصلاحی خیالات

کی اُن کو تعلیم و تلقین کی ہے

مع ضمیمہ

ضمیمۂ اوّل مین دوستون کے وہ خطوط ہین جو دیر مین پہنچنے کے باعث حصۂ اوّل

مین جگہ نہ پا سکے، اور ضمیمۂ دوم مین اُنکے قدیم فارسی و عربی خطوط ہین،

باہتمام مولوی مسعود علی صاحب ندوی،

مطبعہ معارف اعظم گڈھ مین چھپی

طبع دوم ۱۹۲۷ء قیمت عہ

تصنیفاتِ مولٰنا شبلی نعمانیؒ

مکاتیب شبلی

یعنی مولٰنا شبلی مرحوم کے خطوط کا مجموعہ، جو مولانا ے مرحوم کے علمی ادبی مذہبی، قومی اور اصلاحی خیالات روزمرہ کا ذخیرہ ہے، قیمت جلد اول عہ۱۲ر جلد دوم عہ۱۲ر ہر دو سے ر

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کی لایف اور طرز حکومت، اگرچہ مسخ شدہ صورت مین معمولی کاغذ پر اس گران پایہ کتاب کے بیسون اڈیشن فروخت ہو رہے ہین، مگر اہل نظر کو ہمیشہ اس کے اعلی اڈیشن کی تلاش تھی، مطبع معارف نے نہایت اہتمام اور سعی بلیغ سے اس کا نیا اڈیشن تیار کرایا ہے، جو حرف بحرف نامی پریس کان پور کی نقل ہے، نہایت عمدہ کتابت، اعلی چھپائی، عمدہ کاغذ، دنیاے اسلام کا رنگین نقشہ، مطلا ٹائٹل، ضخامت ۳۱۲ صفحے، قیمت للعہ

المامون،

خلیفہ مامون الرشید کے عہد سلطنت کے حالات، اب تک اس کے بازاری

فہرست مکاتیب جلد دوم

فارسی خطوط

عربی خطوط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ۔ مولانا حمید الدین صاحب بی، اے کے نام،

(۱)

برادرم،

یہان تمام حالات تحقیق کئے تم بطور طالب العلم، ایم، اے مین نہین جا سکتے، اس کے لئے چھ مہینہ کی مدت ضرور ہے، اور امتحان اکتوبر مین ہوگا، البتہ پرائیویٹ جا سکتے ہو، کیونکہ اس مین مدت کی کوئی قید نہین صرف اتنا ضرور ہے کہ امتحان سے دو تین مہینے پہلے پرنسپل صاحب کے دستخط سے تمھارا نام یونیورسٹی مین جانا چاہئے کتابین حسب ذیل ہین، سبعہ معلقہ تمام، متنبی تمام، حماسہ تمام، مقدمہ ابن خلدون ۵۰ صفحہ اول، مقامات حریری نصف، کلکتہ کا کلنڈر کئی برس سے یہان نہین آتا، مقامات حریری کا نصف ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، یعنی

۱ے مولانا حمید الدین صاحب مولانا مرحوم کے ماموں زاد بھائی اور تمام تر انکی تعلیم کے نمونہ اور ان کے شاگرد ہین، مولانا مرحوم کے علاوہ مولانا عبد الحئی صاحب فرنگی محلی کا بھی ان کو شرف تلمذ حاصل ہے، تکمیل عربی کے بعد علی گڈھ کالج مین سر سید کے زمانہ مین انگریزی تعلیم حاصل کی، اسی زمانہ مین سر سید کی فرمائش سے بدر الاسلام اور طبقات ابن سعد کے ایک ٹکڑے کا فارسی مین ترجمہ کیا، یہ دونون رسالے اسی وقت چھپ گئے تھے، تکمیل انگریزی کے بعد مدرسۃ الاسلام کراچی مین عربک پروفیسر مقرر ہوئے، لارڈ کرزن جب سواحل عرب کا دورہ کررہے تھے، شیوخ عرب کے سامنے لارڈ موصوف نے جو ایڈرس دیا تھا، اس کا عربی ترجمہ مولانا ہی نے کیا تھا، اس کے بعد علی گڈہ کالج مین عربک پروفیسر مقرر ہوئے، پھر میور کالج الہ آباد مین اسی عہدہ پر ان کا تقرر ہوا، پھر حیدر آباد کے اورنٹیل کالج دار العلوم کے پرنسپل ہوے، سب سے زیادہ اہم کام وہ بیس پچیس برس سے یہ کررہے ہین کہ عربی مین نئے طرز پر قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہین، ان مکاتیب مین اس کا بیشتر تذکرہ ہے،

کبھی نصف اول اور کبھی نصف اخیر اس لئے بہتر ہوگا کہ تم رجسٹرار یونیورسٹی کلکتہ کو لکھو کہ وہ یونیورسٹی کا پراسپکٹس سنہ حال ویلوپیبل بھیجدے، تھوڑی قیمت کو آتا ہے، تم کو فوراً متنبی اور حماسہ کے مطالعہ مین مشغول ہوجانا چاہئے ہان ایک دن صرف ایسے (مضمون لکھوایا جاتا ہے، اور یہ پرچہ پورے پانچ گھنٹہ کا ہوتا ہے، ایسے مین ہمیشہ عرب کی اور مسلمانون کی تاریخ یا عربی لٹریچر اور عربی گرامر کی تاریخ ہوتی ہی، ایسے انگریزی مین لکھوائے جاتے ہین اس واسطے تمکو انگریزی لکھنے کی مشق بھی پیدا کرنی چاہئے، اور کوئی تازہ حال نہین والسلام،

شبلی نعمانی

(۲)

۳۰ رجون ۱۸۹۵ء ؁ علی گڈھ

عزیزی!

خط پہونچا، بہتر ہے بھتیجے سید صاحب کو سرٹفکیٹ کے لئے[1] لکھو، اور ترجمہ طبقات ابن سعد و بدرالاسلام کو یاد دلاؤ،

انگریزی مین عربی گرامر کی ایک مختصر کتاب آرنلڈ صاحب ترجمہ کرانی چاہتے ہین، انھون نے تمھارا نام لیا، چونکہ کتاب بہت مختصر ہے، اور تمام اصطلاحین معلوم ہین، تم قبول کرلو، ترجمہ ان کو بعد دسمبر کے ۱۵ تاریخ کے بعد بلکہ اوائل جنوری مین مطلوب ہے، اس لئے تمھارا کچھ ہرج نہین، والسلام،

شبلی ۱۸۔ نومبر ۱۸۹۶ء ؁، علی گڈھ،

(۳)

برادر عزیز!

خط پہونچا، تمھاری خالصانہ ہمدردی سے طبیعت کو بہت تشفی[2] ہوئی،

---

[1] مدرسۃ الاسلام کی پروفیسری کے لئے، [2] مولانائے مرحوم کی پہلی بیوی کی تعزیت سے،

۱۔ تم لکھتے ہو کہ "آپ مجھکو تنہا یادگار نہ بنانے دینگے" اس کا کیا مطلب؟ تم کیا یادگار ہوتے اور تنہا کیونکر ہو سکتے؟

یادگار تم کس صورت مین تجویز کرتے ہو، مجھکو تم سے نیشنل مین معقول چندہ لینا تھا، لیکن یادگار کی صورت مین ادھر کا بدلہ ہو جائیگا، (۲) حامد کو تصویر کے لئے لکھدونگا،

۳۔ مین نے الفاروق مطبع نامی کانپور مین چھپنے کو دیدی، لیکن ابھی اصل کتاب مین ایک ثلث تصنیف کے لئے باقی ہے (۴) پانی کے بغیر بڑے خطرات کا سامنا ہے،

۵۔ تم وہان کے حالات لکھو، لوگون کو اجنبیت وجدت کی وجہ سے اشتیاق ہے،

۶۔ تم علاوہ فرض منصبی کے اور کیا شغل رکھتے ہو، والسلام، شبلی، ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء اعظم گڈھ

(۴)

ہان مین مصر سے بآسانی کتابین منگوا سکتا ہون، تم نام لکھ بھیجو، مین اول مئی سے چھ مہینہ کی رخصت لونگا، دیکھئے کہان بسر ہو،

الفاروق حصہ دوم بہمہ وجہ مین نے تیار کر لیا ہے، قریباً نصف چھپ بھی گیا ہے، والسلام

شبلی، ۴ فروری سنہ ۱۸۹۸ء

(۵)

برادرم!

خط پہونچا، ان کتابون کیلئے مصر و بیروت، کی زحمت اٹھانا بیکار ہے، کیفیت یہ ہے کہ بیروت

۱؎ مرحومہ کی یادگار، ۲؎ الفاظ کی طبع و تصنیف کی تاریخ ۳؎ زمینداری کیلئے قحط کا اندیشہ ہی، ۴؎ کراچی کے، ۵؎ علی گڈھ کالج کی خدمت سے،

کی ڈاک کا انتظام بالکل ناقابلِ اعتبار ہے، مجھکو باوجودیکہ مدت سے معاملہ رہتا ہے، اور اکثر کتابین منگوا چکا ہون، تاہم متعدد منی آرڈر ضائع ہوئے، ڈاکخانہ سے بہت سی خط وکتابت کرنے کے بعد ایک دو رقم برآمد ہوئی، اور بعض کا اب تک پتہ نہ لگا، مصر کو وہان کی نسبت ترجیح ہے، لیکن اطمینان یہان بھی نہین، ایک دفعہ میرا منی آرڈر بڑے جھگڑون کے بعد چھ مہینہ پر برآمد ہوا، تم نے جو کتابین لکھی ہین سب یہین مل جائین گی، مولوی نورالدین، توپ خانہ بازار قدیم کانپور سے خط وکتابت کرو، وہ بھیجدین گے، اور جو نہ ہونگی وہ منگوادین گے، قیمت کا بھی چندان فرق نہ ہوگا، مین بھی اب یہین سے خریدا کرتا ہون،

لوگ جو بیروت وغیرہ کو خط بھیجتے ہین، اس کا طریقہ نہین جانتے، اول تو ٹکٹ لفافہ پر اڑھائی آنے کے لگانے چاہئین، پتہ انگریزی اور عربی دونون مین ہونا چاہئے، سب سے زیادہ مقدم یہ کہ آج کل کی زبان مین خط وکتابت کرنی چاہئے، اور خصوصاً اصطلاحی الفاظ، مثلاً ڈاکخانہ، رجسٹری، قیمت، ٹکٹ، ان الفاظ کو جب تک موجودہ اصطلاحات مین نہ لکھا جائے وہ سمجھ نہین سکتے، تمھارے دوست نے انھین چیزون مین غلطی کی ہوگی،

ا کارڈ کا نصف حصہ پھٹ گیا ہے بقیہ نصف کی یہ عبارت ہے،

ہان آرنلڈ گئے، اور کالج کو نہایت رنج دے گئے، ان کے وداعی جلسے بڑی دھوم سے ہوئے

یہان جون کے مہینہ مین کالج بند ہوگا، غالباً مین وطن یا کشمیر مین ہونگا، والسلام

شبلی نعمانی، ۷ رفروری ۱۸۹۶ء، علی گڈھ،

(۶)

. . . .

ایک ہزار روپیہ پہلے دیچکا ہون، اور تین چار ہزار اب پھر دینا پڑیگا، اس امید پر کہ شاید

لوگ رفتہ رفتہ دین،

کالج[1] کا حال کشمکش مین ہے، سر دست ایک صاحب نے قبضہ کر لیا ہے، سید محمود کی حالت بہت خراب ہے، والسلام،

شبلی، ۱۶ اپریل ۱۸۹۸ء، علی گڈھ،

(۷)

میان حمید!

ع تا تو بمن رسی من بجدا می رسم، نیشنل اسکول کا تم پر کچھ نہ کچھ حق ہے، لیکن تم نے تعمیر کی مدین ایک حبہ بھی ادا نہین کیا جب عمارت تیار ہو چکے گی، اس وقت تمھاری کیا حاجت رہے گی، دینے کا وقت یہی ہے، کہ تمام کام اٹکا پڑا ہوا ہے، مین علاوہ چندہ سابق کے ۱۱۲۵ اور دیچکا لیکن سو دو کی رقم کے بغیر تمام کمرے ناتمام پڑے ہین اور خراب ہوتے ہین، جو کچھ بنے اس وقت یا باقساط دو، ورنہ ع "پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد" والسلام، شبلی، ۳۱ جولائی ۱۸۹۸ء،

(۸)

برادرم!

تمھارے اجمالی کارڈ کا مین نے جواب لکھدیا تھا کہ "وہ سب خبرین صحیح ہین"، کیونکہ مین یہ جانتا تھا کہ وہان صحیح خبرین پہونچی ہونگی، لیکن اب معلوم ہوا کہ بعض جگہ غلط خبرین مشہور ہوئی ہین، یعنی یہ کہ "شخص معلوم[2]"، نے میرے ساتھ دراندازی کی، لیکن یہ خبر بالکل بے اصل ہے، واقعہ یہ ہے کہ بک صاحب اور سید صاحب وغیرہ یہ چاہتے ہین کہ مین یہان ششماہہ قیام کرون، لیکن سید محمود دفعۃً اسکے مخالف ہو گئے

[1] علی گڈھ کالج کا بک صاحب پرنسپل تھے، سید محمود سید احمد خان پر حاوی ہو گئے تھے، اور بدمستانہ ہر ایک شخص سے الجھتے تھے، [2] اس سے مقصود غالباً سید محمود ہین،

اور اسی اپنی حالت مین بہت سی باتین اس کے خلاف کہین، لیکن اس قسم کی ان سے کسی کو اب شکایت نہین رہی، ہر روز یہان کے رؤساء اور ٹرسٹیز اور ارکانِ کالج اس قسم کی باتون کے متحمل ہوتے ہین ہین تو اس دن سے آج تک سید صاحب کی کوٹھی پر گیا ہی نہین،

اس دفعہ بظاہر یہان کی آب و ہوا مین مجھکو خاص مضرت نہین معلوم ہوتی، باقی ترکِ تعلق اس کی یہ کیفیت ہے کہ مین نے سال بھر کی رخصت اسی تجربہ کیلئے لی تھی، مین نے دیکھا کہ اعظم گڈھ مین سال بھر برابر نہین رہ سکتا، وہان کوئی ایسی دلچسپی نہین کہ سال بھر تک کام چل سکے، اس لئے کچھ یہان، کچھ وہان، کچھ **ندوہ**، اس طرح بسر کرنے کا ارادہ ہے،

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ اب کہین دل نہین لگتا، بالکل خانہ بدوش معلوم ہوتا ہون، نہین معلوم کیا ہونا ہے، والسلام، شبلی، ۹ نومبر ۱۸۹۶ء،

(۹)

برادرم!

مین علی گڈھ آگیا، اور حالات اس قسم کے پیش آگئے کہ ابھی یہین رہنا پڑے گا،

معلوم نہین تم کن اشغال مین ہو، کوئی علمی کام بھی کرتے ہو یا نہین؟

تمھارا چندہ ماہوار نہین پہونچا، اس کی وجہ سے سخت ہرج ہے، باقیات و حال فوراً بھیجدو،

میرے کتب خانہ مین کتب ذیل اضافہ ہوئی ہین،

ایضاح فی المعانی للخطیب القزوینی، نسخہ قلمی نہایت قدیم، **صدرا**، الٰہیات وغیرہ کامل نسخہ عمدہ، **المحاسن** والمساوی للجاحظ، **مکاتیب** ابو العلاء المعرّی، **مفتاح** سکاکی

کامل یعنی مع نحو وصرف وغیرہ، اور کتابین یورپ وغیرہ سے آرہی ہین، مثلاً الوجیز فی الفقہ للامام الغزالی، کتاب المعمرین لابی حاتم السجستانی، فلسفۃ البلاغۃ تصنیف حال، والسلام،

شبلی، ۳ر دسمبر ۱۸۹۸ء، علی گڈھ،

(۱۰)

رسائل[۱] یہان نہین رہے، علی گڈھ لکھدیا ہے، وہان سے آجائین گے، الفاروق جاتی ہے،
آج کل ایک بڑی ریاست بلکہ سلطنت[۲] سے ابن خلدون کے ترجمہ کا استفسار آیا تھا، دس ہزار روپیہ نقد معاوضہ دیتے ہین، مین نے اپنی صحت کے لحاظ سے انکار کیا، اس لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر تم پبلک مین آجاؤ تو اس قسم کے کامون سے اچھی طرح آزاد بسر کرسکو، لیکن تم کو جنبش نہین ہوتی.

شبلی، ۲ر جولائی ۱۸۹۹ء

(۱۱)

خط پہونچا، مین خود اس بات کا خواہشمند ہون کہ اس تعطیل مین تم سے ملاقات ہو تاکہ علاوہ اور باتون کے کوئی علمی کام پابندی کے ساتھ تمھارے متعلق کرسکون، لیکن مین نہین کہ سکتا کہ مین اس وقت کہان ہونگا، ایک طرف تو کلکتہ کانفرنس کا بلاوا ہے، دوسری طرف رامپور کا ارادہ ہے، مکان پر تو مین جا نہین سکتا، لیکن کوئی جگہ ابھی متعین بھی نہین، تاہم تم سے ملنے کی کوشش کرون گا،
ہان امور ذیل کو اچھی طرح دریافت کرکے لکھو،
۱- بوشہر و بصرہ جانے والے جہازات کو نسے دن جایا کرتے ہین، (۲) سکنڈ کلاس کا کرایہ بوشہر یا

[۱] رسائل شبلی [۲] سلطنت افغانستان، دیکھو خط ۱۳،

بندرعباس تک کیا ہے؟ (۳) قرنطینہ کہان کہان ہوتا ہے، والسلام، شبلی، ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء علیگڈہ

(۱۲)

خط پہونچا، اور شرائط منظور ہین، لیکن یہ نہین کہ جس قدر ترجمہ ہوگا، معاوضہ دیا جائیگا، کتاب بیچ مین رہ گئی تو کس کام آئیگی، اور چندہ دینے والون کو کیا جواب دیا جائیگا،

اسپنسر کے فرسٹ پرنسپلز (آف تھیوسٹلزم) کا حصہ چھوڑ کر غالباً چار سو صفحہ سے زیادہ ہی، کم سے کم چار سو اور زیادہ سے زیادہ پانسو معاوضہ دیا جائیگا، مین اس کو پسند نہین کرتا تھا کہ سب معاوضہ کالج یا اسکول مین دیا جائے، اس سے طبیعت پر پورا بار نہین پڑیگا، بلکہ بیگاری معلوم ہوگی، والسلام، شبلی، الہ آباد، ۲ مارچ ۱۹۰۰ء،

(۱۳)

برادرم!

مفصل شانِ نزول سنکر جواب لکھو،

ترجمہ کا خیال[۱] امیر عبدالرحمن والیِ کابل کو پیدا ہوا ہے، اور بڑے وسیع پیمانہ پر اس کے لئے انھون نے اپنے سفیر ہندوستان کو لکھا، اور سفیر نے مجھکو و مولوی حالی صاحب و نذیر احمد کو، مین نے پہلے انکار کیا، پھر یہان کے تمام اعزہ و احباب کے اصرار پر رضامندی ظاہر کی، سفیر صاحب نے یہ معلوم کرکے کل ترجمہ اور اسکا تمام اہتمام میرے ذمہ کر دیا، اور دس ہزار کی رقم منظور کی، جو بہ تفاریق لیجائے خواہ یکمشت،

ابن خلدون کا ترجمہ تم بے شبہہ خود کر سکتے ہو، لیکن اس مین تاریخی تلمیحات اور اجمال اور حوالے اسقدر ہین کہ مین اچھی طرح اندازہ کرتا ہون کہ ابتدائی جلدون مین تم کو دقت پیش آئیگی، کتاب مذکور کے سات ہزار صفحے ہین، اور وہ بھی ٹائپ کے در آور دخط مین ہین نے تین برس کا وعدہ کیا ہے، اب چند باتین بطور فذلکہ کے سنو،

[۱] دیکھو خط ۱۰،

مستقل تمھارے نام سے ترجمہ ہونے پر سفیر راضی نہین ہو سکتے، بلکہ میرا انتساب بھی ضروری ہی،

۲۔ کتاب اس قدر ضخیم ہے، کہ دو ایک برس مستقل اشتغال کے بغیر اس کا ترجمہ نہین ہو سکتا،

۳۔ بہت سے ضروری مشورون کے لئے میری قربت ضرور ہے،

۴، تم اپنا قائم مقام کسی ہندوستانی شخص کو پوری تنخواہ پر کر سکتے ہو،

۵۔ صرف ابتدائی کام اور خاکہ قائم ہونے تک تمھارا یہان رہنا درکار ہے، پھر جہان چاہو رہ سکتے ہو،

۶۔ یہ کام شہرت اور عزت کا ذریعہ ہے، اور آگے کیلئے راہین نکلین گی، کیونکہ گورنمنٹ انگریزی کی سرپرستی مین یہ کام ہو گا،

۷۔ گھر پر رہکر کام کرو گے تو تمھارا خرچ مختصر ہو گا اور تم کو کم از کم ماہانہ ۵۰ کی بچت ہو گی، امیر صاحب انگریزی کتابون کے ترجمہ کا بھی محکمہ قائم کرنا چاہتے ہین، چار انگریز اور سولہ ہندوستانی مترجم ملازم ہونگے، محکمہ کا صدر مقام کلکتہ ہو گا، اس محکمہ کا سکریٹری مجھکو مقرر کرتے ہین، لیکن مین نے انکار لکھ بھیجا، اور زیادہ تر امید ہے کہ اگر تمھارے لئے مناسب تحریک کرونگا، تو تم کو یہ عہدہ ملجائیگا، اس صورت مین اتنے بڑے وسیع کام کا تمھاری ماتحتی مین انجام پانا بہت سے فوائد کا مثمر ہو گا، اب اپنی رائے لکھو، شبلی، ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۰ء،

(۱۵)

برادرم!

خط پہونچا، اس کو بلا مبالغہ خیال کرو کہ اگر مجھکو یقین ہو کہ کسی کام مین اپنے سلف رسپکٹ کو کھو کر تم کو فائدہ پہونچا سکتا ہون، تو مین ہرگز رسپکٹ کو عزیز نہین رکھ سکتا، مین ماریسن کو جس وقت لکھو اور جن

الفاظ مین کہو خط لکھدون، لیکن پہلے ان باتون پر غور کر لو،

۱- انگریز بغیر اپنی ذاتی واقفیت کے کسی شخص کی نسبت ایسی سفارش کرتے ہین، یا نہین،

۲- تم سے مارلین سے ایسی ذاتی واقفیت ہے، یا نہین،

جواب علی گڈھ کے پتہ سے لکھو، والسلام، شبلی، ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ع،

(۱۶)

برادرم!

افسوس! تم نے اس قدر مجھ سے بےتعلقی کر لی کہ تمھارے حالات مجھکو بجاے اس کے کہ تم سے معلوم ہون، اورون سے دریافت کرنے پڑتے ہین، شاید تم مجھکو بھی اسی الزام کا ملزم ٹھہراؤ، لیکن کیفیت یہ ہے کہ حیدر آباد در بکر، انسان خدا کو بھول جاتا ہے، تا آدم چہ رسد، یہان ایک منٹ بھی راحت وسکون سے انسان بسر نہین کر سکتا، مجھ سے زیادہ یہان کوئی زاویہ نشین نہ ہوگا، تاہم ہندوستان کے تناسب کے لحاظ سے مجھکو پورا پولیٹیشین کہنا چاہیے، خیر ذکرِ غم بدتر از غم، کہنے کے قابل کوئی بات ہے تو یہ ہے کہ تالیف کا مشغلہ جاری ہے،

غزالی ختم ہو کر مطبع مین[۱] جا چکی، شاید سیرۃ النعمان کے لگ بھگ ہو جائے، علم کلام کی تاریخ لکھ رہا تھا، وہ بھی قریب[۲] الختم ہے، اب کلام جدید کا مرحلہ ہے، کوئی انگریزی دان دوست ہوتا تو بڑا کام نکلتا، جو حکماے یورپ، روح و واجب الوجود کے قایل ہین، ان کے دلائل سے کتاب کی بہت رونق ہوتی، تم سے زیادہ کون اس مصرف کا تھا، انگریزی دان تھے، عربی دان تھے، عزیز تھے، لیکن ان سب کچھ ہونے

---

[۱] تاریخ اختتام الغزالی، [۲] تاریخ اختتام علم الکلام،

کے ساتھ بھی کچھ نہین بہتیرا کہا کہ یورپ کے فلسفہ کا ہلکا سا ڈھانچا بھی کھڑا کردو تو بہت بصیرت ہو، تم کو کس کی پرواہے، حالانکہ جو حصہ اب لکھ رہا ہون، اس مین مدد دینا ایک مذہبی اور قومی کام ہے،

خط سے معلوم ہوا کہ عربی عبارت لکھی ہے، داؤد بھائی کے پاس بھیجتے ہو، اس قسم کے مہملات کام کروگے، عربی عبارت لکھکر اپنا دل خوش کروگے کہ دوسرا حریری پیدا ہو، اچھا پھر نتیجہ کیا؟ مسلمانون کو آج کل حریری اور امراء القیس کی ضرورت ہے؟

یہان ایک بیاض دیکھی جو مرزا صائب نے شعراء کے کلام سے انتخاب کی نسخہ بھی اسی زمانہ کا ہے کس قدر نفیس، شعرا کے کلام انتخاب کئے ہین، چودہ ہزار شعر ہین، اور سب اچھے ہین، اسرار البلاغہ جرجانی مصر مین چھپ گئی منگوائی ہے، ابھی آئی نہین، امام غزالی کی کتاب محک النظر جو منطق مین ہی، اور نہایت جامع اور صاف وسادہ ہی، وہ بھی چھپ گئی ہی، والسلام، شبلی، ۲۲ فروری ۱۹۰۲ء، حیدرآباد،

(۱۷)

برادرم!

خط پہونچا، مین اسی قسم کے خطوط کی تم سے خواہش رکھتا ہون، اور اسی لئے نہایت خوشی سے جواب لکھتا ہون،

اشعار جاہلیت مدت ہوئی میری نظر مین ہین، لیکن مین نے ان پر چندان توجہ نہین کی، یہ اشعار ایسے ماخذون سے جمع کئے گئے ہین، مثلاً اغانی، وغیرہ جن مین ضعاف اور موضوعات تک ہین، البتہ ناقد خود صحیح اور موضوع کی تمیز کرسکتا ہے،

نظام القرآن کا مین شوق سے خیر مقدم کرون گا، ابومسلم ہی ایک شخص ہے، جو دل و

دماغ رکھتا ہے، وہ معتزلی ہے، اس کی تفسیر بارہ جلدون مین تھی اور رازی کی تفسیر سے پہلے اسی کا نام کبیر تھا، مین نے اس کا کسی قدر حال اپنی نئی تصنیف علم الکلام مین لکھا ہے، جو ابھی شائع ہوتی ہے، اس کا پورا نام محمد بن علی بن مہریزد ہے، سنہ ۴۵۹ھ مین وفات کی، بہت بڑا ادیب و معقولی تھا،[۱]

ابن خلکان کی طرح اور رجال کی کتابین بھی مختصر ہین، صرف طبقات الشافعیہ ابن السبکی مین کسی قدر مفصل تراجم ملتے ہین، لیکن وہ اب تک چھپی نہین[۲]، یہان اس کا نسخہ موجود ہے،

طبقات[۳] الاطبا بھی غنیمت ہے، اور وہ پانچ روپیہ کو آتی ہے،

مسٹر آرنلڈ کی کیا فرمائش تم نے تعمیل کی؟ نیشنل اسکول کے متعلق آج ہی لکھتا ہون،

مین نے علم الکلام نہایت ناتمام کتاب لکھی، اور وہ درحقیقت میری تصنیفات کا سب سے ناقص حصہ[۴] ہے، جدید علم کلام غالباً اچھا لکھا جائے، بہت کچھ ہو چکا ہے،

عنقریب ہی ابن رشد کی لایف لکھنا چاہتا ہون[۵]، والسلام، شبلی ۹ر مارچ سنہ ۱۹۰۲ء، حیدر آباد،

---

[۱] اس کی تفسیر اب ناپید ہے، امام رازی کی تفسیر کبیر مین اس کے جستہ جستہ فقرے منقول ہین، [۲] اس کے بعد مصر مین چار جلدون مین چھپ گئی ہے، اور ہر جگہ ملتی ہے، [۳] ابن ابی اصیبعہ کی تصنیف ہے، مصنف چھٹی صدی مین تھا، تراجم کے ضمن مین مسلمانون کی علمی تاریخ کے متعلق بہت سی کام کی باتین لکھ جاتا ہے، مولانا نے رسائل مین اس سے بہت کام لیا ہے، [۴] مولانا فرماتے تھے، کہ علم الکلام کی تصنیف کے وقت مین سخت بیمار تھا، کہ زندگی سے بھی ناامیدی تھی، کرسی پر بیٹھ نہین سکتے تھے،، فرش پر لیٹ کر لکھتے تھے، علم الکلام کی ناتمامی کے معنی یہ ہین کہ متکلمین اسلام کے جو مختلف اسکول ہین، اشعری، ماتریدی، معتزلی، ظاہری، ان مین سے علم الکلام صرف اشعری کلام کی تاریخ ہو کر رہ گئی، جس تفصیل سے یہ باب مستقل لکھا ہے اوسی تفصیل سے دوسرے فرقون کے علم کلام کی تاریخ بھی لکھنی چاہئے تھی،

[۵] الندوہ مین متفرقاً چھپی ہے،

(۱۸)

برادرم!

نظام القرآن[1] کو مین شوق سے دیکھون گا، اور اپنا معتدبہ وقت صرف کرون گا، لیکن نام بدل دو، یعنی الف گھٹادو، جاحظ اور عبدالقاہر نے بھی اس موضوع پر کتاب لکھی ہے، اس کا نام نظم القرآن تھا نظام مین ذرا ابھداپن ہے،

حامد معائنہ کے لئے الہ آباد گئے تھے، لیکن پچھلے سال کے امیدوارون کا اس قدر بقایا تھا کہ نئے پیش بھی نہ ہو سکے،

نواب[2] محسن الملک نے گمنام خط کے چھاپنے مین سخت غلطی کی، کم سے کم مجھ سے پہلے پوچھ لینا تھا، وہ سب ایک حیدر آبادی مفسد کی کارروائی ہے،

آج کل مصر مین سیرۃ الفاروق لکھی گئی[3]، بڑا اہتمام کیا گیا، مشہور مصنف نے لکھا، لیکن دیکھا تو الفاروق کا عشر عشیر بھی نہ تھی، اس پر خیال ہوا کہ الفاروق کا عربی مین ترجمہ کرا لیا جائے، مجھکو فرصت نہ تھی، ایک اور شخص کے حوالہ کی تیاری کے بعد مین درست کر لون گا، قصد ہی کہ مصر مین چھپوائی جائے

---

[1] مکتوب الیہ نے جو تفسیر لکھنی شروع کی ہے، اس کا نام نظام القرآن ہے، جس مین زیادہ تر قرآن کے آیات وسور مین ربط معنوی کی تحقیق ہے، تمام قرآن مجید کا، اور قرآن مجید کے ایک ایک سورہ کا موضوع الگ الگ قرار دیا ہے، اور اس کو سورہ کی ہر آیت سے تطبیق دی ہے، ظاہر بینون کو قرآن مجید مین جو بے ربطی سی نظر آتی ہے، اس تفسیر سے ان کے شکوک کا ازالہ ہوتا ہے، آیندہ جن سورتون کے حوالے آئین گے، وہ اسی تفسیر کے اجزا ہین،

[2] شاید علی گڈھ کالج مین عربی تعلیم کے اجرا کے متعلق تھا، جس کے متعلق مولانا نے دکن ریویو مین نواب صاحب کی مخالفت مین ایک مضمون لکھا تھا، ضبط کردن مین کب تک آہ، چل رے خامہ بسم اللہ،

[3] رفیق بک اعظم ایک مشہور مصری مورخ ہے، اس نے اشہر مشاہیر الاسلام کا سلسلہ مولانا کے ہیروز آف اسلام کی طرح شروع کیا تھا، اس مین حضرت عمرؓ کی سیرت بھی ہے،

اُردو سکشن کی کاروائی زور شور کے ساتھ شروع کرتا ہون، والسلام، شبلی، ۱۱ اپریل ۱۹۰۳ء،

(۱۹)

حیدر آباد

برادرم!

نظام القرآن کو اول سے آخر تک دیکھا، عبارت اور طرز بیان کی خوبی مین کلام نہین، لیکن اصل مدعا کی نسبت ابھی کوئی یکسو رائے نہین دیسکتا، جس قسم کا ربط تم بتاتے ہو وہ بہت وسیع معنون کے لحاظ سے ہے، ایک دقت یہ پڑتی ہے کہ دفعہ وار جو مطالب بیان کئے ہین، اور ان مین ربط ثابت کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ قرآن کی آئتین نقل نہین کین، اس لئے خود قرآن کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے،

ایک اور امر یہ ہے کہ تم صرف رابط چیزون کو لے لیتے ہو حالانکہ اعتراض یہ ہے، کہ دو مرتّب مطلب کے بیچ مین جو غیر متعلق باتین آجاتی ہین وہ سلسلۂ کلام کو برہم اور غیر منظم کر دیتے ہین، ان کا تعلق اور ربط ثابت کرنا چاہئے،

بہر حال اور اجزا ابھیجدو، بہت بڑا کام ہے، جس قدر بھی کامیابی ہو غنیمت ہے، اس قدر کاوش تم کسی ممکن الحصول کام مین کرتے تو خدا جانے کیا کرتے،

انجمن ترقی اُردو کی کاپی بھیجتا ہون، ارکانِ اعانت اور خریدارون کے نام بھیجنے چاہئین، والسلام

شبلی، ۱۱ مئی ۱۹۰۳ء، حیدر آباد،

(۲۰)

برادرم!

پہلی دفعہ مین ہندسون کا کچھ مطلب سمجھ نہ سکا، اس دفعہ تمھاری ہدایت کے موافق قرآن مجید پر

ہندسے لگائے، اور پھر نظام القرآن کے اجزا کو دیکھا، اس مین شبہہ نہین کہ اب کی زیادہ وجوہ ربط معلوم ہوئے، لیکن جن دو آیتون مین تم ربط بتاتے ہو ان کے درمیان مین اور آیتین آجاتی ہین جو بظاہر ان دونون سے بے تعلق معلوم ہوتی ہین، تاہم مجموعی طور سے یہ کوشش بے سود نہین،

المنار مین ضرور بھیجدو[1]، لیکن ہر شخص کو ہندسہ لگانے کی فرمایش نہین کی جاسکتی اس لئے حاشیہ پر تمام آیتین نقل کرنی چاہئین کہ ساتھ کے ساتھ آدمی دیکھتا جائے،

اُردو کے شرکا کے جو نام تم نے لکھے تھے وہ پرچہ جاتا رہا پھر لکھ بھیجو،

مین نے آج کل شرح بخاری از عینی، کتاب سیبویہ، شرح طوالع وغیرہ خریدی ہے،

خدا کا شکر ہے کہ قرضہ ہائے کثیر مین سے اب صرف ایک ہزار اور رہ گیا ہے، جس کو مین ماہوار ادا کر رہا ہون، باقی سب ادا ہوگئے، مجموعی قرضہ (والد مرحوم) کی تعداد تیئیس ہزار تھی،

والسلام،

شبلی، ۱- جون ۱۹۰۳ء،

(۲۱)

برادرم،

بخار کی حالت مین خط لکھ رہا ہون،

ہان اب یہی کرون گا یعنی قرآن مجید کو بلحاظ ربط آیات دیکھون گا، اور پھر تم کو اطلاع دیتا ہون[2] گا، کتاب سیبویہ جو کلکتہ مین چھپی ہے، مسخ ہے، مصر مین مشکّل اور نہایت صحیح اور محشی چھپی ہے،

---

[1] یعنی نمونہ کے لئے نظام القرآن کے بعض اجزا مصر کے رسالہ المنار مین بھیجدو، اس کے چند سال کے بعد شاید ۱۹۱۰ء یا اس کے حوالی مین مصنف نے چند اجزا بھیجے تھے، سید رشید رضا صاحب المنار نے مصنف کو بڑی داد دی تھی، اور المنار مین اس پر مفصل تقریظ لکھی تھی، [2] نظام القرآن کے تعلق سے،

نیشنل اسکول کے ممبر محض مسلمان ہین، اور ہڈ ماسٹر بھی مسلمان ہونا چاہئے، لیکن ملتا نہین، مین یہان سے چھوٹا تو اعظم گڈھ نہین بلکہ ندوہ مین رہون گا، یا کالج مین وطن سے جی سیر ہوگیا، اردو[1] نے اب تک جو کام کیا وہ علی گڈھ گزٹ مین اس ہفتہ چھپے گا، اس مین دیکھنا، تم بتاؤ کہ عربی زبان سے کون سی کتابین ترجمہ کے قابل ہین، والسلام، شبلی، ۱۰ جون ۱۹۰۳ء،

(۲۲)

برادرم!

خط پہونچا، بھائی تم اپنے آپ کو نہین، بلکہ ہم لوگون کو عزیز ہو، مین سچ کہتا ہون کہ مین تمھارے وجود کو اپنی تمام برادری کے لئے تاج عزت سمجھتا ہون، اور تم کو مہدی و اسحاق سے کم نہین جانتا، اس غیر ضروری اظہار کی ضرورت یہ ہے کہ تم اپنی صحت کا خیال رکھو، رخصت لو، وطن جاؤ، چند روز میرے پاس رہو، یہ ضرور کرنا چاہئے،

مین اردو[2] کے قصہ مین بہت عدیم الفرصت ہوگیا ہون، جو وقت بچتا ہے، بالکل خط و کتابت مین صرف ہوجاتا ہے، جواب سے مطمئن کرو، شبلی، ۱۳ جولائی ۱۹۰۳ء،

(۲۳)

برادرم!،

خط مورخہ ۲۰ جنوری پہونچا، اس سے پہلے جو خط آیا تھا، اس کی تو کوئی تدبیر اس وقت نہین

---

[1] یعنی انجمن ترقی اردو نے جس کے مولانا اس وقت سکریٹری تھے، غالباً ۱۹۰۵ء مین اس سے استعفا دیا،

[2] یعنی انجمن ترقی اردو،

ہو سکتی ہین اس وقت یہان کے سازشی الجھاؤ مین مبتلا ہون، اسی خط کا جواب لکھتا ہون، **بلاذری**
صفحہ ۴۴۶ مین لکھا ہے، کہ ان بلد ایدعی العیفان جبین قنیمر والملتان وقابل کان له ملك عاقل
یہ بھی لکھا ہے کہ اس شہر کا بادشاہ معتصم باللہ کے زمانہ مین خود اپنی خواہش سے مسلمان ہوا،
عربی کے کسی جغرافیہ مین عسیفان کا نام نہین، بلاذری اس کو شہر بتاتا ہے، قیاس کو دخل دیا
جائے تو عسیفان کو ،، یوسف زئی ،، کا محرف قرار دیا جا سکتا ہے،
مسلمان انگریزی اُردو دان یہان سے کون سو روپیہ پر جائیگا، اگر حامد اس قابل ہون تو
ان کو بنڈول کے پتہ سے لکھو، شاید وہ قبول کر لین، ان کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے،
امیر خسرو کا وہ قصیدہ ،،ضرب الامثال،، کے نام سے مشہور نہین، وہ کہین چھپا نہین،
مین نے ان کے قلمی دیوان مین دیکھا ہے، اس کا مطلع یہ ہے کہ،

ع کوس شہ خالی و بانگ غلغش دردِ سر است

مسٹر براؤن کی تجویز، ابھی ایک راز ہے، مجھ سے مسٹر مارلین سے خط و کتابت ہو رہی ہے،
ابھی تک اس کا مفہوم میرے سمجھ مین نہین آیا، کوئی بات سمجھ مین آجائے تو تم کو لکھون گا،

شبلی، ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء،

(۲۴)

برادرم!
مسٹر آرنلڈ قطع تعلق کر کے ولایت جاتے ہین، علی گڈھ مین ان کو اڈریس دیئے جائین گے،
ایک فارسی مین بھی ہو گا، اس کی مجھ سے فرمائش ہے، لیکن مین فارسی ابھی نہین لکھتا، اس لئے تم

فوراً لکھ کر پروفیسر ابو الحسن علی گڈھ کالج کے پاس بھیجدو، عربی مین لکھدون گا، وہ ۲۶ فروری کو علی گڈھ پہونچین گے، شبلی، ۱۵۔فروری سنہ ۱۹۰۴ء،

(۲۵)

برادرم!

روپیے پہونچے، چونکہ تم نے لکھا تھا کہ سفر نے تم کو زیر بار کر دیا، اس لئے مین نے چاہا تھا کہ تم کو لکھدون کہ بقیہ روپیے نہ بھیجنا، یہ کون سی بڑی رقم ہے جس کے لئے تم کو تکلیف دیجاتی، لیکن تم نے بھیجدیئے، اور ایسے وقت مین بھیجے کہ مین روپیہ کا سخت حاجتمند تھا، مسٹر آرنلڈ کے لئے ھسہ کا تحفہ عسہ اڈریس کا چندہ، ہـ ہـ بمبئی کا سفرخرچ، اس بنا پر تمھاری رقم واپس نہین کی،

دیوان کی پچاس کاپیان بھیجتا ہون، زیادہ ضرورت ہو تو لکھ بھیجو، سو پچاس کاپیان بھیجدی جائین،

تم نے ایک زمانہ مین مجھ سے کہا تھا، کہ تم نے مثنوی مولوی روم غور سے پڑھی، اور ان کے اصول اور پرنسپلز متعین کئے، اگر خیال مین ہون تو لکھ بھیجو[1]، والسلام،

شبلی، ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۴ء، حیدر آباد[2]،

(۲۶)

برادرم!

کیا بتاؤن علی گڈھ سے لکھنؤ گیا تھا، کہ دفعۃً تار پہونچا کہ حامد کو طاعون ہوا، گھبرایا ہوا بدحواس

[1] سوانح مولانا روم کے لئے، [2] قیام حیدر آباد اب ختم اور ندوہ کے قیام کا زمانہ شروع ہوتا ہے،

اعظم گڈھ پہونچا، تمام خاندان یہین جمع ہے، علاج ہو رہا ہے، بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہے، آگے خدا کی مرضی،
الندوہ کے لئے لکھدون گا، تمھارا حسن ظن صحیح نہین جس دن سے الندوہ نکلا مین بیمار ہوا، اور
اب تک اطمینان نہین، اس لئے مضامین دلخواہ نہین لکھے گئے، دفتر کو لکھدیتا ہون، تمھارے پاس
سب پرچے پہونچین گے مضمون ضرور لکھو، الندوہ یون ہی عام عقائد کے خلاف نکلتا ہے،
تمھاری سفارش مین مین نے ڈائرکٹر صاحب کو ایک خط پہلے ہی لکھدیا ہے، ڈائرکٹر صاحب
خاص طور پر میرے معرف اور ملاقاتی ہین، لیکن مجھکو شبہہ ہے کہ وہ ولایت چلے گئے ہین، یا موجود
ہین، اور کوئی اور شخص قائم مقام ہے، شبلی، ۱۰- مارچ ۱۹۰۵ء، اعظم گڈھ،

(۲۷)

برادرم!

الندوہ کے لئے کچھ جلدی نہین، جب فرصت ہو لکھنا، جرجانی اور جاحظ کی بحث کو
مین نے دیکھا ہے، زیادہ تدقیق کے بعد نزاع لفظی رہجاتی ہے[۱]، جرجانی صرف یہ کہتا ہے کہ محض صورت
آواز کوئی چیز نہین، بلکہ معنی اور معنی کا طریقۂ بلاغت ہے،
مین نے انسائیکلوپیڈیا سے تو کچھ نہین لیا، اس کا ذکر تم نے کیون کیا، ارسطو کا مطلب
اگر مسلمان مترجمون نے نہین سمجھا تو یورپ پر بھی چندان اعتبار نہین ہو سکتا، منطق ارسطو پر مین نے
جو کچھ لکھا[۲]، اس کا تذکرہ تم نے نہین کیا،

[۱] مولوی حمید الدین صاحب جرجانی کے معتقد نہین ہین، وہ اس کو صرف الفاظ سمجھتے ہین
مولانا اس کے بے انتہا معتقد تھے، اس خط مین جرجانی کی فضیلت کا بیان مقصود ہے، [۲] الندوہ مین

جرجانی کو اگر تقلیداً لو تو کل اہل فن اس کی زلہ ربائی کو فخر سمجھتے ہین مطول وغیرہ مین اس کے اقوال بطورِ وحی کے نقل کئے جاتے ہین، اسی نے قواعدِ بلاغت اول منضبط کئے، پھر اس کے نقشِ قدم پر سب لوگ چلے ہین،

مین آج کل بہت پریشان ہون، حامد اچھے ہوئے، لیکن گھر مین طبیعت خراب ہے، اور صرف مین تیمار دار ہون،

شبلی، ۵- اپریل ۱۹۰۵ء، اعظم گڈھ،

(۲۸)

برادرم!

تفسیر سورۂ ابی لہب اور جمہرۃ البلاغۃ[1] کے اجزا بغور دیکھے، تفسیر پر تم کو مبارکباد دیتا ہون، تمام مسلمانون کو تمھارا ممنون ہونا چاہئے، بلاغت کے بعض اجزا معمولی اور سرسری ہین، ارسطو کا رد البتہ قابلِ قدر ہے، مین الندوہ مین اس کا اقتباس درج کرون گا عبارت مین جا بجا کمزوریان ہین، تعجب یہ ہے کہ تم اذا، اور لما کے محلِ استعمال مین فرق نہین کرتے،

ارسطو کی کتاب کے لئے ٹھیکر[2] کو لکھدو،

اگر تم دروس[3] الاولیہ پڑھا سکو اور وقت نکل سکے تو یہان سے دو ایک طالبِ علم تمھارے پاس جانے کیلیے تیار ہین،

شبلی ۳- جون ۱۹۰۵ء، لکھنؤ،

[1] مکتوب الیہ نے جمہرۃ البلاغۃ کے نام سے فن بلاغۃ کی تحقیق اور ارسطو کی نظریۂ بلاغۃ کی تردید مین ایک رسالہ لکھا ہے، [2] مشہور کتب فروش کمپنی کا نام [3] الدروس الاولیہ فی العلوم الطبیعیہ، طبعیات جدیدہ مین ایک جدید تصنیف عربی کا نام ہے، ندوہ کے نصاب مین مولانا نے یہ کتاب داخل کی تھی، لیکن اس کی تعلیم کیلئے انگریزی خوان مولوی کی ضرورت تھی،

(۲۹)

برادرم!

زنانہ[1] مین سخت علالت ہے، تپ کہنہ اور کھانسی ہے، خدا ہی ہے کہ شفا[2] ہو، تم حسب وعدہ یہان[3] آو، گو نہ وعدہ کیسا، پورا وعدہ تھا چنانچہ درو س الاولیہ کی تعلیم کا انتظام صرف تمھارے بھروسہ پر اٹھا رکھا گیا،

تم کو اپنی تصنیف کے متعلق بھی یہان کچھ نہ کچھ سامان مل سکے گا، والسلام،

شبلی، ۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء، لکھنؤ،

(۳۰)

برادرم!

اچھا ہے، رمضان کرکے آو، مین دو چار دن مین دورہ پر جانے والا ہون، رمضان مین گو یہان تعطیل نہ ہوگی، لیکن روزون مین محنت بخوبی نہین ہو سکتی،

حامد اس سال غالبًا ے لئے جائین، بورڈ نے وعدہ کیا ہے،

کالج[4] سے میری نسبت سخت اصرار ہے، ۲۵۰ معاوضہ دیتے ہین، لیکن مین نے لکھ بھیجا کہ،

ع شاخِ بریدہ را نظرے بر بہار نیست،

واقعی اب متاع دنیوی کی بالکل ہوس نہین رہی، قوم کی کچھ خدمت ہو سکے تو زندگی ٹھیک لگ جائے،

---

[1] مولانا کی دوسری بیوی، [2] شفانہ ہوئی اور آخر اسی زمانہ مین پہلے بچہ نے پھر خود مان نے وفات پائی،
[3] یعنی ندوہ مین، [4] علی گڈھ کالج مین عربی کی اسٹنٹ پروفیسری کے لئے،

یہان اسحٰق کے گھر مین لڑکی پیدا ہوئی، وہ خود شملہ مین ہین،

مین ایک کتاب شعر العجم لکھنی چاہتا ہون، گو فرصت نہین لیکن بچپن سے آج تک کا مذاق ضایع کرنے کو جی نہین چاہتا،

ابن تیمیہ کی کتاب العقل والنقل چار جلدون مین چھپکر آگئی، باوجود پریشان گوئی کے بہت سے نوادر مل جاتے ہین، محصّل امام رازی مع نقد المحصل طوسی بھی آگئی ہے،

شبلی، ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۵ء، لکھنؤ،

(۱۳۱)

برادرم!

یہان مدت سے غلغلہ تھا کہ تم رخصت لیکر آتے ہو، اور درس الاولیہ پڑھاؤ گے، تمھارے بھی متعدد وعدے ہوچکے تھے، سب کو انتظار تھا، بلکہ مستقل قیام کی توقع تھی، اب تم نے اپنے وعدے، میری ضمانت و اعتبار پر، طلبار کی اُمید پر، قومی کام پر، ان سب باتون پر، بچون کی طرح گھر کے قیام کو مقدم رکھا، اور کہا کہ وہین کوئی لڑکا چلے اور تم پڑھا دو، افسوس صد افسوس،

خیر دنیا کا کوئی کام اٹکا نہین رہتا، خدا مسبب الاسباب ہے، لیکن تم سے جو اُمیدین تھین، انکا خاتمہ ہوچکا، میرے نسبت سالہ حقوق کے مقابلہ مین تم ایک مہینہ نہ دیسکے، اس کا افسوس نہین کہ کام رہجائیگا، بلکہ اس کا افسوس ہے کہ جن لوگون کو عالی ظرف اور بلند ہمت سمجھتا تھا، ان کا یہ حال ہے، تو تا بہ دیگران چہ رسد، گویا وعدہ کرنا باد فروشی ہے،

اس خط کے جواب لکھنے کی کوئی ضرورت نہین، شبلی، ۲۹ر رمضان ۱۳۲۳ھ،

(۳۲)

ندوہ کے لئے بھوپال آیا تھا، سرکارعالیہ سے ملاقات کی، اور صہ ماہوار ندوہ کیلئے اُنھوں نے مقرر فرما دیئے، اب شاید بمبئی جاؤن تم تیار رہو، دو تین مہینہ قیام کر کے صرف دروس الاولیہ پڑھاؤ، تمھارے رہنے کیلئے میرا کوٹھا نہایت مناسب اور حسب مزاج ہوگا، اگر تم ترکِ تعلق کر دو گے تو ستذ رمق کی قدر کچھ بندوبست ہو رہے گا، اِنَّ اللہ ھُوَ الرَّزَّاقُ،

اپنے ارادہ سے مجھ کو مطلع کرنا خط ندوہ ہی کے پتہ سے بھیجا جائے،

شبلی، مکان ڈائرکٹر تعلیمات، ۲- نومبر ۱۹۰۵ء، بھوپال،

(۳۳)

ایک کاتب بہت اچھا اور کم اجرت ہاتھ آگیا ہے، یو ایسی ڈاک جو اجزا بلاغت وحقائق قرآنی سے تعلق رکھتے ہین، بھیجدو، یون بھی ان سے کام ہے،

ندوہ کا سالانہ جلسہ بنارس مین قرار پایا ہے، ۱۴ اپریل سے شروع ہوگا،

بیاض صائب ہاتھ آگئی، اور بہت مسرت ہوئی،

اب کے ندوہ مین کتب نادرہ کی نمائش بھی ہوگی،

حامد نائب تحصیلداری مین لے لئے گئے،

مین نے شعر العجم[1] لکھنا شروع کر دیا، اگرچہ سخت عدیم الفرصت ہون، والسلام،

"شبلی" ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء،

---

[1] شعر العجم کی تصنیف کی تاریخ،

(۳۴)

مین آج کل بمبئی مین ہون، والشمس مین کوئی اہم بات نہ تھی، بعض جگہ وہم پرستی کی جھلک تھی، مثلاً حضرت عثمانؓ اور امام حسینؑ کی شہادت کو سببِ عقاب قرار دینا اس کو مین نے تمھاری متاثرانہ طبیعت کا اثر سمجھا، اور کچھ تعرض نہ کیا،

حامد پہلے دیوگام مین نائب تحصیلداری پر تھے، اب جون پور کی کسی تحصیل مین ہین مین ابھی یہان چند ہفتہ رہون گا،

سوانحِ مولانا روم[1] اب جا کر تیار ہوئی، ابن القیم کی کتاب اقسام القرآن، اور کتاب فی القضا والقدر، نہ دیکھی ہو تو یہان سے منگوا لو، شبلی، ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۰۶ء، بمبئی،

(۳۵)

کارڈ پہونچا، سورۂ قیامت کی تفسیر دیکھی لا[2] کے باب مین توارد ہوا، میرا مدت سے یہ خیال تھا، یہ محاورہ عام ہے، مجھکو بخار آنے لگا تھا، اس لئے پڑھنا، لکھنا چھوٹ گیا ہے، اب اچھا ہو رہا ہون،

شبلی، ۲۴ر اگست سنہ ۱۹۰۶ء، بمبئی، فلارنس ہاوس،

(۳۶)

برادرم، سلام علیکم،

۱- بمبئی مین اس دفعہ صرف منضج[3] پر اکتفا کیا گیا، وہان شدت سے یہ خیال پھیلا ہے، کہ ندوہ کفر ہے،

---

[1] سوانح کے اختتام تصنیف کی تاریخ، [2] قرآن مجید مین اکثر واوِ قسم سے پہلے لا آتا ہے، عام مفسرین اس لا کو ہمیشہ زائد لکھے ہین، یعنی اس کو معنی مین کوئی دخل نہین، مولانا کی رائے بھی جو محاورہ کے بالکل مطابق ہے، کہ اس لا سے خصم کے دعوی کی نفی اور قسم سے اپنے دعوی کی تائید مقصود ہے، عربی مین لا واللہ، لا و رب الکعبہ عام بول چال ہے، اردو مین بولتے ہین، نہین خدا کی قسم "نہین" انکار نہین ہے، اس سے مخاطب کی تردید مقصود ہے [3] یعنی ندوہ کے متعلق صرف ایک تقریبی تقریر کیگئی، دیکھو خط بنام سید سلیمان،

۲۔ عرب[1] کا پتہ یہ ہے، محلہ سلطان شاہی، گول دروازہ، احمد بن عبد اللہ،
بمبئی مین، دو تین سو روپیہ میرے حج کے خرچ ہو گئے، اس لئے مین آج کل بالکل نادار ہون
عرب فہرست بھی بلا قیمت پیشگی نہ بھیجے گا،

۳۔ ابن النحاس کی کتاب ناسخ ومنسوخ القرآن چھپی ہے، اس مضمون کی تمام کتابون
سے بہتر اور نہایت مستند ہے،

۴۔ سوانح مولانا رُوم آج بھیجتا ہون،

۵۔ صحت بہت خراب ہے، بخار بار بار آتا ہے مسہل سے پہلے پرسون فارغ ہوا ہون
لیکن طبیعت اب بھی صاف نہین،

۶۔ علی گڈھ کی خبر غالباً غلط ہو کیونکہ جب تک انگریزی پروفیسر نہ ملے کوئی اسٹنٹ
نہ مقرر ہوگا، اور انگریز تو ابتک نہین ملا، نہ اُمید ہے،

۷۔ شاید تم سے عید کے بعد نہ ملاقات ہو کیونکہ مین اچھا رہا تو فوراً دورہ کو جاؤن گا،

۸۔ شوال کو یہان دستار بندی کا جلسہ ہے، تم اس وقت آجاتے تو اچھا تھا،

۹۔ اجزئے تفسیر واپس ہین،

۱۰۔ حامد نائب تحصیلداری مین خوش ہین، اور دیوگام مین ہین، رعایا ان سے بہت
راضی اور حکام بھی،

۱۱۔ جہان آرا بیگم ہمشیرہ عالمگیر کی ایک تصنیف، اور خود اس کا تیار کرایا ہوا نسخہ سو روپیہ
کو ہاتھ آیا، دیکھنے کے قابل ہے،

شبلی، ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء،

[1] عرب تاجر کتب

(۳۷)

برادرم!

مین کلکتہ جارہا ہون تم سے ملاقات کی اُمید نہین، لیکن اس قدر ضرور کرنا کہ لکھنؤ ہوتے ہوئے گھر جاؤ، اور مولوی حفیظ اللہ صاحب سے کہنا کہ دو طالب العلم ہوشیار اور مستعد تمھارے ساتھ کردین تم ان کو ساتھ لیتے جانا، اور جب تک مکان پر رہنا، ان کو دروس الاولیہ پڑھانا اور نیز تفسیر القرآن مصنفۂ خود، یہ کارڈ محفوظ رکھنا، اور مولوی حفیظ اللہ صاحب کو دکھا دینا،

شبلی، ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء،

(۳۸)

کیا یہ شعر یا اس سے ملتا جلتا قدیم یا حال کے شاعر کا ہے،

پیکر آرا[1] اے ازل طلعت زیبائے ترا ۔۔۔ نقش می بست و بروے تو تماشای کرد

شبلی، ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء، الہ آباد

(۳۹)

برادرم!

میری حالت بدستور ہے، ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک مرہم بتایا، اس کے استعمال

---

[1] یہ خود مولانا کا شعر ہے، مقصود یہ ہے کہ یہ مضمون کسی اور نے بھی باندھا ہے یا نہین، دیوان مین یہ شعر صرف ایک لفظ کے بدلنے سے کس قدر بلند ہوگیا ہے،

پیکر آرائے ازل صورت زیبائے ترا ۔۔۔ نقش می بست و ہم از ذوق تماشای کرد

"بروے تو" سے چہرہ کی خصوصیت ہوگئی تھی، حالانکہ محبوب کا ایک ایک عضو ذوقِ تماشا کے لائق تھا،

سے کچھ فائدہ نہین[1] ہوتا، تین مہینہ کا مستقل زمانہ ایک کورڈہ[2] مین بسر کرنا نہ عقلاً مناسب ہے نہ مصلحۃً،

ندوہ مین میرا بالاخانہ خالی ہے، آؤ اطمینان وتنہائی مین تفسیر کا درس دو، اگرچہ چاہے، ورنہ اس کی بھی ضرورت نہین،

البتہ دروس الادبیہ کا ایک سبق پڑھا دیا کرو، خدا نے تم کو بلند پایہ بنایا تو بلند خیال بھی بننا چاہئے[3]،

مین شاید جلد بمبئی جاؤن، اس لئے میرے رہنے تک آجاؤ تو اچھا ہے،

شبلی، ۱۱- اگست ۱۹۰۷ء،

(۴۰)

برادر عزیز مولوی حمید الدین،

مولوی غلام محمد صاحب شملوی وہان[4] جاتے ہین، وہ نہ صرف ندوہ کے وکیل وسفیر ہین بلکہ تمام قومی کامون مین ان کو محنت ودلچسپی اور شغف ہے، کانفرنس دہلی مین اور شملہ ڈیپوٹیشن وغیرہ مین انھون نے نمایان شرکت کی، اور درحقیقت وہ قوم کے لئے ایک نہایت مفید کارکن ہین، تم ان کو آرچبولڈ اور جرمنی پروفیسر[5] سے تعارف کراؤ،

مسٹر ماریسن اور مسٹر آرنلڈ نے ان کو سرٹیفکٹ دیا ہے، وہ ان لوگون کو دکھلاؤ، اور اگر وہ لوگ بھی کوئی سرٹیفکٹ دین تو اس سے کیا بہتر،

---

[1] پاؤن کے زخم مین، [2] اعظم گڈھ مین، [3] دیکھو مکتوب ۲۷- ۲۹- ۳۵، [4] مکتوب الیہ کا قیام اب علی گڈھ کالج مین بحیثیت عربک اسسٹنٹ پروفیسر تھا، [5] جرمنی پروفیسر سے مقصود مسٹر جوزف ہارویز ہین ۱۹۱۰ء مین یہ کالج سے قطع تعلق کرکے جرمنی واپس گئے،

زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین، والسلام، شبلی، ۲۴، فروری ۱۹۰۶ء، لکھنؤ،

(۴۱)

آج انشاء اللہ ۴ بجے پٹیالہ کے قصد سے روانہ ہوؔن گا،[1] ۱۷-۱۸ تک غالبًا علی گڈھ اسکون، کتاب کی تصحیح کا مجھکو موقع اب نہ مل سکے گا،[2] مین مدت تک ایاب وذہاب مین رہونگا، اس لئے کاپیون کی تصحیح تم ہی کردینا،

فردوسی کے اشعار مین کہین کہین الفاظ کے معنی تحت اللفظ لکھدینا، اس کے اکثر الفاظ اب نامانوس ہین،

الہ آباد کی ایک متوحش خبر سنی، معلوم نہین کہان تک صحیح ہے، یعنی بندوق کے صدمہ سے اسحاق کی نواسی کا انتقال ہوگیا، بارود نے ہمارا گھر دیکھ پایا ہے،

شبلی، ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء، لکھنؤ،

(۴۲)

افسوس اتنی لمبی تعطیل مین تم یہان نہ آئے، دروس الادلیہ اب کی بھی رہ گئی، وظیفہ جو تم نے مقرر کیا بھیجا بھی یا نہین،

سنا ہوگا کہ گورنمنٹ نے ۲۳ بیگہ زمین نہایت خوش منظر عنایت کی، اس کے شکریہ کا بہت بڑا جلسہ اس اتوار کو ہوگا، اور بھی متعدد امور ندوہ کی ترقی کے عنقریب ظہور مین آنیوالے ہین،

---

[1] کرنل عبدالمجید خان وزیر پٹیالہ نے راجپوت کانفرنس قائم کی تھی اس کی شرکت کے لئے مولانا گئے،

[2] شعرالعجم کی تصحیح، جو علی گڈھ کے ایک مطبع مین چھپ رہی تھی،

مین پھر حیدرآباد جاؤن گا، وہان کا کام ابھی تمام نہین ہوا[1]،

سادہ فارسی کے التزام کے ساتھ ایسی ہی غزل ان قافیون مین ہو سکتی تھی، باوجود

کثرتِ شغل آج کل بہت سی غزلین لکھین بعض اشعار لکھتا ہون،

در شوق پاس گرمیِ نازش بجا نماند | باآنکہ کار یا صنمے خود پسند ہست
ہرگز حدیثِ شوق بہ پایان نمی رسد | یارب کدام جا سرِ این رشتہ بند ہست
می بینم این کہ قیمت دل تا کجا کشد؟ | پرسد زمن، کہ نرخِ متاع تو چند ہست
دل ورادائے طاعتِ حق حیلہ جو بود | عذرم بنہ کہ بادہ بقدر وضو بود

شبلی، ۲۷۔ اگست ۱۹۰۰ء،

(۴۴۳)

برادرم حمید،

مجلس انتظامیہ ندوہ نے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ "ایک طالب العلم وظیفہ دیکر مولوی حمید الدین کے پاس بھیجا جائے کہ وہ اس کو دروس الاولیہ وہیئت جدیدہ پڑھائین اور ممکن ہو تو وہان آلات[2] سے اس کو تجربہ بھی سکھلایا جائے،، اس لئے ایک طالب العلم تمھارے پاس بھیجا جائیگا تم اس کی صورتِ قیام اور تعلیم و تجربہ سے مطلع کرو، اگر تم اپنے مکان مین جگہ دو تو اپنا وظیفہ اسی مین محسوب کر سکتے ہو، شبلی، ۱۔ ستمبر ۱۹۰۰ء، ندوہ،

---

[1] مشرقی یونیورسٹی کے لئے وضع نصاب،

[2] یعنی علی گڈھ کالج کے بیت الآلات مین،

(۴۴)

تماشا داشت، آن ہنگامہ خیزیہائے امیدم | دریغ از زود کاریہا کہ مکتوب تو وا کردم
متاعے گر بدست آسان رسد قدرے نمیدارد | بہ او دل راسپردن خواستم اول بہا کردم

شبلی، ۶ر نومبر سنہ ۱۹۰۸ء، لکھنؤ،

(۴۵)

میان ضیاء الحسن[۱] علی گڈھ کالج مین تعلیم کے لئے جاتے ہین، تم ایک خط ان کی معرفی کا ڈاکٹر ہارویز کے نام لکھ کر میرے پاس بھیجدو، مین ان کو بھیجدون گا،

خواہید اگر کہ عیش[۲] فزون از فزون کنید | دیوانہ ایست عقل ز شہرش برون کنید
عمریست این کہ عاقل و فرزانہ بودہ اید | ہم بد بنا شد ار دو سہ روزے جنون کنید
دور از وصال دوست، نشاطم حرام باد | در جام ار بادہ اگر بتو انید، خون کنید
من نیز ہم چو شیخ دم از زہد مے زنم | اول مرا بہ بادہ و مے آزمون کنید
فرصت ز دست می رود ار دیر مے کشد | گر گردن است چارۂ شبلی کنون کنید
بیمار خستۂ غم الفت ز دست رفت | من خود بحیرتم چہ بگویم کہ چون کنید

۱۴ر نومبر سنہ ۱۹۰۸ء، ندوہ،

---

[۱] مولوی ضیاء الحسن ندوی، ندوہ سے فراغت کے بعد تحصیل انگریزی کے لئے علی گڈھ کالج جاتے ہین سنہ ۱۹۱۳ء مین اسی کالج سے انھون نے بی اے پاس کیا، اور سنہ ۱۶ء مین انھون نے یہین سے ایم اے بھی کیا،

[۲] دیوان مین یہ مصرع اس طرح ہے، ؏ خواہید اگر کہ عیش ”و نشاط“ فزون کنید،

(۴۶)

تمھارا وظیفہ بہت دنون سے نہین آیا،

فارسی شاعری مین تخیل کی چند مثال حسب خیالات یورپ لکھ بھیجو،

شعرالعجم مین صرف خواجہ حافظ کا حال چھپنا رہ گیا ہے، اور وہ بھی قریب الانجاز ہے،

مین عنقریب سفر مین جاتا ہون، حیدرآباد تک اور شاید عرب تک[۱]،

شبلی، ۲۷- اگست سنہ ۱۹۰۹ء، ندوہ،

(۴۷)

عزیزی،

۱- اب کی جلسہ انتظامیہ مین امور مہمہ پیش ہین، اور چونکہ تعطیل کی وجہ سے وکلا، ممبر باہر چلے جائین گے، اس لئے شاید کورم مین وقت ہو، تم آسکو تو ضرور آؤ،

۲- عمارت اب اس حالت تک پہونچ گئی ہے کہ نہایت تفرتح ہوتی ہے، اور جی چاہتا ہے کہ وہین رہا کیجیے، حالانکہ صرف کمر کمر تک دیوارین آئی ہین، تم دیکھ کر لطف اُٹھاؤ گے،

۳- اگر کچھ وقت نہ ہو تو شوکت[۲] کو لیتے آؤ، مین کلکتہ جاتے ہوئے پھر الہ آباد پہونچا دونگا،

۴- انجیل اور توریت مین خاص اخلاقی احکام کہان مل سکتے ہین، یعنی کون سے باب اور فصل مین،

شبلی- ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

---

[۱] یہ عزم سنہ ۱۹۱۴ء مین بھی ہوا تھا، لیکن پورا نہ ہوا،

[۲] مولانا کا نواسہ،

(۴۸)

برادرم!

جلسہ[1] سالانہ مارچ کے اخیر مین دلی مین قرار پایا، لیکن میزبان مصارف کا ذمہ نہین لیتے، اس لیے ہم کو خود انتظام کرنا پڑا، چندہ ممبری ۵ کر دیا گیا ہے، اور ہر رکن انتظامی سے استدعا ہے، کہ پانچ ممبر بہم پہونچا کر ان کی فیس بھجوا دے، تم کو بھی اس کی تعمیل کرنی چاہئے،

میان اسحاق وغیرہ پاس ہین، کوئی بڑی تعداد نہین، انشاء اللہ جلسہ مین وہ امور فیصل ہون گے، جو ندوہ کی نئی زندگی اور اصل مقصد کا آغاز ہین،

شعر العجم کی جلد اول دہلہ مین خراب بندھی تھی، لیکن اب نہایت خوبصورت انگریزی وضع کی جلدین تیار کرائی گئی ہین، لیکن مزہ یہ ہے کہ چارون طرف سناٹا ہے، ایک درخواست بھی نہین آتی، فارسی دانی کی یہ نوبت[2] پہونچی، شبلی، ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء، ندوہ،

(۴۹)

برادرم!

جلسہ نہایت کامیاب رہا، پانچ ہزار روپیہ سردست (اور جس قدر ضرورت ہو اسکا وعدہ) سردار اسمٰعیل[3] خان نے دیئے کہ ندوہ کے اہتمام مین قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا جائے،

اس کے متعلق تم جو مدد دے سکتے ہو دو، یعنی ان لوگون کے نام بتاؤ جو اس کام کو معاوضہ لے کر کرین، نیز انگریزی مین قرآن مجید کے جس قدر ترجمہ ہو چکے ہون ان کے نام اور پتہ،

[1] ندوہ کا، [2] تاہم سنہ ۱۹۱۳ء مین تمام جلدین ختم ہو گئین، [3] سفیر دولت افغانستان،

یہ کام بہت وسعت کے ساتھ کیا جائیگا،

میان اسحاق کے دو سنو[۲] مدِ تعمیر کمرہ مین داخل کر دیئے گئے اور جلسہ سالانہ مین اس کا اعلان ہوا، اور بھی کمرون کے متعلق چندے ہوئے، شبلی، ندوہ، لکھنؤ، ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء،

(۵۰)

عزیزی تمھارے ہان کب تعطیل ہو گی؟

کیا تم چند روز سرائے میر[۱] کے مدرسہ مین قیام کر سکتے ہو، مین بھی شاید آؤن اور اس کا نظم و نسق درست کر دیا جائے،

اس کو گروکل کے طور پر خالص مذہبی مدرسہ بنانا چاہئے، یعنی سادہ زندگی، اور قناعت اور مذہبی خدمت مطمحِ زندگی ہو، شبلی، ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء، لکھنؤ،

(۵۱)

برادرم!

مسٹر ہارویز نے کتاب کی سفارش کی جو منظور نہین ہوئی[۲]، رجسٹرار کا خط میرے پاس آیا کہ یونیورسٹی نے آپ کی کتاب کسی امتحان مین نہین رکھی، لیکن بطور ایک نہایت ممتاز تصنیف

---

[۱] اعظم گڈھ سے چند اسٹیشن ادھر سرائے میر ایک مشہور قصبہ ہے مسلمانانِ اعظم گڈھ نے مولانا کے زیرِ ہدایت یہان ایک عربی کا مدرسہ بطرزِ جدید قائم کیا، اس وقت اس کی عمارت بھی بقدرِ ضرورت بن گئی ہے، دو سو سے زائد طلبہ تعلیم پاتے ہین، سنہ ۱۹۱۴ء مین ارادہ تھا، کہ اسی مدرسہ کو ندوہ کے اصول پر چلایا جائے، ضروری کارروائی ہو چکی تھی کہ مولانا نے وفات پائی، مولانا کے مخصوص تلامذہ صرف اپنے اُستاد کی یادگار مین اس پر اپنا وقت صرف کر رہے ہین، اس مدرسہ کے متعلق مولانا کا جو خیال تھا وہ مکتوب ۷۵ سے معلوم ہوگا، [۲] یعنی شعر العجم کے یونیورسٹی کے کورس مین داخل ہونے کے متعلق،

کے کالجون اور اسکولون کے کتبخانون کے لئے سفارش کی،

کیا ہارو یز صاحب نصاب مین رکھنا چاہتے تھے، ایک اُردو تصنیف فارسی نصاب مین کیونکر داخل ہوسکتی ہے، پنجاب یونیورسٹی نے اتنا کیا کہ بی، اے اور ایم، اے کے طلبہ کو مطالعہ کی ہدایت کی[1]

وقف اولاد کے متعلق خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی کی اُمید پیدا ہوئی اور کوشش رائگان نگئی،

۶- ندوہ کے جلسہ مین آؤ تو ہفتہ کی بھی رخصت لیکر آؤ کہ وقف کے جلسہ مین شریک ہوسکو،

مارسڈن بی، اے کی کتاب تاریخ ہند، بہت دل آزار تھی، مین نے اس کے متعلق رجسٹرار کو لکھا تھا، مارسڈن خود یہان آئے، اور مجھ سے ملے اور کہا کہ بعض فقرے مین نے نکالدیئے اور، اور بھی نکالنے کو تیار ہون، اس سے مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلق ہاتھ پاؤن نہین ہلاتے، ورنہ کوئی کوشش بے اثر نہین جاتی،

شبلی، ۱۲ر اپریل سنہ ۱۹۱۱ء،

(۵۲)

میر اکبر حسین صاحب نے انکار کیا، اور مولوی عزیز مرزا صاحب کا نام داخل ہوگیا، اب زیادہ ممبرون کی ضرورت نہین، جلدی مین مولوی رحمت اللہ کے اندازِ تقریر کا مین اندازہ نہ کرسکا، استفساری خط لکھوا لیا ہے، مسٹر برن کو بھیجون گا، جواب آنے پر یادداشت لکھی جائیگی، تم بھی اپنے خیالات قلمبند کرلو، جنرل ریڈر اُردو منگوا کر دیکھی، اُردو، ہندی دونون مین چھپی ہے، اور ایک ہی عبارت ہے، اگر ایسا کورس بنانا مقصود ہے، تو ابتدائی درجون تک مضائقہ[2] نہین،

پروف واپس آگیا،

شبلی، ۲۸- ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء، لکھنؤ،

---

[1] سنہ ۱۹۱۴ء مین اس نے کورس مین بھی داخل کرلیا، [2] شاید یہ خط ورنیکولر اسکول کے متعلق ہے، ۹، ۶، ۹، ۲، ۳۸، ۳۹

(۵۳)

کل سے فی الجملہ صحیح ہون، اور پھر چند عربی صفحے[1] لکھے، افسوس یہ ہے کہ غالباً جرجی زیدان،
ابن الاثیر مطبوعۂ یورپ کے حوالے دیتا ہے، وہ یہان موجود نہین، اس لئے اکثر اس کی چوریان
رہ گیئن، کیونکہ ان کی طرف مراجعت نہین ہوسکتی، ورنہ وہ ایک واقعہ بھی صحیح طور سے نہین نقل کرتا،
وقف اولاد کے متعلق مین نے ہوم ممبر کو جن سے تمام قوانین کا تعلق ہے لکھا تھا کہ وہ ایک
ڈیپوٹیشن منظور کرین، کہ ان کو تمام کاغذات سمجھائے، اُنھون نے نہایت خوشی سے منظور کیا،
۲۷، تاریخ مقرر کی ہے، لیکن شاید کچھ ٹل جائے، یہ کام ہو جائے، تو ایک بڑا بار اتر جائے،

شبلی، ۲۴ ر دسمبر ۱۹۱۱ء، لکھنؤ،

(۵۴)

حملت علی مین تم کو شبہہ[2] تھا، جاحظ کی عبارت کتاب الحیوان سے نقل کرکے بھیجتا ہون
صفحہ ۱۹- "ان حملنا جمیع من تیکلف قرأة ھذا الکتاب علی مرّ الحق وصعوبة الجد وثقل
المؤنة وحلیة الوقار لم یصبر علیه مع طوله[3]"

شبلی، ۱۲ر جنوری ۱۹۱۲ء،

---

[1] جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر نے تمدن اسلامی کے نام سے پانچ جلدون مین تمدن اسلامی کی تاریخ لکھی ہے، مولانا نے اس پر عربی مین انتقاد لکھا ہے اس کے چند صفحے مقصود ہین، [2] الانتقاد مین ایک جگہ مولانا نے حمل کا صلہ علی استعمال کیا ہے، مولوی حمید الدین صاحب کو کلام تھا، جاحظ کی عبارت سے مولانا نے استناد کیا ہے،
[3] کتاب الحیوان ج ۱ ص ۱۹ مصر،

(۵۵)

برادرم!

مین نے خدا کا نام لیکر خدام الدین کی جماعت[1] قائم کردی، الگ مکان لے دیا ہے اور الگ تربیت ہے، قریبًا ایک مہینہ ہوا، اب تک اُمید افزا آثار ہین، احکامِ اسلام کی پابندی مین شغف اور مستعدی پائی جاتی ہے، ابھی تک سات لڑکے عہد و پیمان کے ساتھ خود اپنی مرضی سے داخل ہوئے ہین، یہ دیہات وغیرہ مین اشاعتِ اسلام کے کام بھی آئین گے، اور جو کام ان کو بتایا جائیگا،

تیار شدہ اجزا، المنار[2] کے پاس بھیجدیئے تھے، بہت مسرت بلکہ شکریہ ادا کیا ہے، اور لکھا ہے، کہ مین نے مصر کے علما، کو ترغیب دی تھی، لیکن لوگون نے ہمت نہ کی، المنار مین وہ چھاپین گے،

تم اپنا وظیفہ مخصوص عبد الواجد متعلم درجۂ تکمیل کے نام کردو، معتمدِ مال کو اطلاع دو، اور لکھدو کہ یہ وظیفۂ لیاقت ہے، اور اس وظیفہ کے علاوہ ہے، جو ان کو خوراک کیلئے ملتا ہے،

غرض یہ ہے کہ یہان ابتک خوراک کا وظیفہ ہے، جس مین سب برابر ہین، لیاقت کا کوئی وظیفہ نہین، اس لئے طلبہ کو کوئی تحریک نہین ہوتی،

عبد الواجد نے درجۂ تکمیلِ ادب مین امتحان دیا، زبانی امتحان ڈاکٹر ہارویز نے لیا،

---

[1] مولانا کی خواہش تھی کہ طلبہ کی ایک جماعت مخصوص خدمت دینی کے لئے ندوہ مین قایم کی جائے، جس کی متقشف زندگی بسر کرنے کی عادت دلائی جائے کہ تحملِ مصائب و شدائد کے ساتھ وہ گاؤن اور دیہاتون مین تلقینِ اسلام کرسکین، [2] الانتقاد کے،

اور مجھکو تعجب انگیز خط ان کی لیاقت کی نسبت لکھا، اب وہ اشاعتِ اسلام کی غرض سے انگریزی پڑھین گے، پہلے سے بھی انگریزی پڑھتے تھے، شبلی، ۸ر فروری ۱۹۱۲ء، ندوہ،

(۵۶)

برادرم!

۱- سورۂ[1] تحریم کی تفسیر جو تم نے شایع کی ہے، وہ بھیجدو،

۲- سورۂ احزاب مین آنحضرت صلعم کو ازواج کی جو اجازت ہے، اور عدل کی قید بھی اڑادیگئی ہے، یہ کیا بات ہے؟

۳- مرزا سلیم کا مزاج معلوم ہے، لیکن وہ جلد یعنی تھوڑی سی خوشامد مین رام بھی ہو سکتے ہین، مین یہ کردون گا، البتہ عبدالاحد مفسد آدمی ہین، اور سخت،

۴- ہان مین بیمار ہو گیا تھا، آٹھ دن تک،

۵- وہان آنے مین صرف کتابون کی دقت ہے، تمام کتابین وہان نہین مل سکتین، نہ مین ساتھ لا سکتا،

۶- کاپی نویس مقصود نہین، بلکہ خوشنویس، شبلی، ۲۶، اکتوبر ۱۹۱۲ء،

(۵۷)

برادرم،

جن لوگون نے نیشنل کے ساتھ باوجود قربِ حقوق اور میری سخت گیری کے یہ برتاؤ کیا وہ

[1] یہان سے جو مکاتیب ہین، ان کا تعلق سیرۃ نبوی سے ہے،

سرائے میر کے ساتھ کیا کرین گے، چندہ لکھ دین گے، لیکن وصول کیونکر ہوگا، مین اعظم گڈھ جاؤن گا تو یہ کوشش کرسکتا ہون، لیکن نتیجہ کیا ہوگا،،

خوشنویس کی تنخواہ اب تقسیم ہوگئی، اب صرف دعہ، کی جگہ رہ گئی ہے، بندول سے یوسف کا خط بھی آیا ہے، ان کو بھی یہی جواب لکھ دیا گیا،

طبقات ابن سعد وغیرہ مین مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے نو مین سے صرف چار ازدواج کو رکھ لیا تھا، پانچ الگ کر دی گئی تھین گو ان کو طلاق نہین دی، ان کے نام بھی لکھے ہین، یہ غالباً تحدید اربع کی تعمیل ہو گی لیکن نزولِ آیت کا زمانہ نہین معلوم ہوتا،

یورپین مورخون پر روز بروز حیرت بڑھتی جاتی ہے، نولدکی اور گولڈزیر کا ترجمہ دیکھ رہا ہون عجیب عجیب قیاس آفرینیان نظر آتی ہین، حبش کو اس لئے آپ نے صحابہ کو بھیجا تھا کہ ابرہہ نے جو کعبہ کو ڈھانا چاہا تھا، اس کی بنا پر سلطنت حبش سے سازش کر کے روسائے قریش کو نقصان پہونچائے لیکن پھر سوچا کہ وہ خود آنحضرتؐ کو بھی بیدخل کر دیگا،

ہر قسم کے وجوہ داعی ہین کہ وہان آکر رہون، معدہ یہان کسی طرح صحیح نہین ہوتا، لیکن کتابون کا انبار کہان کہان لادے پھرون،

شبلی، ۲- نومبر سنہ ۱۹۱۲ء، لکھنؤ،

(۵۸)

برادرم!

تم نے حضرت اسحٰقؑ کی صغرسنی سے جو استدلال کیا ہے وہ ناتمام ہے، توراۃ سے ثابت ہے

کہ حضرت اسحاقؑ کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو برس کی تھی[۵]، یہ بھی توراۃ
مین ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک سو پچھتر ۱۷۵ برس کی عمر مین مرے، اس لئے حضرت اسحاقؑ
حضرت ابراہیمؑ کی زندگی مین ستر برس سے زیادہ عمر کے ہو چکے تھے، توراۃ مین یہ کہین مذکور نہین
کہ قربانی کے وقت حضرت اسحاقؑ صغیر السن تھے،

تم نے صغرسنی کی دلیل یہ قرار دی ہے، کہ انھون نے اس وقت شادی نہین کی تھی، لیکن یہ
صغرسن کی کوئی دلیل نہین، حضرت اسحاقؑ نے تو ۴۰ برس کی عمر تک شادی نہین کی تو کیا
۳۰-۳۵ برس تک ان کو صغیر السن کہہ سکتے ہین، خدا نے اسحاقؑ کی بشارت کے ساتھ کثرت نسل
کی اگر بشارت دی تو اس کو قربانی سے کوئی منافات نہین، ممکن ہے کہ شادی ہو جاتی اور اولاد ہوتی
پھر وہ قربانی کئے جاتے،

شبلی، ۱۳ر نومبر ۱۹۱۲ء

(۵۹)

برادر عزیز سلمہ،

السلام علیکم، مین اب سیرۃ ابتدا سے اس طرح لکھ رہا ہون کہ مکمل ہوتی جاتی ہے، اور ساتھ
ہی مطبع مین دیدیجائے، لیکن اس ترتیب مین بعض جگہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، اور بعض مباحث
ایسے پیش آجاتے ہین کہ تم سے استفسار و تحقیق کی ضرورت پیش آتی ہے، اس وقت دو یا تین باتین

---

[۵] مسئلہ یہ ہے کہ ذبیح حضرت اسحاقؑ تھے یا اسمٰعیلؑ، مولوی حمید الدین نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اسمٰعیلؑ تھے، یہ بحث سیرۃ کے دیباچہ مین مفصل ہے، مولوی حمید الدین صاحب کا استدلال یہ ہے، کہ خدا نے قربانی سے پہلے حضرت اسحٰقؑ کو تکثیر نسل کی بشارت دی ہو، اگر ان کی قربانی مقصود تھی جس کے بعد قطع نسل ہوگا، تو اس بشارت کی صحت کیونکر ہوتی، اگر یہ کہا جائے کہ وہ شادی کے بعد، اولاد ہونے کے بعد قربانی ہوتے تو یہ اس لئے صحیح نہین کہ وہ اس وقت صغیر السن تھے،

تحقیق طلب ہین،

۱- توراۃ مین بہ تصریح موجود ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ بیر سبع یا فاران مین آباد ہوئے، کتاب پیدائش باب ۲۵ ورس ۱۸ مین یہ الفاظ ہین،

"اور وہ حویلہ سے شور تک جو مصر کے سامنے اس راہ مین ہے جس سے اسور کو جاتے ہین بستے تھے، ان کا قطعہ زمین ان کے سب بھائیون کے سامنے پڑا تھا"،

ان عبارتون سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت اسمٰعیلؑ و ہاجرہ عرب مین نہین آئے، اس کے متعلق تمھاری کیا تحقیق ہے، اور کیا توراۃ سے بالکل قطع نظر کر لینی چاہیئے،

۲- دوسری بات یہ ہے کہ بخاری کتاب الانبیا مین ایک حدیث مرفوع ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ جب مکہ مین آئے تو شیر خوار تھے، لیکن توراۃ مین جہان ختنہ کا ذکر ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب حضرت اسمٰعیلؑ کا ختنہ کیا تو ان کی عمر ۱۳- برس کی تھی، ان دونون مین کیونکر تطبیق ہو سکتی ہے، والسلام، شبلی نعمانی، ۱۲ر جولائی ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۶۰)

مدت سے تمھارا کوئی خط نہین آیا، سیرۃ کے لئے چندروز بہ استقلال الہ آباد رہنا بھی ضروری ہے، توراۃ سے اب کام پڑا ہے، عبد السلامؔ[1] نے ضروری مباحث کے متعلق تم کو خط لکھا ہوگا،

زبور ۸۴، آیت ۶ مین وادیِ بکا کا لفظ ہے، بعض یوروپین کی رائے ہے کہ یہ بکہ ہی جو مکہ کا نام ہے، لیکن موجودہ نسخون مین اسکی شکل بکا کی ہے، اس کے متعلق تحقیق کرکے لکھو، شبلیؔ ۱۲ر جولائی ۱۹۱۳ء بمبئی،

[1] مولانا عبد السلام ندوی سابق اڈیٹر الندوہ، اس وقت وہ سیرت مین مولانا کے مددگار تھے

(۶۱)

انگریز نو مسلم[1] کی خبر سے بہت خوشی ہوئی، ان کی وجہ معاش کیا ہے، رہتے کس مکان مین ہین، مین رمضان مین آجاتا، لیکن رمضان مین تم سے ملنا کہان ہوگا، افطار کے بعد تم کیونکر آسکوگے، اس بنا پر عید کے بعد آنا چاہتا ہون،

دلی مین غالباً تم مولوی عبید اللہ[2] کی وجہ سے زیادہ رہے ہوگے، ان کی نظارۃ المعارف کا کیا حال ہے، کیا اس بار عظیم کو وہ تنہا اٹھا سکتے ہین، والسلام، شبلی، ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۶۲)

برادرم!

مفصل خط پہونچا، جو باتین تم نے لکھی ہین، پہلے سے پیش نظر ہین، لیکن امور ذیل پر لحاظ کرو،

۱۔ وادی بکا، بکا کا املا اس طرح لکھتے ہین کہ بکار بھی ہو سکتا ہے، چنانچہ ایک نسخہ مین یہی معنی لئے ہین، اس لئے عبرانی نسخہ دیکھو کہ کیا ہے،

۲۔ ان آیتون کا حوالہ لکھو جن مین قربانی کے لئے "بکر" ضروری ہے، بعض اور باتین جو تم نے لکھین، ان کے حوالے نہین نقل کئے،

۳۔ مزمور ۸۳ مین اوس و خزرج کا تو ذکر نہین، صرف اسمٰعیل کا لفظ ہے،

۴۔ مورۃ کے کیا معنی جس کو انگریزی مین تحریف کر دیا ہے،

ایک مبسوط کتاب ایک انگریز نے صرف اس بحث[3] پر لکھی ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح نہ تھے،

[1] مکتوب الیہ کے ہاتھ پر اس زمانہ مین ایک انگریز مسلمان ہوا تھا، اس کے متعلق ہے، [2] مولوی عبید اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی، [3] دیکھو مکتوب ۵۱، ۵۶، ۵۷،

اور نہ رسول اللہؐ کو ان سے کوئی نسبی تعلق ہے، مین اس کو ساتھ لیتا آؤن گا، عبرانی عبارتین بھی نقل کی ہین، اور مسلمانون کے تمام استدلالات بھی،

خاص قرآن مجید پر، ایک انگریزی کتاب ہے وہ بھی ساتھ لاؤنگا،

جرمن کے مشہور پروفیسر نولدیک اور ولہاوسن ہین جنکی تحریر تمام یورپ مین مستند ہے، ان کا ترجمہ مین نے کرا لیا ہے، نولدیک نے صرف قرآن پر لکھا ہے،

باوجود علالت کے اتنا کام ہو گیا ہے، کہ پہلی جلد کی تیاری کے لئے صرف دو تین مہینہ اور درکار ہین، یہ جلد تقریبًا پانسو صفحہ کی ہو گی،

مین انشاء اللہ جلد آتا ہون، صرف اس قدر دیر ہو گی، کہ شاید کچھ دنون بھوپال مین ٹھہرنا پڑے، ابھی وہان سے اختتامی تحریر نہین آئی ہے، اسی کا انتظار ہے،

انصاری وفد جو قسطنطنیہ سے واپس[1] آیا، اس پر مین نے ایک نظم لکھی تھی، شاید تم نے دیکھی ہو، زمیندار و وکیل مین چھپی تھی، جلسہ مین تمام لوگ بے اختیار روتے تھے، مجھ پر خود بھی رقت تھی،

ظفر علی[2] ملے تھے، وہ تو بڑی امیدین دلاتے ہین، لیکن وہ بالکل غیر معتدل جوش اور خوش اعتقادی ہین، ان کا اصرار ہے کہ تم اور حمید مدینہ یونیورسٹی کے لئے چلے جاؤ، ان کا خیال ہے کہ خود وہان سے طلبی ہو گی،

ہان دین حنیفی جو اسلام سے پہلے بھی تھا، اور زید وغیرہ اس کے پیرو تھے، اس کا پتہ کہین جا ملتا

[1] مسلمانانِ ہند کی طرف سے طبی وفد جو ڈاکٹر انصاری کی ماتحتی مین جنگ بلقان کے موقع پر قسطنطنیہ گیا تھا، واپسی مین اس کے اعزاز مین مسلمانانِ بمبئی نے ایک جلسہ کیا تھا، [2] مولوی ظفر علی خان بی اے، اڈیٹر زمیندار وہ بھی قسطنطنیہ سے واپس آئے تھے،

کی صحیح شاعری مین بھی ہے، یا کسی اور مستند کتاب مین؟

بخاری اور اصابہ وملل ونحل وغیرہ مین جس قدر ہے، پیش نظر ہے،

شبلی، ۲۰ر اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۴۶)

برادرم!

تمھارے خط کا بہت انتظار ہے، جس خط مین تم نے حضرت سمٰعیلؑ کے ذبیح ہونے پر اٹھ نو دلیلین لکھی تھین، اس مین توراۃ کے نصوص نہین نقل کئے، وہ لکھ بھیجو، مثلاً یہ کہ قربانی سے مراد خدمتِ ہیکل ہے، اولادِ سمٰعیل کا بڑے بال رکھنا وغیرہ وغیرہ،

کتاب کے ابتدائی حصہ مین صرف یہی بحث ناتمام ہے، اس لئے کتاب مطبع مین جانے سے رُکی ہوئی ہے، جلدی لکھ بھیجو،

سید صاحب کے استدلال فاران پر ایک مفصل کتاب ایک پادری نے ۱۸۸۴ء مین لکھی، وہ میرے پاس ہے، لیکن نہایت لغو جواب دیئے ہین[1]،

تاہم فاران کے متعلق جغرافیہ دانانِ یورپ کی تصریح مشکل ہے، انسائیکلوپیڈیا، بائبل ڈکشنری دیکھو، کوئی پختہ بات ملے تو لکھ بھیجو،

مجھکو وہان آنا نہایت ضروری ہے، لیکن آب وہوا مین اس قدر فرق پاتا ہون، کہ وہان کے نے کی ہمت نہین ہوتی،

[1] دیکھو ۴۲ و ۵۱ و ۵۶،

یہان بلامبالغہ وہان کی بہ نسبت دونی غذا ہے، دعوتون مین ثقیل غذائین کھالیتا ہون کہ لکھنؤ مین وہ مہینون کی بیماری کے لئے کافی ہین، یہان صرف ایک آدھ وقت فاقہ کر دینا کافی ہو جاتا ہے
جی گھبراتا ہے، ورنہ صحت کے لحاظ سے تو یہین وطن بنا لینا چاہیے،

شبلی، ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۶۵)

برادرم!

مین اتفاقاً چند روز کے لئے حیدر آباد آگیا، سیرت نبوی کے متعلق[1]، عماد الملک نے تمھارا نام پرنسپلی دار العلوم کے لئے پیش کیا، لیکن اصل معاملہ حیدری کے ہاتھ مین ہے، ناظم تعلیمات کا اتفاق و تائید بھی درکار ہے، بعض لوگون نے مجھ سے اصرار کیا کہ مین ان مراحل کو طے کر دون، مجھکو معلوم تھا کہ تم خود ملازمت سے کارہ ہو، اس کے علاوہ تم پر اہل وطن کا حق زیادہ ہے، اس لئے مین نے ابھی تک کوئی حصہ نہین لیا، لوگ کہتے ہین کہ اگر تم نہ ہوئے، تو کوئی نا اہل شخص باہر سے آجائیگا یا کوئی انگریز، اس لئے ایک اسلامی تعلیم گاہ کو نقصان پہونچیگا، اس دلیل سے مین بھی مجبور ہو جاتا ہون،

بہرحال اپنی رائے لکھو،

یہ ضرور ہے کہ افادہ کا عمدہ موقع ہے، آمدنی وافر، طلبا کثیر، مشاہرہ اس قدر ہے کہ نصف پس انداز کر سکتے ہو کہ جلد خانہ نشین ہو سکو، مین صرف ایک دو ہفتہ یہان ہون، شبلی، ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

---

[1] یعنی کتبخانہ آصفیہ مین کسی کتاب کے دیکھنے کے لئے،

(۶۵)

برادرم!

آیتِ تخییر[1] (ازواج) اعتزال، مظاہرۂ ازواج، تین واقعے الگ الگ بیان کیے جاتے ہین، لیکن میرے نزدیک سب ایک ہی سلسلہ کے اور ہمزمان ہین، ابن حجر کی بھی یہی رائے ہے، تم اپنی تحقیق لکھو،

لیکن سب سے مقدم بحث یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کا مظاہرہ ایسی کیا چیز تھی جس کے لئے خدا و ملائکہ و صالح المومنین کی اعانت کی ضرورت پڑی، شبلی ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء حیدرآباد

(۶۶)

برادر عزیز، حیاکم اللہ،

خط پہونچا قربانی کا مضمون بہت صحیح ہے، مین اس سے کام لونگا،

جدید انسپکٹری کے لئے ضرور کوشش کرو، ڈیلافوس سے ملو، میری سفارش فضول ہو گی، [1] دیکھو ۱۱/۶۵

کیونکہ وہ تم کو اچھی طرح جانتے ہین، ورنہ مجھکو عذر نہین، بلکہ دلی مسرت ہے،

اعظم گڈھ کے لوگ تو دو ہزار (دیتمیر) کے مہیا کرنے مین دودل ہین، ۲۰، ۲۵ ہزار کیونکر جمع کر سکین گے،

سورۂ تحریم، کی تفسیر دیکھ تو چکا ہون، لیکن دو نسخے بھیجدو، اس وقت میرے پاس نہین، افسوس ہے، روز بروز ضعف بڑھتا جاتا ہے، روزانہ ایک گھنٹہ سے زیادہ کام نہین کر سکتا، اور مہینہ مین کم از کم پندرہ دن ناغہ ہوتا ہے، بوجہ ناسازیِ طبیعت کے،

سیرت کا کام نہایت وسیع ہے، سخت صدمہ ہوتا ہے، کہ ناتمام رہجائے پھر کون پورا کریگا،

غذا چوبیس گھنٹہ مین پاؤ بھر بھی نہین،

یہان سے اب نکلنا ہے، لیکن کہان قیام کرون، لکھنؤ صحت کے لئے سخت مضر ہے، الہ آباد کچھ اس سے کم، اعظم گڈھ مین صحبت نہین،

بہرحال جلد آتا ہون، اور وہان پہونچکر ایک مکمل اسکیم طے کرون گا،

بمبئی مین نہایت صحیح رہتا ہون، مصارف کا بھی اب تردد نہین، ماہوار تنگی ہو گئی ہے، لیکن وہان بھی صحبت نہین، اور کسی قسم کی علمی یا اسلامی تحریک کا محل نہین،

حیدر آباد کی ملازمت کا قریباً فیصلہ ہوگیا، ڈائرکٹر تعلیمات خلاف یا متامل تھے، انھون نے بالکل میرے اوپر فیصلہ چھوڑ دیا، شبلی، ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

دیکھو مکتوب ۴۴ نمبر ۲، ۵، ۱۴۱

(۶۷)

برادرم!

آج اعظم گڈھ سے خط آیا، اسکول اچھی حالت مین ہے، گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ عمارت کے لئے تین ہزار دین گے، بشرطیکہ تین ہزار کمیٹی دے، مین نے لکھدیا ہے کہ دینا چاہئے اور مین بھی مناسب رقم دون گا،

مدرسہ اپنی آمدنی سے چل رہا ہے، البحث یہ ہے کہ ہماری قومی قوت صرف ندوہ پر صرف ہو، یا اعظم گڈھ پر، دونون کے برداشت کے قابل قوم نہین ہے، کم سے کم یہ کہ دونون کی جداگانہ پوزیشن قائم ہونی چاہئے، اور ان کا باہمی تعلق،

کبھی کبھی یہ خیال ہوتا ہے، کہ ان مین سے ایک کو مرکز بنا کر اسی کو دین و دنیا دونون تعلیم کا مرکز بنایا جائے، یہین خدامِ دین بھی تیار ہون، مذہبی اعلیٰ تعلیم بھی دلائی جائے، گویا گروکل ہو، تم اپنی رائے لکھو، ندوہ مین لوگ کام کرنے نہین دیتے تو اور کوئی دائرۂ عمل بنانا چاہیے ہم سب کو وہین بود و باش کرنی چاہیئے، ایک معقول کتبخانہ بھی وہان جمع ہونا چاہیئے، اگر تم بعزم جزم آمادہ ہو تو مین موجود ہون،

آج ڈائرکٹر تعلیمات سے تمھارے متعلق فیصلہ کرانا ہے، صرف یہی ایک زینہ رہگیا ہے، لیکن یہ فیصلہ موافق بھی ہوجائے، تب بھی مین اس کو قومی خدمت پر ترجیح نہین دیتا البتہ کچھ معاش کا سہارا ہونا چاہیئے، وہ بقدر کفاف کسی نہ کسی طرح ہوتا رہے گا، آخر تمھارا بھی خود خیال تھا، پرنسپلی اور بیش قرار تنخواہ چند روز ہین، اور یہ کام ابدی ہے، شبلی، ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء حیدر آباد

(۶۸)

یہان جرمن زبان مین کئی کتابین ملین جن مین یمن وغیرہ کے کتبات[1] دو تین ہزار برس قبل اسلام کے فوٹو ہین، یہ بالکل معلومہ خطوط سے الگ ہین، وہان لائبریری مین دیکھو، ایسی کتابین عرب کے متعلق موجود ہین، یا نہین، ابتدائی حصہ کی تکمیل اسی پر موقوف ہے،

مظاہرہ کو سیاست سے کیا تعلق ہے؟ مفسرین تو وہی نفقہ کا جھگڑا بتاتے ہین، اسکو سیاست سے کیا تعلق ہے؟ شبلی، ۳ نومبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

[1] دیکھو مکتوب ۵۳

(۶۹)

برادرم، بھائی سیرت سب چیزون سے زیادہ عزیز ہے، سفر کے اسباب و ذہاب مین

ہفتون تک طبیعت نہین جمتی، الہ آباد و لکھنؤ کی آب وہوا مستقل قیام نہین کرنے دیگی،

اب یہان طبیعت درست ہو چلی ہے، اور ہر روز کام کر لیتا ہون، گو زیادہ نہین کر سکتا، غرض یہ ہے کہ ارادہ یہ ہوگیا ہے کہ پہلی جلد ختم کر کے یہان سے اُٹھون، اسٹاف بھی یہین بلا لیا ہے، سید سلیمان کو بھی بلایا ہے، اور انگریزی مترجم بھی،

اس لئے وہان کے امور کو میرے آنے پر محول نہین رکھنا چاہئے، ادھر دار العلوم[1] کے چند احباب مصر ہین کہ تم چلے گئے، تو مولوی حمید کی تقرری کا معاملہ رہ جائیگا، بہر حال اب بظاہر دو تین مہینے تک یہین رہنے کے سامان نظر آتے ہین،

قربانی کے مضمون سے اب کام لے رہا ہون، نہایت عمدہ ہے، لیکن بعض جگہ تقریب تمام نہین، آئندہ لکھونگا، وہ آیت بھی، توراۃ مین نہین ملی، جس مین حضرت ابراہیمؑ کا استغنا حضرت اسحاقؑ سے تم نے بیان کیا ہے،

انسپکٹری کی بابت یہ سوچنا ہے، کہ سفر کی تگ و دو مین تم اپنا تصنیفی کام اطمینان کے ساتھ کر سکوگے یا نہین، ایک جگہ کے قیام مین زیادہ موقع ہے، اور حیدر آباد مین تو کام بہت کم ہے،

اعظم گڈھ کے اسکول کے لئے بہ مدعمارت مین نے لکھدیا ہے، کہ ڈیڑھ ہزار وہ جمع کرین پانسو مین دونگا، راجہ ابو جعفر سے بھی کوئی معتدبہ رقم دلا دونگا،

جریر و فرزدق کے مناقضات مع شرح نہایت اہتمام سے لندن مین چھپی،

---

[1] دار العلوم حیدر آباد،

بڑی کتاب ہے، ما ۱۳۰؎ قیمت ہے، شبلی، ۱۲- نومبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

(۷۰)

برادرم!

تم نے صفحہ ۷ مین ایک جگہ لکھا ہے،

انہ لما جاءتہ البشارۃ باسحق اظہر انہ لا حاجۃ لہ الی غیر اسمعیل فانہ ملاء قلبی

اس کے بعد تم نے یہ علامات لکھے ہین، ت ۱۱: ۱۸

مجھکو تکوین کی اصحاح ۱۱ مین یہ عبارت کہین نہین ملی،

صفحہ ۱۰ مین تم نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کا مسکن صفا کی جانب تھا، پھر تکوین ۱۰۰ کا حوالہ دیا ہے، لیکن تکوین مین صفا کا ذکر نہین،

جرمن کی مبسوط کتاب صرف کتبات پر ہے جس مین نابتی خط کے بہت کتبے ہین، مین نے ولایت خط لکھدیا ہے، اور بھی چند کتابون کے لئے،

مین نے افیون شروع کردی ہے، اور مجھکو بے انتہا فائدہ ہے، معدہ نہایت درست ہوگیا ہے، غذا بڑھ گئی ہے، اطبا سے پہلے مشورہ لے لیا تھا، سب نے بہ اتفاق رائے دی کہ کسی قسم کا ضرر نہین، اور توقع ہے کہ موجودہ مقدار سے کبھی بڑھانے کی ضرورت نہ پڑے، گو تجربۂ عام اس کے خلاف ہے،

تمھارے لیے آب و ہوا کا تبدل ضرور مفید ہوگا، چھٹی لیکر کہین اور بسر کرنا چاہئے،

شبلی، ۲۲، نومبر ۱۹۱۳ء

(۷۱)

برادرم!

سرائے میر جانے سے سخت نقصان ہوا، مین اس قدر بیمار پڑ گیا کہ آگرہ نہ جاسکا، حالانکہ وہان جانے کے بہت سے ضروری وجوہ تھے،

خیر، اشعارِ عرب مین جہان حجِ کعبہ، یا کعبہ یا مکہ کا ذکر ہو، ان کا پورا پتہ لکھ بھیجو، مین یہی مقام لکھ رہا ہون،

عبرانی زبان مین بکہ کا تلفظ بُکا ہے، اور اس کے معنی رونے کے ہین، اس بنا پر زبور کی آیت کو نصاری مکہ کے متعلق نہین سمجھتے،

خواجہ کمال الدین کا خط آیا کہ امریکہ مین ایک زبردست تحریک، اسلامی مشن کی ہو رہی ہے، خواجہ کمال الدین کو بلایا ہے،

الہ آباد آنے کو جی چاہتا ہے، لیکن مین نے طلبہ کو بخاری شروع کرادی ہے، مغرب کے بعد درس ہوتا ہے، بہت شوق سے پڑھتے ہین، فرصت ہوگا تو سب بیدل ہو جائین گے،

شبلی، ۱۷، جنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۷۲)

برادرم!

سیرت کا ایک مضمون آج مرسل ہے، یہ بہت کم زور اور ناتمام ہے، اس کو تم وسیع اور پرزور کر کے بھیجدو،

مین اب شروع سے چل رہا ہون یعنی مسودہ جس قدر نظر ثانی ہوتا جاتا ہے، مطبع مین جانے کے قابل ہوتا جاتا ہے، اس لئے اس مضمون کی جلدی ہے، کہ سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے،

آج امیر خسرو کا دیوان غرۃ الکمال مع دیباچۂ نثر ہاتھ آیا[1]، جو ان کا بہترین دیوان ہے، خط بھی برا نہین، البتہ بعض جگہ سے کچھ اوراق گئے ہوئے ہین،

میان اسحاق سے ملنے کے لئے الہ آباد آنا چاہتا ہون، شبلی، ۱۰ رجنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۷۳)

برادرم!

ہان بھائی مین اب بالکل فاعل بالاختیار نہین رہا،

سورۂ براءۃ کے متعلق ایک امر نہایت اہم اور اساس مباحث عظیمہ ہے، یعنی یہ سورہ کب اترا، صحاح ستہ مین فتح مکہ کے بعد اس کا زمانہ ہے، یعنی ۹ھ مین،

لیکن بظاہر صلح حدیبیہ کو جب کفار نے توڑ ڈالا ہے، اس کے بعد اور اسی کے متعلق یہ واقعہ معلوم ہوتا ہے، اس سورہ مین صاف مسجد حرام کے پاس جو معاہدہ ہوا تھا، اس کا ذکر ہے، اور یہ ذکر ہے کہ،

"اس پر جب تک کفار قائم رہین، تم بھی قائم رہو"

ظاہر ہے کہ مسجد حرام کے پاس حدیبیہ کے سوا، اور کوئی معاہدہ نہین ہوا تھا لیکن فتح مکہ کے وقت تمام اہل مکہ مطیع ہو گئے، اور پہلا معاہدہ بالکل بے تعلق ہو گیا، اور پھر کوئی

---

[1] یہ نسخہ اب دار المصنفین کے کتبخانہ مین ہے،

دوسرا معاہدہ نہین ہوا، اس لئے اگر یہ سورہ ۹ھ مین اترا تو اس کا تعلق کس معاہدہ سے ہو،

یورپ نے جو کتبے یمن و حضر موت و حجر و تبوک وغیرہ مین پائے اور جن کو فارسٹر نے بعینہٖ اصلی خطوط قدیم مین نقل کیا ہے[1]، ان سے قرآن مجید کے تاریخی بیانات کی تصدیق ہوتی ہے،

عجیب بات یہ ہے کہ امیر معاویہؓ کے زمانہ مین ان کتبون کو عبد الرحمن گورنرِ عرب نے پڑھا تھا، اور اس کا ترجمہ نویری نے نقل کیا ہے، وہ یورپ کے حاصل کردہ کتبون سے قریب قریب بالکل متفق ہے،

تم کو فارسٹر صاحب کا جغرافیۂ عرب ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہئے، مین نے خرید لیا ہے، اور جا بجا سے ترجمہ کر رہا ہون،

شبلی، ۱۶ر جنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۷۴)

برادرم!

بات یہ ہے کہ ایک کتبہ حصن غراب[2] مین آج کل ۱۸۳۶ء مین یورپ کو ملا جس پر خط حمیری مین چند سطرین ہین، جنکا یہ مطلب ہے کہ ہمارے بادشاہ ہم کو ہود کی شریعت کی تعلیم دیتے ہین، یہ کتبہ میرے پاس ہے، اور عجیب طرح کا خط ہے، انگریزی ترجمہ بھی ہے، مین شاید اتوار کو ردولی مین ہون گا،

میرے کمرہ کا نمبر ۸۴ ہے،

---

[1] فارسٹر نے صرف حضر موت کے دو کتبے نقل کئے ہین، مولانا نے غلطی سے دیگر مقامات کے نام لکھے ہین،

[2] حضر موت مین ولسٹڈ نام ایک انگریز نے دریافت کیا تھا، فارسٹر نے اپنے جغرافیہ مین اس کتبہ کو نقل کیا ہے، مولانا کا ماخذ بھی وہی ہے،

اب یہاں[1] اس قدر ضد شروع ہوئی کہ میرے پاس چند طلبہ کچھ پڑھتے تھے، اس بنا پر حکم نافذ کیا ہے کہ کوئی طالب العلم باہر کسی سے نہ پڑھے، طلبہ سخت پریشان ہین، اس لئے کہ میرے سوا بھی بہت سے طلبہ مختلف لوگون سے پڑھتے ہین، اب تک طلبہ نے اس کی تعمیل نہین کی، طرح طرح کی تدبیرین ہو رہی ہین کہ مجھ سے کوئی مدرس بھی ملنے نہ پائے، حالانکہ جس وقت سبق پڑھاتا تھا، وہ بھی عام وقت ہوتا تھا، اور ملنے کا وقت بھی عام ہوتا ہے،

مین تو ہمہ وقت سیرت مین مشغول رہتا ہون،

بڑی مشکل اب چھپنے کی ہے، لیتھو مین تو برسون کا عرصہ ہوگا، کیا ٹائپ مین چھپواؤن؟

شبلی، ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۷۵)

بھائی! بہ این ضعف و دل شکستگی مدرسہ سرائمیر کی نظامت کیونکر کر سکتا ہون، کوئی دوسرا شخص سوچو، امکانی مدد کرتا رہون گا،

بنگلہ اور باغ کا وقف نامہ لکھا گیا، دستخط کرا رہا ہون، اور بھی علمی سامان ہو رہے ہین، ایک اچھا خاکہ متوقع الفوز پیش نظر ہے، لیکن صحت کی بے اطمینانی ہے، ایک ہفتہ سے بخار آتا ہے،

ندوہ مین اب کل ۲۲ طالب العلم رہ گئے، حالانکہ اسٹرائک کرنے والے لڑکون کی تعداد ۸۰ تھی، جو واپس آ گئے تھے، اس حالت کا بھی کوئی پرسان نہین،

شبلی، ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ء، اعظم گڈھ

---

[1] یعنی ندوہ مین،

(۷۶)

برادرم!

بھائی اچھا ہونا کیا، ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

دو دن اچھا رہا تو چار دن بیمار رہتا ہون، لیکن بات چیت کرتا رہتا ہون، لوگ جانتے ہین کہ کوئی شکایت نہین، نظام جسم برہم ہوچکا، ابھی ابھی سخت سردی لگی حالانکہ دوپہر کا وقت ہے[1]،

افسوس یہ ہے کہ سیرت پوری نہ ہوسکی، اور کوئی نظر نہین آتا کہ اس کام کو پورا کرسکے[2]،

وقف نامہ مین اسٹامپ کا جھگڑا تھا اس لئے کلکٹر کے یہان درخواست دیدی، وہ طے کردین، تو تکمیل ہو جائے، تم کو متولیون مین رکھا ہے، اور اگر دار المصنفین قائم ہوا، تو تمھارے سوا کون چلائیگا،

الہ آباد کا معاملہ اُمید ہے کہ طے ہو جائے، دس ہزار پر خاتمہ ٹھہرا، دستاویز لکھدی گئی، رجسٹری باقی ہے[3]،

آج سید سلیمان آوین گے، اور کل پرسون چند طلبہ تکمیل، لیکن بیاری، سب منصوبے غلط کررہی ہے سید سلیمان یون ہی ملنے کو آتے ہین،

ماموں صاحب کا کتب خانہ یہان آگیا، قلمی کتابین اکثر برباد ہوگئین، اور کچھ مطبوعہ

---

[1] مرض الموت سے دو ہفتہ پہلے کا بیان، [2] وفات سے ایکماہ پیشتر کی پیشینگوئی،

[3] مولوی اسحاق مرحوم کی وفات کے بعد ان کی بیوی نے ورثہ پر مقدمہ دائر کیا تھا، اس کے متعلق یہ فقرہ ہے،

بھی قریباً سو کتابون کی جلد بنوائی ہے،

شبلی، ۱۶ / اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء، اعظم گڈھ

(۷۷)

برادرم!

[1]..

وقت تو یہ تھا کہ ہم چند لوگ یکجا ہو جاتے، اور کچھ کام کرتے، لیکن میری دنیا طلبی کا یہ حال ہے کہ خود بے نیاز ہو گیا ہون، لیکن عزیزون[2] کی بے تعلقی[3] شاق ہوتی ہے، سید سلیمان بھی تعلق موجودہ پر راضی نہین ہین[4]، ذرا اشارہ ہو تو میرے پاس آجائین، لیکن مین خود روک رہا ہون، آہ!

مرا اگر تو بگذاری اے نفس طامع،
بسے بادشاہی کنم در گدائی،

شبلی، ۲۸ / اکتوبر سنہ ۱۴ء،

---

[1] مکتوب الیہ کے نام یہ سب سے آخری خط تھا، جو مرنے سے ۲۰ دن پہلے لکھا تھا، یہ خط افسوس ہے کہ ضائع گیا، خط کے آخری فقرے چونکہ حد درجہ حسرت انگیز تھے، اور مولانا کے آخری خیالات کے آئینہ تھے، اس لئے جامع مکاتیب نے ان کو نقل کر لیا تھا، خط کے ابتدائی حصہ مین دار المصنفین کے لئے باغ و بنگلہ کے وقف کے متعلق کچھ مشورہ طلب امور تھے،

[2] یعنی تلامذہ کی، [3] نوکری، اور دنیا کی طلب جاہ سے، [4] دکن کالج پونہ کی اسسٹنٹ پروفیسری،

———:۰:———

۱۴- سید سلیمان کے نام

(۱)

۱- سب سے[1] مقدم یہ ہے کہ ہر وفد کے ساتھ ایک اسپیکر ہو،

۲- جہان وفد جائے وہان عام جلسہ کرائے، مقاصدِ ندوہ بیان کرے، بعض جلسون مین صرف اسلام کے فضائل پر تقریرین کی جائین، بعض خاص اہل علم کے جلسہ مین کسی علمی مسئلہ پر بیان کیا جائے، غرض ملک کو ندوہ کی تعلیم و تربیت کا نمونہ دکھایا جائے، اور الندوہ کی اطلاع مین یہ غرض بھی ظاہر کی جائے،[2]

۳- صرف وہ طلبا بھیجے جائین جنکی وضع قطع اسلامی ہو، اور احکام شرعیہ کے پابند ہون[3] یعنی نماز و جماعت وغیرہ کے، اگر طلبا ر اچھا نمونہ دکھائین گے تو قطعی کامیابی ہو گی،

شبلی، ۵- جنوری ۱۹۰۶ء

---

[1] مکتوب الیہ کے نام سب سے پہلا خط ہے، اس وقت مکتوب الیہ ندوہ مین طالب العلم اور وہان کی انجمن المعین کا ناظم تھا جس کا مقصد یہ ہے کہ فرصت کے ایام مین طلبہ ملک مین دورہ کرین، اور دارالعلوم کے فضائل و نتائجِ تعلیم پیش کرین، اور غریب طلبہ کے لئے امداد حاصل کرین،

مولانائے مرحوم ۱۹۰۵ء سے دارالعلوم کے معتمد تھے، اس بنا پر مکتوب الیہ نے مولانا سے پوچھا تھا کہ المعین کی کامیابی کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائین، مولانا کا یہ مکتوب اسی سوال کے جواب مین ہے،

[2] یعنی رسالہ الندوہ جو ندوہ کی طرف سے شایع ہوتا تھا، اس مین اس وفد کی اطلاع ان اغراض کی تفصیل کے ساتھ شایع کی جائے،

[3] مولانا نے احتیاط کو مد نظر رکھا تھا، ورنہ ہر طالب علم اس کا پابند تھا،

(۲)

عزیزی،

تم اور جواد[1]، دو دن پہلے آؤ،

آزاد[2] کی کتابین دار الاخبار مین رکھوادو،

مولوی حفیظ اللہ صاحب کو جلسہ مین آنا چاہئے، اور مدرسین بھی آئین گے، لیکن ندوہ سے کرایہ ملنے پر آنا نہین ہوسکتا،

مولوی عبد الحیٔ صاحب کے پاس میری ایک کتاب مکررات[3] القرآن ہے، وہ لیتے آؤ، اختیارات[4] قاسمی بھی مولوی صاحب موصوف لیتے آئین، شبلی، ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء، بنارس

(۳)

عزیزی،

۱۔ کتابون کے دونون صندوق، نہایت احتیاط سے کھلواؤ، میری کتابین، اور کتبخانہ کی الگ الگ اپنے مقام پر رکھوادو[5]، نواب علی حسن خان کی کتابین بھی میری کتابون مین رکھوادو، ایک قرآن مجید

---

[1] اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مین ندوہ کا سالانہ جلسہ بنارس مین منعقد ہونے والا تھا، اس اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ کتب نادرہ اور فرامین شاہی وغیرہ کی نمائش بھی تھی، فرامین کے فوٹو اور کتابون کا تذکرہ مکتوب ۲-۳-۴-۵-۶ اور ۸ مین اسی تعلق سے ہے، مولانا مکتوب الیہ اور مولوی جواد علی خان عالی ندوی (مکتوب الیہ کے ایک ہم درس) کو اسی نمائش کے اہتمام اور کتابون کی ترتیب و انتظام کے لئے جلسہ سے دو دن پہلے بلاتے ہین، [2] مولوی ابو الکلام آزاد جو اس وقت ندوہ مین مقیم اور الندوہ کے اڈیٹر تھے، [3] مکررات القرآن علامہ کرمانی شارح بخاری کی تصنیف ہے، جس کا موضوع قرآن مجید کی ہم معنی و مکرر آیتون کی تکرار کی تاویل ہے، مصنف نے یہ ثابت کیا ہے، کہ یہ درحقیقت مکرر نہین بلکہ ہر جگہ علحدہ معنی مراد ہین، یہ مختصر رسالہ اب ندوہ کے کتب خانہ مین ہے، [4] قاسم فرشتہ صاحب تاریخ فرشتہ کی یہ ایک ہندی طریقۂ طب پر تصنیف ہے، [5] کتابین اب نمائش کے بعد لکھنؤ واپس جاتی ہین، ان کے متعلق ہدایات ہین،

قرآن مجید قلمی ہے جس کا صرف پہلا صفحہ طلائی ہے، باقی سادہ ہے، وہ حکیم مرزا مہدی کا ہے، جو نخاس جدید کے پل کے نیچے رہتے ہین، اُن کے مکان پر سائن بورڈ لگا ہوا ہے، خود جا کر ان کو دے آؤ، اور رسید لیکر میرے پاس بھیجدو، نواب علی حسن خان کا قرآن بھی طلائی ہے، لیکن وہ سراپا طلائی ہے، دونون مین امتیاز کر لینا آسان ہے،

۲- مجھکو آنے مین ذرا دیر ہو گی، اب انگریزی پر زیادہ توجہ کرو، مین اگر تفسیر کا مستقل درس دونگا،[1]

۳- صندوقون مین نمایش گاہ کے مطبوعہ فارم ہین، ان کو بھیجدو کہ نمایش کی رپورٹ مرتب کر سکون[2]،

شبلی[3] سے کہدو کہ ان کے خطوط، میرے پاس چلے آتے ہین، مین اس کا کیا علاج کرون

شبلی نعمانی ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء، بنارس،

(۴)

عزیزی،

۱- کتابون کے صندوق مین بیرونی کی کتاب قانون مسعودی[4] بھی ہے، اس کے پہلے صفحہ مین دس بارہ سطر کے بعد ایک شخص کا قول نقل کیا ہے، جو حرکتِ ارض کا قائل تھا، وہ پوری عبارت نقل کر کے بھیجدو، نہایت صحت اور وضاحت کے ساتھ،

---

[1] آنے کے بعد درس شروع ہوا، اور ایک حد تک پورا ہوا، اس درس کا موضوع قرآن بحیثیت بلاغت و کلام تھا،
[2] رپورٹ الندوہ ۱۹۰۶ء مین شایع ہوئی، [3] مولوی شبلی متکلم ندوی مدرس اول سرائے میر، [4] ابوریحان بیرونی کی تصنیف ہے، جغرافیہ ریاضیہ اس کا موضوع ہے، سلطان مسعود غزنوی کے نام سے لکھی گئی ہے، یہ نسخہ مدرستہ العلوم علی گڈھ مین ہے، جہان اس کے چھاپنے کا اب سامان ہو رہا ہے،

۲۔ طبقات الشعراء، قدرت اللہ قدرت، اور ایک اور اُردو کا تذکرہ ہے[۱] ان کا سنہ تصنیف اخیر مین لکھا ہے، وہ لکھکر بھیجدو،

۳۔ ٹکٹ کے متعلق پہلے لکھ چکا ہون کہ سب کو جمع کر کے بھیجدو،[۲]

۴۔ ایک موٹی سی کتاب ہے، جس کے پشتہ پر اوپنشد لکھا ہے، فارسی مین ہے، اور دارالشکوہ کی تصنیف ہے، اس کی عبارت بقدر ڈیڑھ صفحہ اصل کتاب کے خوشخط لکھوا کر فوراً بھیجو،[۳]

شبلی، ۱۲ر اپریل ۱۹۰۶ء، بنارس،

(۵)

عزیزی،

مجھکو بخار آنے لگا، مضمون جو شروع کیا تھا، یون ہی رہ گیا، کچھ فکر کرو،

فرامین کے فوٹو سعید برادرز کمپنی بنارس سے منگوالو،

اپنے نام کے ساتھ دار العلوم ندوہ کا انتساب ضرور ظاہر کیا کرو،[۴]

الکلام کا اشتہار کیون نہین الندوہ مین دیتے، میرا مضمون، ترجمۂ رسالہ اسلام رجب کے لئے رکھو،

---

[۱] یہ دونون اُردو شعرا کے تذکرے ہین، نہایت نادر ہین، اب کتبخانہ ندوہ مین موجود ہین،

[۲] نمایش کی کتابون کے ٹکٹ جن پر کتابون کا حال درج تھا،

[۳] یہ سب حوالے نمایش کی رپورٹ کی تیاری کی غرض سے مطلوب تھے،

[۴] مکتوب الیہ اب دار العلوم کے آخری درجہ مین زیر تعلیم تھا، لیکن مولانائے مرحوم نے اس کو اسی زمانہ مین الندوہ کا کام بھی سپرد کر دیا، مضامین اور مضامین مین متعلم دار العلوم ہونا ظاہر کرنا سب اسی سے متعلق ہین،

ہان اڈیٹوریل نوٹ مین امورِ ذیل کو زور دیکر لکھو،

ندوہ کا اثر، علماے مدراس نے سالانہ جلسۂ کانفرنس مین انگریزی زبان کو عربی مدرسہ مین لازمی قرار دیا،

ایک انگریز[1] کا، ندوہ مین عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنا، اور ندوہ سے اس کی کفالت تعلیم سے اس کی غرض اشاعتِ اسلام، شبلی، بنارس، ۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء،

(۶)

اُردو تذکرون کا سنہ لکھنا تم بھول گئے، اب لکھ بھیجو،

منشی احمد علی کی کتابون مین سے خمسہ نظامی رہنے دو[2]، باقی واپس کردو،

ندوہ کی کارروائی اور فہرست چندہ فوراً اخبارون مین چھپوانی چاہیئے مین نے آج ایک مختصر تمہید، دفتر مین بھیجی ہے، مولوی عبدالحیٔ صاحب کو مین نے لکھا تھا، اُنھون نے خبر نہ لی،

والسلام، شبلی، بنارس، ۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

(۷)

عزیزی،

بھائی اب مہینہ دو مہینہ تو سستانے دو، ابھی وہان نہ بلاؤ، یہان بھی مین سب سے الگ رہتا ہون، ایک بنگلہ کرایہ پر لے لیا ہے، وہین رہتا ہون، لیکن لوگون کو پتہ نہین دیتا

---

[1] کریڈری اور اسلامی نام محمدؐ ایک انگریز اس زمانہ مین مسلمان ہو کر ندوہ مین آیا تھا، اس کے متعلق ہدایت ہے،

[2] بغرض نمایش لی گئی تھی، نہایت مطلا اور خوشخط نسخہ تھا،

کہ یہان بھی رات دن کی بک بک نہ رہے،

نمایش کی رپورٹ لکھ کر بھیجدی، لیکن مجمل رہگئی، کتابین سامنے نہ تھین، اس لئے لکھتے بنا،

حضرت عایشہ رض کے متعلق طبقات، اسد الغابہ وغیرہ تم کو خود معلوم ہین، لیکن وہ

بالکل ناکافی ہین،

مسانید، اور کتبِ حدیث کے تفحص سے کام نکلے گا[1]، لیکن اس کے لئے ابھی تم تیار

نہین، ورنہ معمولی پڑھائی مین ہرج ہوگا[2]،

کتب خانہ یقیناً مدرسہ کے علاوہ اوقات مین کھلنا چاہیے، یہ کارڈ مہتمم صاحب کو

دکھادو کہ حکم دین کہ کتب خانہ ۳ بجے سے ۶ بجے تک کھلا رہے، ورنہ بالکل بے فائدہ ہے[3]،

شبلی، بنارس، ۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء،

(۸)

صندوقون مین کچھ قطعات اور وصلیان بھی ہین، ان کو احتیاط سے رکھنا چاہیے،

وہ سب نواب علی حسن خان کی ہین، ان کے ہان بھیجکر رسید منگوالینی چاہیے،

دیوان آتشی طلائی، اور دارا شکوہ کا اپنشد محفوظ رہے[4]، شبلی، بنارس، ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

---

[1] مکتوب الیہ نے اس وقت حضرت عائشہ رض کی لائف لکھنی چاہی تھی اس کے متعلق مواد دریافت کیا تھا، اس کا جواب ہے دیکھو ۶۰، ۸۵- ۸۷، ۸۹، ۹۰، [2] مکتوب الیہ اس وقت طالب علم تھا [3] مکتوب الیہ نے لکھا ہے کہ کتبخانہ اور مدرسہ کھلنے کے اوقات مختلف ہونے چاہئین ورنہ طلبہ کتبخانہ سے مستفید نہین ہو سکتے،

[4] بنارس سے آخری خط، اس کے بعد مولانا لکھنؤ تشریف لائے، اور قرآن کا محققانہ درس شروع کیا، جسمین گو تمام طلبہ شریک ہوتے تھے، لیکن مقصود اوپر کی جماعتین تھین، تین مہینہ کے قیام کے بعد بمبئی پہلی بار تشریف لے گئے، اس کے بعد تقریباً ہر سال ایام گرما وہین بسر فرماتے تھے،

(۹)

ابن رُشد کا بقیہ بھیجدیا[1] ہے، اور مضامین کی ترتیب پیشانی پر بتا دی ہے، کمی پڑے، تو کوئی اور مضمون لکھ لینا،

یہان کا موسم نہایت خوش گوار[2] ہے، قدرت اور مقدرت ہوتی تو یہین کا ہو جاتا،

ندوہ کے لئے یہان مولویون کا جادو درکار ہے، کسی مشہور واعظ کو بلوانا پڑیگا، شاہ سلیمان صاحب سے یہان کے لوگ بدظن ہین، مین اس میدان کا مرد نہین، دیکھئے کیا ہوتا ہے،

قرآن کا درس[3] ہو، لیکن تحقیق کے ساتھ ہو، سرسری بیکار ہے، والسلام،

شبلی، بمبئی، ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۶ء،

(۱۰)

میری کتابون کو دیکھتے رہو، برسات کے دن ہین، کمرہ مرطوب ہے، کتابون مین ضرور پھپھوند لگجائیگی، دھوپ دکھلانی چاہئے،

قرآن ہوتا ہے، یا نہین،

نواب علی کا مضمون مجبوراً بھیجا گیا، اگر اور مضمون مل سکے تو نہ شائع کرو،

الہلال کے دفتر سے مجموع الادب، اور الخواطر الحسان ندوہ کے لئے منگوائی تھی، ۲ہم قرش قیمت ہے، ندوہ سے بھجوا دو، کتابین آگئی ہین،

---

[1] مضمون ابن رشد کا بقیہ، بغرض اشاعت الندوہ، [2] بمبئی کا، [3] قرآن کا درس جو مولانا نے بنارس سے واپس آکر شروع کیا تھا، (دیکھو مکتوب ۳) بمبئی جانے سے ان کی بجائے مولانا حفیظ اللہ صاحب مدرس اول دار العلوم نے دینا شروع کیا تھا، لیکن چند اسباق ہو کر رہگیا، اس کے متعلق ہدایت ہے،

شیخ محمد نو مسلم منشی احتشام علی کے ہان کیون گئے، ان کی تعلیم کا کیا انتظام ہوا؟ ان کے حالات، اور ندوہ کا ان کو بلا کر تعلیم دلانا بغرض اشاعت اسلام، تمام مشہور اخبارات مین مشتہر کر دو،

مین اگر اچھا رہا تو خود بھی ایک مضمون لکھونگا،

دیوان دو عدد اور بھیجدو،

منشی محمد علی سے روپے بھجواؤ ورنہ فاقہ ہوگا، شبلی ۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء،

(۱۱)

میری کتابون مین ایک قلمی کتاب، فارسی زبان مین میخانہ نام ہے، چھوٹی تقطیع ہے، اور شعراے فارسی کا تذکرہ ہے، اور موضوع صرف وہ شعرا ہین، جھنون نے کوئی ساقی نامہ لکھا ہے، اس کو حسب ذیل پتہ سے بھیجدو، لیکن رجسٹرڈ، اور جوابی رجسٹری کے ساتھ،

خواجہ حسین الدین صاحب پھاٹک سلیم شاہ، بنارس،

آج الندوہ کے لئے ایک مضمون بھیجتا ہون، شبلی، ۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء،

(۱۲)

المنار[۲] مین اب کے مسلمانان روس کی تعلیمی و تجارتی حالت مفصل چھپی ہے، اس کو الندوہ مین لو، پرچہ اگر وہان نہ ہو تو عمادی[۳] صاحب کے ہان سے منگوا لینا،

میری کتابون کو الماری مین سے نکلوا کر ہوا دو، کہین کیڑے نہ لگجائین،

---

[۱] دیکھو مکتوب ۵، [۲] مصر کا مشہور رسالہ جو علامہ سید رشید رضا کی اڈیٹری مین شایع ہوتا ہے،

[۳] مولانا عبد اللہ العمادی جو اس وقت رسالہ البیان عربی کے اڈیٹر تھے،

ضیاء الحسن کے پاس جو مستعار کتاب ہے، لیکر الماری مین رکھوا دو،

مولوی شررؔ[1] کے ہان طبقات بکی گئی ہے، اس کو بھی منگوالو،

شبلی، ۵، جنوری ۱۹۰۰ء، بمبئی،

(۱۳)

الندوہ کے پرچے دیکھے، بدخطی اور ناموزونی ایک طرف، الفاظ کا مسخ ہونا، کیونکر گوارا کرتے ہو، لکھنؤ مین بھی غلطیان ہوتی تھین لیکن یہ تو محض نسخ اور تحریف ہے، یا تو کاپیان خود مقابلہ کر کے عبد الصمد سے صحیح کرالو، ورنہ پرچے کے غارت کرنے سے کیا فائدہ، ایک سطر بھی تو صحیح نہین ہوتی،

افسوس، مین پہلے کہتا تھا کہ وہان کے کاتب سخت جاہل ہین[2]،

کوئی مضمون لکھتا لیکن اس حالت مین کیا لکھون[3]،

شبلی، ۱۰، مارچ ۱۹۰۰ء،

(۱۴)

عزیزی،

انسان اگر بے تعلق بسر کرنا چاہے، تو وہ جس قسم کی چاہے، زندگی بسر کرسکتا ہے، لیکن تعلق کے ساتھ، خاموشی، کاہلی، اور بے پروائی خلافِ اُصول ہے،

تم اب سب اڈیٹر تھے، دفعتہً لکھنؤ سے چلدیئے، کسی کو خبر تک نہ کی، اس کی کچھ فکر نہین،

---

[1] مولوی عبد الحلیم صاحب شررؔ، [2] الندوہ پہلے مطبع آسی لکھنؤ مین چھپتا تھا، مکتوب الیہ نے آگرہ مین چھپوانا شروع کیا، اس کے متعلق عتاب ہے، [3] بمبئی سے واپس آکر اپنے وطن اعظم گڈھ جاتے ہین، وہان واقعہ صدمۂ پا پیش آیا اسکی طرف اشارہ ہے،

که پرچه آینده کے لئے مضامین تیار ہین یا نہین، کاپیون کی تصحیح کون کریگا، مین نے ایک خط لکھا اس کا جواب ندارد،

فوٹو گرافر کا تقاضا آیا ہے[1]، اسکی نسبت منشی محمد علی لکھتے ہین کہ تم کو لکھا جاتا ہے، تم کچھ جواب نہین دیتے،

المعین اور دوسرے اور کامون سے بے تعلق ہوکر یہ خاموشی زیب دیتی ہے، سخت افسوس اور رنج پیدا ہوتا ہے، کہ خدا قابل طبیعتون مین ایک نہ ایک عیب ایسا پیدا کر دیتا ہے، کہ وہ دنیا مین کام نہین کر سکتے، مین نے تم کو سخت تاکید کر دی تھی، کہ دفتر مین دیکھ کر مظفر پور کے وکیل کا نام لکھ دینا، تم نے خبر نہ لی، اب ویسا ہی خالی وکیل کا لفظ چھپ گیا، بھلا یہ کیا طریقہ ہے،

جلسہ مین جو تقریر اُردو مین کی تھی، اس کو پھیلا کر لکھو اور رپورٹ کے لئے بھیجدو[2]، والسلام

شبلی، ۱۲ - اپریل ۱۹۰۶ء،

(۱۵)

بفرض محال صحیح بھی چھپا تو بدخطی، اور گرانی نرخ کا کیا علاج؟ اس گرانی نرخ پر پرچہ ہرگز تھم نہ سکے گا[3]،

اگر مضامین اس قدر پیشگی ملجایا کرین تو مطبع اسی بھی وقت پر دیسکتا ہے،

مین لکھنو مین اگر کوٹھے پر چڑھون تو حضرت ادریس ع کی طرح پھر کبھی اترنا نصیب

۱؎ نمائش کے فرامین کے فوٹو کی قیمت کے لئے، ۲؎ مکتوب الیہ نے جلسۂ دستاربندی مین جو اسی سال ہوا تھا فلسفۂ قدیمہ وجدیدہ کے باہمی موازنہ پر تقریر کی تھی، اس کے متعلق ہدایت ہے، ۳؎ دیکھو مکتوب ۱۳،

نہ ہوگا[۱]، کوئی مکان ملتا، تو مین فوراً آتا، شبلی، اعظم گڈھ، ۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء

(۱۶)

عجیب بات کہتے ہو، بمبئی جاؤن گا، اور لکھنؤ نہ آؤنگا[۲]،

ہان نواب محسن الملک نے لکھا کہ یہان کے مشہور ڈاکٹر دعوت دیتے ہین، کہ آپ کا معالجہ بلا کسی معاوضہ کے کرین گے، اور قیام وغیرہ کا بندوبست بھی انہی کی طرف سے ہوگا، لیکن مین ابھی حرکت کے قابل کہان ہون!

احباب نے بھی رُباعیان لکھین، الندوہ کے لئے بھیجدون گا[۳]، ایک صاحب کو خوب مضمون ہاتھ آیا، کہتے ہین،

کیا اس سے بھی ہوگی کوئی ساعت منحوس زخمی ہوا جبکہ پائے شبلی افسوس

اک پاؤن، عدم کو کیون نہ جاتا اقبال[۴] تھا اہل فنا کو اشتیاقِ پابوس

شبلی،

۳۱- جولائی ۱۹۰۷ء

[۱] مولانا لکھنؤ مین دار العلوم کے کوٹھے پر اس زمانہ مین رہتے تھے پاؤن کٹنے کے بعد مکتوب الیہ نے لکھنؤ آنیکی خواہش کی تھی، اس کے جواب مین رقم ہے کہ اگر وہان آکر اسی کوٹھے پر رہنا پڑا تو اترنا چڑھنا مشکل ہوگا، [۲] مصنوعی پاؤن بنوانے کیلئے مولانا بمبئی تشریف لے جارہے تھے، مکتوب الیہ نے لکھا تھا کہ کیا بمبئی سے پہلے لکھنؤ رونق افروز نہ ہون گے اس کے جواب مین ہے،

[۳] ان رباعیون اور نظمون کیلئے دیکھو الندوہ نمبر ۸، ۹ جلد ۴،

[۴]، مولوی محمد اقبال بی اے مولانا کے ایک شاگرد عزیز،

(١٧)

عزیزی،

ارتقا پر جو مضمون تم نے لکھا[1]، گو مین نے نہین دیکھا، اور ممکن ہی کہ اچھا ہو، لیکن میری ناراضی کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کم ظرفون کا حوصلہ بڑھتا ہے، کہ ہم بھی اتنے ہین کہ لوگ ہمارا جواب لکھین، یہ کون یقین کریگا کہ تم نے لکھا ہے، سب میری طرف منسوب کرین گے،

تم ایک نوٹ مین میری ناراضی کو ظاہر کردو، اور میرے بعض الفاظ کو اقتباس کرو، جواب مین تم کو مولانا روم کے شعرون سے استدلال کرنا تھا، وہ صاف ارتقا کے قائل ہین، کیا وہ بھی قرآن کے مخالف ہین؟

الفاروق کا جو رد لکھا ہے، تعجب ہے کہ حوالون کی کیونکر غلطی نکالی ہے، مین تو بہت احتیاط کرتا ہون، کچھ مثالین بھیج سکو تو بھیجو،

تاریخ طبری زیادہ تر سری[2] سے ماخوذ ہے، لیکن مین نے تمام رجال کی کتابون بلکہ تاریخ اسلام ذہبی مین ڈھونڈھا، اس شخص کا پتہ نہین لگتا،

پراونشل آفس کے جواب مین ندوہ کی طرف سے یہ کیون نہ لکھا جائے کہ ہم دونون طرح

---

[1] حکماے اسلام اور مسئلۂ ارتقا کی سرخی سے الندوہ جلد ۴ مین مولانا نے ایک مضمون لکھا تھا، اس پر بعض مذہبی حلقہ مین شورش ہوئی، اور بعضون نے سخت و درشت اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا، مکتوب الیہ نے اس وقت قرآن مجید اور مسئلۂ ارتقا کی سرخی سے ایک مضمون لکھا جس مین ثابت کیا کہ ارتقا کا خیال قرآن کے مخالف نہین، دیکھو الندوہ نمبر ۱۲ ج ۴،

[2] مکتوب الیہ نے پوچھا تھا کہ طبری کا راوی سری کون شخص تھا،

کی مدد چاہتے ہین، مالی بھی اور اعزازی بھی، خیر اس کے متعلق قدوائی صاحب کو لکھونگا[1]،

شبلی ۱۹۰۷ء،

(۱۸)

عزیزی،

تم نے اپنی حالت کے متعلق حجابانہ طریقہ مین اظہارِ خواہش کیا ہے[2]، عزیزی! کیا اس کے کہنے کی حاجت ہے، تم ہر وقت میری آنکھون مین ہو، اور مین موقع ڈھونڈھتا رہتا ہون لیکن اتنی جلد کون کامیاب ہوا ہے، میان حمید اس لیاقت پر جو زمانہ کے موافق بھی تھی، کتنے دنون کے بعد ٹھکانے لگے، خود میرا کیا حال ہوا، عمادی کس حالت مین ہین،

سب سے پہلا موقع جو ملے گا مین تم کو پیش کرونگا، بھوپال مین تو علم کی کوڑی برابر قدر نہین، حیدرآباد مین شاید کوئی صورت نکلے، لیکن ابھی تم کو شہرت کے عام منظر پر زیادہ نمایان ہوکر آنا چاہیئے، الندوہ بھی ایک ذریعہ ہے، اور مین تو ہر جگہ تمھاری نقابت کرتا ہی رہتا ہون، مین خود متفکر ہون کہ موجودہ حالت مین بھی تم کو کیونکر زیادہ مالی فائدہ پہونچاؤن، والسلام،

شبلی، ۳- فروری ۱۹۰۸ء،

(۱۹)

عزیزی- چند روز تک میرے مضمون سے اب پرچہ بالکل خالی رہے گا، دیکھو ایسا نہ ہو کہ اپنی

[1] صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے دار العلوم کی امداد کے متعلق پوچھا تھا، قدوائی صاحب سے مقصود مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ہین جنکی تحریری تحریک بھی اس امداد مین شامل تھی،

[2] مکتوب الیہ تعلیم سے فراغت پا چکا ہے، اب کوئی خدمت چاہتا ہے، اس کے متعلق یہ تسلی بخش نصائح ہین،

حیثیت سے گر جائے، ایک غزل بھیجتا ہون، اس کو اخیر مین چھاپ دینا،

اے آنکہ ہمی گوئی ،،دگز راز خبر دارم،، | اندیشۂ خامے است ہمن نیز بہ سر دارم
اے رنگ زرخ جستہ، یک لحظہ توقف کن | من نیز ازین عالم آہنگِ سفر دارم
روئے و چنین روئے شایانِ نہفتن نیست | بگذار کہ این پردہ، از روئے تو بردارم
اے دوست ابپرس ازمن، ہم ورہ تقوی[۱] | اکنون کہ منِ بیدل، سودائے دگر دارم
تا سال دگر خواہد شد رہنِ مے و مطرب | این خرقۂ مستوری کامسال بہ بر دارم
اے معتکفِ کعبہ! این جلوہ فروشی چیست | من ہم بہ سر کوئے، گہ گاہ گذر دارم
رندی، وسیہ کاری مستی و نظر بازی | زین گونہ اگر خواہی بسیار ہنر دارم
یک دیدہ حیرانے از ہستی من، باقی است | وان نیز ہمی خواہم کز روے تو بردارم
از زہد و ورعِ خود بفریفتہ ام خلقے | اے دوست اچہ می دانی تا من چہ ہنر دارم
اے شبلی نعمانی، این پردہ دری از چیست | اینہا کہ زخود گفتی من نیز خبر دارم

۳- فروری ۱۹۰۸ء، بمبئی،

(۷۰)

میرا مضمون تم کہان رکھ گئے، صفر کے لئے تم نے کچھ لکھا تھا یا نہین، اگر لکھا تھا، تو کہان رکھ گئے ہو، اس بے پروائی سے تم جایا کرتے ہو کہ مین سخت پریشان ہون، محرم، ہو چکا، صفر کا کچھ سامان نہین نہ مجھ سے کچھ کہا، ہان مین نے قرآن مجید پر کچھ لکھوایا تھا وہ کہان ہے[۱]، شبلی ۲۶ فروری ۱۹۰۸ء لکھنؤ

[۱] مولانا قران پر جو درس دیتے تھے طلبہ ان کو یادداشت کیلئے لکھے جاتے تھے، اسی کی نسبت سوال ہے

(۲۱)

عزیزمن،

فرائض مین، محابات اور مدارا نہین چل سکتا، اور تعلقات کے بدمزہ ہونے کا سبب ہوتا ہے، تمھاری طبیعت قدرتی کاہل اورسست واقع ہوئی ہے، جس کو غالباً اب نہین بدل سکتے، اس لئے اب تم کو یہ طے کرنا چاہئے کہ تم الندوہ کی اڈیٹری کرسکتے ہو یا نہین، کم از کم دو مہینہ پہلے ہر پرچہ کے تمام مضامین تیار رہنے چاہئین، تاکہ پرچہ وقت پر تیار رہے، تمام میگزین یہی کرتے ہین، اس کے ساتھ تمام اہل قلم سے خط وکتابت رکھنی چاہئے، اگر تم یہ کرسکتے ہو تو مطلع کرو، ورنہ کیا فائدہ روز بروز طبیعت مکدر ہوتی جائے،

صفر کا پرچہ بھیجنا تو الگ، خود میرا مضمون لیتے گئے بھلا اس سے کیا فائدہ تھا،

شبلی، ۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء،

(۲۲)

عزیزی،

الندوۃ عمادی کے ہاتھ مین دیدیا گیا، پہلی اپریل سنہ ۱ سے،

تم اپنی نسبت سردست طے کرو، کہ اگر تم انگریزی واقعی محنت سے پڑھنا چاہو، اور دو برس تک مستقل پڑھو اور اس قدر پڑھ لو کہ اچھی طرح کتب بینی کرنے کے قابل ہوجاؤ، تو تمھارے وظیفہ کا جس کی مقدار موجودہ معاوضہ کے برابر ہوگی، انتظام کیا جائے، اور اگر مولویانہ کاہلی سرایت کرگئی

---

۱ چند ماہ کے بعد پھر واپس دیا گیا، دیکھو ۲۴،

ہے، تو اور کچھ صورت سوچی جائے، شبلی، ۳۱- مارچ ۱۹۰۵ء،

(۲۳)

عزیزی،

مجھ کو حیدرآباد آنا پڑا، یہان ایک سرکاری کام سے طلب کیا گیا ہون[1]، دو تین ہفتہ شاید رہنا ہو،

ندوہ کی تمام کارروائیان ابھی تک خواب خوش ہین، تعبیر نکلے تو اطمینان ہو، زمین کے لئے لکھنؤ سے رپورٹ جاچکی، اب ہز آنر کے حکم کا انتظار ہے،

یہان نئی اسامیان[2] تجویز ہوئی ہین، اس مین مین نے تمھارے لئے تحریک کی ہے، لیکن اس تجویز کے جاری ہونے مین کم از کم سال بھر کی دیر ہو گی، ورنہ انشاء اللہ کامیابی کی بظاہر اُمید ہے،

والسلام، شبلی، ۶ر جولائی ۱۹۰۵ء، حیدرآباد

(۲۴)

عربی اخبارات مین نے منشی محمد علی کے پاس بھیجدیے،

برکت علی شاہ امام مسجد حکیو کی ڈاکخانہ خاص ریاست کپور تھلہ ضلع جالندھر، حضرت امیر حمزہ رضی کا نسب پوچھتے ہین،،

طبقات ابن سعد سے لکھ بھیجو،

---

[1] حیدرآباد کی مشرقی یونیورسٹی کے وضع لغات کے لئے، [2] یعنی حیدرآباد کی مشرقی یونیورسٹی مین، چنانچہ ۱۹۱۵ء مین نیم منظوری بھی ہو چکی تھی، لیکن مکتوب الیہ نے دارالمصنفین کے خیال سے انکار کر دیا،

الندوہ کے مضامین کی فکر رکھو، مین اچھا ہون گا تو لکھون گا،

مطبع سے پوچھو کہ کیا کیا مضامین ان کے پاس موجود ہین، ترتیب مین بھی ان کو ہدایت لکھا کرو،

شبلی، ۲۶- ستمبر ۱۹۰۵ء

(۲۵)

عزیزی،

تم نے غلطی کی، اور ہمیشہ یہ غلطی ہوتی ہے کہ الندوہ مین علمی خبرین نہین دیتے ہو جسکی وجہ سے اب کی ۲۰- ۲۵ روپیہ کا نقصان اُٹھانا پڑا،

مصر مین جامعہ مصریہ کا خاص پرچہ نکلا ہے، یہی نام ہے، اس کے اڈیٹر سے خط کتابت کرو، اپنا پرچہ بھیجو اور مبادلہ کی درخواست کرو،

جلسہ سالانہ کے مختصر حالات اور ایڈریس عربی المؤید وغیرہ مین بھیجنا چاہیے تھا نہ بھیجا ہو تو اب بھیجو[1]،

مین الندوہ کے لئے کوئی مختصر سا مضمون بھیجتا ہون، شبلی، حیدرآباد، ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء

(۲۶)

عزیزی،

مین نے شرح نہج البلاغہ معتزلی[2] ندوہ کے لئے خریدی، جس کو ساتھ لاؤن گا، اس کے علاوہ

---

[1] المؤید مصر مین مکتوب الیہ نے بھیجا، اور اس نے خوشی سے دو نمبرون مین شایع کیا،

[2] ابن ابی الحدید المعتزلی،

متعدد کتابین بمبئی مین خرید کر کے، قاری میران شاہ سے بھجوائین، معلوم نہین پہونچین یا نہین، عقد[15] باقی رہ گئے تھے، وہ آج بھیجتا ہون، اس مین سے الہلال کا حساب صاف کردو، اور ایک اعجاز خسروی[1] مطبع نولکشور سے خرید لو، اور مصری جدید مطبوعات کے لئے رکھ لو،

مضمون کی یہان توقع نہین،

مین انشاء اللہ جلد آتا ہون، جدید اسٹاف کا انتظام کرنا[2] ہے، والسلام

شبلی، ۷ر فروری ۱۹۰۹ء، حیدرآباد،

(۲۷)

دونون پرچون مین تمھارا مضمون بہت اچھا نکلا[3]، اب تم کو تصنیفی سلیقہ آچلا، البتہ عبارت کی ابھی تک کمزوری باقی ہے، وہ بھی جاتی رہے گی،

یہ ممکن ہے، کہ تم کو مصر بھیجا جائے، اس لئے اگر تم کسی قدر انگریزی پڑھ لیتے تو تمھاری ترجیح کو کوئی شخص دبا نہ سکتا،

ہان شذرات ضرور ہونا چاہئے، شبلی، ۱۴ر فروری ۱۹۰۹ء

(۲۸)

سید سلیمان،

نفح الطیب مین ایک موقع پر مصاحف عثمانی اور اس مصحف عثمانی کا ذکر ہے، جو اُندلس بھیجا تھا، اور بڑی دھوم سے اس کا استقبال کیا گیا تھا، وہ مقام اگر تمکو یاد ہو تو وہ جلد آج نکال کر

[1] مصنفہ حضرت امیر خسرو در بیان صنائع وبدائع، [2] دار العلوم کے لئے، [3] الندوہ ج ۵ نمبر ۱۱ و ۱۲ مضامین ایمان بالغیب و تکرارات القرآن

میرے پاس بھیجدینا[1]، فہرست مضامین کتاب مین بھی اس کا ذکر ہے، شبلی، ۱- دسمبر ۱۹۰۹ء،

(۲۹)

عزیزی،

ا- روپیہ کے لئے لکھدیا ہے[2]، مولوی عبدالحیٔ صاحب دلوادین گے،

مصر جانے مین مشکلات ہین، چونکہ گورنمنٹ تک یہ مسئلہ جاچکا، اور بار بار جاچکا، اور جواب نہین آیا، اس لئے یہ قطعی ہے کہ مرضی نہین ہے، اب خود دارالعلوم کی طرف سے بھیجنا دانستہ مخالفت ہے[3]، خود اپنی طرف سے جاسکتے ہو، لیکن رخصت کا تعلق کیونکر رہے گا، اگر روپیہ ہو تو خود جاسکتے ہو[4] اور یہ ظاہر ہے کہ واپس آنے پر معقول جگہ مل ہی جائیگی،

چھ مہینہ مین وہان کیا پڑھوگے، شبلی، ۲۰ر اپریل ۱۹۱۰ء، الہ آباد،

(۳۰)

تمھارا کوئی خط نہین آیا، ناراض تو نہین ہو؟ بلاغۃ الغرب کے لئے نہ لکھا ہو[5]، تو اب لکھدو، اور الندوہ سے روپیہ لے لو، ضرور بھول نہ جانا، اس کی بہت ضرورت ہے،

یہان کوئی مین چندان کام نہین کرسکتا، لیکن یہ کیا کم ہے کہ جو اس پر جاتے ہین، وہان تو گرجنے والا تھا،

[1] مضمون علوم القرآن مین حوالہ کی غرض سے، یہ مضمون تہذیب الاخلاق امرتسر ج ا نمبر ۲ مین شایع ہوا اور مقدمہ مذکورہ کتاب مذکور ج ا صفحہ ۲۸۳ مین ہے، [2] بغرض مصارف صیغۂ تصحیح اغلاط تاریخی جس کا سکریٹری مکتوب الیہ بنایا گیا تھا، دیکھو ۱۳ و ۲۲ نیز ۱۰۹- [3] مکتوب الیہ دارالعلوم سے فارغ ہوکر گو دارالعلوم ہی مین ادب اور علم کلام کا مدرس ہو گیا تھا، لیکن خود مولانا کی اور بعض اعیان قوم کی راے تھی کہ مکتوب الیہ کو بغرض تکمیل، مصر بھیجا جائے، اس بنا پر اس کے متعلق گورنمنٹ سے خط کتابت کی گئی، [4] مکتوب الیہ نے لکھا تھا کہ چھ مہینے کی رخصت لیکر مین خود اپنی طرف سے مصر جانا چاہتا ہون، [5] ایک شخص نے مصر مین فرنچ لٹریچر کے عمدہ نمونون کا عربی مین ترجمہ کیا ہے، اس کا نام بلاغۃ الغرب ہے،

مولوی شروانی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ اُنھون نے میرے تمام خطوط محفوظ رکھے ہین،[1]

شبلی ۳۰ مئی ۱۹۱۰ء، کلکتہ،

(۳۱)

مسعودی نے کتاب التنبیہ والاشراف مین جہان جہان حصہ ہائے زمین کا نام لیا ہی آسیا، اورفا، اور افریقہ لکھا ہے، شاید مروج الذہب مین بھی یہ الفاظ آے ہون،[2]

تصحیحِ اغلاط کا کام غالبًا تم نے چھوڑ دیا، اور اس عذر سے کہ مولوی عبدالحی صاحب روپے نہین دیتے اتی خفیف رُکاوٹون سے کام رکا نہین کرتے،[3]

مین انشاءاللہ جلد آتا ہون، کیا کہون وہان کا پانی میرے لئے نہایت مضر ہے، یہان مین خوب کھاتا ہون،

شبلی ، ۲۰ جون ۱۹۱۰ء،

(۳۲)

عزیزی،

تمھارے مضمون تصحیحِ اغلاط پر اربابِ علی گڈھ کس قدر جلد چونکے، فورًا ایک کمیٹی قائم ہوئی اور مختلف کورسون کی جانچ کے لئے مختلف کمیٹیان قائم ہوگئین لیکن ندوہ کا ذکر نہین، بلکہ بیان کیا کہ یہ کام ہم پہلے سے کر رہے ہین، خیر کام ہونا چاہئے، کہین سے ہو، تاہم تمھارا دائرہ الگ ہی، وہ صرف

[1] مکتوب الیہ کو مکاتیب شبلی کے جمع کرنے کا خیال اسی زمانہ مین پیدا ہوا تھا (دیکھو ۹-۱۰) [2] مکتوب الیہ اس زمانہ مین "جغرافیہ اور مسلمان" پر عربی مین مضمون لکھ رہا تھا، اس سلسلہ مین معلوم ہوا کہ یاقوت رُومی نے معجم البلدان مین اسیا، یورپ (اورفا) کی اصطلاح لکھی ہے، یہ تعجب مولانا سے ظاہر کیا اُس کے جواب مین یہ ہی، [3] انگریزی کتابون مین اور کورس مین اسلامی تاریخ اور معلومات کے متعلق جو غلطیان ہین، ان کی تصحیح کا کام ندوہ کی زیرِ نگرانی کیا جائے، یہ کام ایک حد تک مکتوب الیہ نے انجام دیا،

گورنمنٹ کو مطلع کرین گے اور تم کو تصحیح سے تعلق ہے،

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کا خط آیا ہے کہ سید سلیمان تمھاری تربیت و تعلیم کا اصلی نمونہ ہین اس لئے وہ نماز نہین پڑھتے، شاید فجر کی نسبت ان کا الزام صحیح ہو، مخالفین کو کیون ایسا موقع دیتے ہو،[1]

تصحیحِ اغلاط کے لئے چندہ کی اپیل کرو، لوگ ضرور چندہ دین گے،

میری طبیعت اب تک صاف نہین، شبلی، ۱۶ - اگست ۱۹۱۰ء، اعظم گڈھ،

(۴۳)

عزیزی!

میرے کمرہ مین وہ مجموعۂ مسودات ہین، ان مین شعر العجم کا حصہ سوم بھی ہے، جسمین تیسرے حصہ کی تمہید اور فغانی، فیضی، عرفی، نظیری، طالب آملی، کلیم، صائب کی سوانحعمریان ہین، تمہید الندوہ مین بھی چھپ چکی ہے، مل سکے تو وہ پرچہ لے لینا، یہ سب مرتب کرکے رجسٹرڈ مع بیمہ علی گڈھ مطبع فیض عام مین منشی محمد علی سے بھجوا دینا، شبلی، ۵ - اکتوبر ۱۹۰۵ء،

(۴۴)

عزیزی!

یا تو سموم لکھنؤ مین جھلس رہا تھا یا یہان بہشت کی ہوائین آرہی ہین، تمام دن اور تمام رات اس قدر ہوا کے جھونکے آتے رہتے ہین کہ بیان نہین ہو سکتا شاید اب کی زیادہ رہون، ہان اب الندوہ یون چلتا نظر نہین آتا، پھر تم اپنے ہاتھ مین لو، جو شرطین پیش کروگے

---

[1] سبحانک ہذا بہتان عظیم،

منظور کرون گا، مجھ کو الندوہ سے کوئی غرض نہین، لیکن، وہ درحقیقت ندوہ کا ایک اعلان ہے،
اس کو مٹانا نہین چاہیے،

حماسۂ بحتری یہان ملا، نہایت گران ہے، انتخاب بھی اچھا نہین، لیکن پھر نایاب چیز تھی
اس لئے خرید ی،

وقف[1] کا معاملہ طول پکڑ رہا ہے، اور زیادہ قوت کے صرف کرنے کی ضرورت ہے، یہان پوری
کارروائی ہوگی، گو ایک گروہ مخالف بھی ہے، علمار نے کہین اختلاف نہین کیا، پشاور اور رام پور
کی رائین قانون کے متعلق آگئین،

غزلین ہورہی ہین لیکن پھیکی، کہان تک؟ آخر عمر اور سن کا بھی کچھ تقاضا ہے،

شبلی، ۲۹ر مئی ۱۹۱۱ء، بمبئی،

(۳۵)

عزیزی،

مجھکو شاید دیر ہوجائے، اس لئے رسالہ عربی[2] کی نسبت تاکید کرو، کہ چھپ جائے، پروف
کی تصحیح مولوی شیخ محمد صاحب سے بھی کراؤ،

ایک کاغذ اس خط مین ملفوف ہے، اس کو افضل صاحب کاتب کے پاس
بھجوا دینا، افضل صاحب کے پاس شعر العجم کے چار صفحون کی ترمیم رہ گئی ہے، وہ منگوا کر
مطبع مفید عام آگرہ مین بیرنگ بھجوا دینا،

[1] تحریک وقف اولاد، [2] جرجی زیدان کے تمدن اسلام کی تنقید بزبان عربی،

نوٹس مردم شماری نومسلمان[1]، زمیندار مین ضرور بھیجنا، اور اخبارون مین تو مین نے دیکھا،

شبلی، ۲۰-جنوری ۱۹۱۲ء

(۳۶)

سید سلیمان،

رُکن الدین[2] نے یہ تجویز پیش کی ہے، کہ الندوہ کے دو صفحے، طلبۂ قدیم ندوہ کیلئے خاص کردیئے جائین، اسکی سُرخی "طلبۂ قدیم دار العلوم" ہو اور اس کے ذیل مین طلبہ کے اپنے بھیجے ہوئے حالات یا خیالات درج ہون جس کا مقصد بڑا یہ ہوگا کہ تمام طلبہ مین یک جہتی اور اتحادِ خیالات اور ہمدردیِ ندوہ پیدا ہو،

شذرات مین اس کا ذکر کردو، اور اس پر اظہارِ مسرت کرو لیکن مین دیکھ لون تب مطبع مین بھیجو، رکن الدین کا کارڈ مرسل ہے، ان کا پتہ محفوظ رہے، شبلی، ۹ر فروری ۱۹۱۲ء،

(۳۷)

عزیزی سید سلیمان سلمہ،

ممکن ہے کہ مین آج کلکتہ چلا جاؤن، اس لئے ہدایاتِ ذیل پر عمل کرنا چاہیئے،

ا۔ مین نے نومسلمون[3] کی ایک مسل بنوائی ہے، کاتب سے لیکر ان لوگون کے کام اور

---

[1] بسلسلۂ حفاظت اسلام، نومسلم آبادیون کا نقشہ مطلوب تھا، اس زمانہ مین آریون کی شورش کی بنا پر مولانا نے مجلس اشاعت وحفاظت اسلام قائم کی تھی، جگہ جگہ خود دورہ کرتے تھے، اور دور کے مقامات مین واعظ بھیجتے تھے، مکتوب الیہ اس مجلس کا جوائنٹ سکریٹری تھا، آیندہ خطوط مین اسی تعلق سے اس کے متعلق ہدایات اور تذکرے ہین، دیکھو ۴۱-۴۲-۴۳ و ۴۴[3]،
[2] مولوی حکیم رکن الدین دانا ندوی، [3] دیکھو ۳۶،

اڈریس لکھ لو جن لوگون نے نومسلمون کے متعلق خطوط بھیجے ہین،

نومسلمون کے متعلق ایک اپیل جلی خط مین عبدالولی صاحب کے ہان چھپوا یا ہے، لیکن

ابھی انھین کے ہان ہے، وہ منگوا کر ان اشخاص کے نام ایک ایک دو دو پرچے بھیجدو،

ایک خط کا مسودہ کاتب کو دے آیا ہون، ہر اپیل کے ساتھ وہ خط بھی بھیجدو، میرے

دستخط کاتب صاحب لکھدین،

۲. اپیل مذکورۂ بالا کی تشو کا بیان میرے نام اس پتہ سے بھیجدو، شبلی میکلاوڈ اسٹریٹ نمبر ۱۳ کلکتہ

۳. ممکن ہے کہ میری ڈاک، ڈاکیہ باہر سے سیڑھیون پر پھینک جاتا ہو، اس لئے کاتب

صاحب سے کہدو کہ جب دروازہ کھولین تو دیکھ لیا کرین کہ خطوط وغیرہ تو نہین ہین، ڈاک جمع ہو تی

جائے پھر مین منگوا لون گا،

۴ طلبہ کا جو وفد باہر جائے ان کو خوب سمجھا دو کہ ہر جگہ انتخاب ڈیلیگیٹ کا جلسہ کرائے، یعنی

لوگ جمع ہون کہ سالانہ جلسہ کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب کرین، اور اخبارات انگریزی و اردو مین

اس کے متعلق بار بار چھپے، یہ نہایت ضروری کارروائی ہے، ہر جگہ ایسا مجمع (گو دو ہی چار آدمی جمع

ہون) باسانی ہو سکتا ہے،

۵ امام مالک کی مدونہ کے ساتھ ابن رشد کی کتاب فقہ مین چھپی ہے، نہایت عمدہ

ترتیب ہے، اور فقہ کی تمام کتابون سے افضل ہے، شبلی، ۱۰ مارچ ۱۲ء، الہ آباد،

(۳۸)

عزیزی، مین کل کلکتہ پہونچا، شاید دو تین دن قیام ہو، اشاعت کا کام بیان شروع

یہان شرع کرا دینا چاہتا ہون،

خطوط لوگون کے نام بھجوا دینا[۱]، غلط نامہ تیار کرکے مطبع مین دیدو[۲]، شکر ہے کہ ورنیکولر اسکیم کمیٹی[۳] مین پوری کامیابی ہوئی، مین نے جو یادداشت لکھی تھی، انگریز اور ہندو ممبر دونون نے حرف بحرف اس سے اتفاق کیا، اور اردو ناگری کی حالت مین آنے سے رُک گئی، ۱۵ مارچ کو پھر کمیٹی ہے،

شبلی، کلکتہ، ۲- مارچ سنہ ۱۹۱۲ء،

(۱۴۹)

عزیزی سید سلیمان صاحب،

اشاعت[۴] کے جوابات آرہے ہین، میری دانست مین خط ملفوف، اور اس کے ساتھ اور مطبوعہ کاغذات کے پمفلٹ بھیجو، چند لوگون نے استحسان اور ممبری قبول کی ہے، بہ از دیا درقم ممبری،

میان مسعود سے کہو کہ پچپش سے تنگ آکر یہان آگیا، یہان کی آب و ہوا بہت موافق ہے، اور مکان نہایت خوش منظر، اس لئے غالبًا اخیر ماہ تک رہون،

دس ماہوار پر مسلم گزٹ مین ایسے ابتدائی معلمون کی لئے اشتہار دیدو جو دیہات مین جاکر اُردو کی ابتدائی کتابین اور قرآن مجید پڑھا سکین،

صیغۂ اشاعتِ اسلام کے نام کی ابھی ضرورت نہین[۵]، آریہ بھڑکین گے، صرف میرا نام لکھدو،

شبلی، ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء، الہ آباد،

---

[۱] متعلق حفاظت اسلام، [۲] غلط نامہ الانتقاد، [۳] دیکھو ۹-۷-۹- ۱۳-۲۰ [۴] مجلس اشاعت و حفاظت اسلام [۵] مکتوب الیہ کی رائے تھی کہ صیغۂ حفاظتِ اسلام عیسائی مشنریون کے طریقہ سے بڑے پیمانہ پر ہو، مولانا کی تجویز تھی کہ کام آہستگی اور خاموشی سے کیا جائے،

برادر عزیز،

خط پہونچا آپ کے پروگرام کے ابتدائی حصے سے مین سردست متفق نہین، اسی پہلے پروگرام کو آپ کی چند رایون کے انضمام کے ساتھ بھیجتا ہون،

بڑے بڑے امرا ابھی شریک نہین ہون گے، بلکہ ایسے بڑے پروگرام سے بھڑکین گے، ان سے استفسار کرنا اور ناکامیاب ہونا دل شکستہ کر دیگا، اس لئے ابھی بہت اونچا نہ دیکھئے، اگر مارچ مین اس کا ابتدائی اجلاس کہین منعقد ہو جاتا تو رستہ نکلتا،

غلام حسین عارف کو خاص طرح پر لکھنا چاہئے، شاید کلکتہ مین انتظام ہو سکے،

لکھتے ہو کہ لوگ میرے نام کی تکرار سے گھبرا گئے [۱]، بھائی یہ کاغذات دو برس سے چھپے پڑے ہین، بیسون ضروری فرائض آنکھ سے دیکھتا ہون اور زبان سے ہر وقت ہائے پکارتا ہون، اسی اشاعت کے متعلق الہلال مین خط تک چھپوا دیا، جب کوئی نہ کرے تو کیا کرون، والسداب نام و نمود اور افسری کا شوق نہین، کوئی کرے، اس کے ساتھ ہون اور پیرو بن سکتا ہون،

روپیہ مولوی فضل الرحمٰن سے جمعہ کی تعطیل [۲] کے متعلق جو جمع ہے، اس مین سے بطور قرضہ کے لو حساب درست ہے مین آکر ادا کر دون گا،

یہان ذرا صحت اچھی ہے، اس لئے مقیم ہون، عبد السلام آجائین تو آجاؤن کہ ان کا یہان

---

[۱] ندوہ کے دیگر کارکن ہر کام کی ابتدا ان کے نام سے دیکھ کر جلتے تھے، اس لئے مکتوب الیہ کی رائے تھی کہ دوسرے لوگون کے نام سے کام کیا جائے کہ ان کی برہمی زائل ہو، [۲] سرکاری دفاتر مین نماز جمعہ کی تعطیل کے لئے مولانا نے تحریک شروع کی تھی، اس کے فنڈ کی طرف اشارہ ہے، (دیکھو ۹-۱۰۴)،

آنا دقت طلب ہے،

کلکتہ، پٹنہ، بھوپال، رام پور مین اشاعت کے کاغذات کیا بہت کم گئے؟ پرنس ارکاٹ کو انگریزی خط لکھوا کر اس کے ساتھ کاغذات بھیجو، غلام احمد خان[1] کو خاص طرح پر لکھو، خود اپنے دستخط سے بھیجو اور جنٹ سکریٹری اشاعت اپنا نام لکھو،

تم کہتے ہو کہ بجائے اپنے مشیر حسین، یا نواب علی حسن خان کا نام لکھون، وقفِ اولاد کے متعلق ابتداءً مین نے خود اشتہار دیا تھا، کہ جو چندہ بھیجا جائے، منشی احتشام علی کے پاس بھیجا جائے، صرف ۸ ان کے پاس آئے تھے، پھر اچھے صاحب[2] کے نام سے انگریزی کاغذات بھیجے، ایک شخص نے الٹ کر جواب نہین دیا، مشیر حسین[3] وغیرہ کا نام لکھ کر دیکھ لو، ایک درجن آدمی بھی جواب نہ دین گے، تجربہ کرو تو معلوم ہوجائیگا، تم سمجھتے ہو کہ مین اپنے نام کے لئے ہر کام مین اپنا نام رکھتا ہون، لیکن سب تجربہ کر کے، ایسا کرنا پڑتا ہے،

منشی احتشام علی صاحب نے بار بار دار العلوم کے معاملہ مین ڈائرکٹر اور انسپکٹر سے خط کتابت کی، جواب تک نہ آیا، جمعہ کی تعطیل کا رزولیوشن، نواب علی حسن خان کی طرف سے ہز آنر کے پاس بھیجا گیا، ابھی تک جواب کا پتہ نہین، اچھے صاحب شکایت کرتے تھے،

چونکہ ایک غلط خیال جمتا جاتا تھا، مجھکو طول دینا پڑا، تمھارا مسودہ مین نے پسند نہین کیا، اشاعتِ اصلاح کو حک واصلاح کے بعد بھیجتا ہون، دو ہزار یا زیادہ چھپوالو، اور بڑا خط

---

[1] نواب غلام احمد خان کلامی مدراس [2] سید رشید الدین صاحب لکھنؤ، عزیز خاص نواب علی حسن خان صاحب

[3] مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا،

بھی، لیکن باریک کاغذ پر اس قدر دبیز نہین، شبلی، ۲۳ جنوری ۱۹۱۳ء، الہ آباد،

(۴۱)

عزیزی،

ارادہ ہے کہ اخیر ماہ تک یہان رہون، پھر دورہ کو اُٹھون، دورہ ہی مین گرمیان آجائینگی اور سفر کا سرا[1] بمبئی سے مل جائیگا، اس لئے رکشا پر جو نوکر ہے اس کو اس مہینہ کے جتنے دن تک رہا ہے تنخواہ دیکر علحدہ کردو،

انگریزی معلومات کو دیکھ لیا[2]، سب گودڑ ہے، ان کے ترجمہ پر وقت اور روپیہ ضایع کرنا بے فائدہ ہے، منشی انعام الرحمٰن کی نیک مزاجی، پابندیٔ وقت، لیاقتِ ترجمہ سے مین بہت خوش ہون لیکن اب کوئی کام نہین، ۱۵ فروری ۱۹۱۳ء سے ان کا تعلق نہ رہے گا، ان کو مطلع کردینا چاہئے[3]،

عبد السلام کو لکھو کہ وہ چھ مہینے کی رخصت لین اور موجودہ رخصت ختم کرکے میرے پاس آجائین، سفر مین بھی مین ان کو ساتھ رکھون گا،

تاریخ خمیس کی دوسری جلد بھی بھجدو،

تم اب کیا کر رہے ہو، اگر اور کوئی کام نہ ہو تو اب دوسرے حصہ کے اجزا لے لو[2]،

ارکان کے پاس خطوط کی نقل گئی یا نہین[4]، شبلی، الہ آباد، ۵ فروری ۱۹۱۳ء،

(۴۲)

برادرم، دیکھا! پانسو[5] اشتہارات اور کل ۲۰-۲۵ جواب، انھین باتون کو مین دیکھ رہا تھا، خیر اب

[1] متعلق سیرت، [2] یعنی سیرت نبوی کے، [3] متعلق واقعۂ میر عبد الکریم مدرس دار العلوم، [4] متعلق اشاعت

تو پیچھے ہٹنا نہین ہے، زنہار اس رسید ہی سے کام نہ لو ورنہ شاہ سلیمان اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فوراً آکر ہاتھ پکڑ ین گے، اور کچھ کرنے نہ دینگے[1] ندوہ سے بالکل آزاد رہنا چاہیے، ایک "مؤتمر دینی عمومی"، کا مسودہ لکھ کر چھپنے کو دیدیا ہے، وہ اصل اسکیم ہے جس پر چلنا ہے، آجائے تو بھیجدونگا جن لوگون کے جواب قبولِ ممبری کے آئے ہین حسب ذیل ہین،

سید عبدالودود بریلی، الطاف حسین وکیل عدالت منصفی ایٹہ، خان بہادر فخر الدین، بانکی پور، آنہ فنڈ[2] نے تو مجھ سے کہا تھا، کہ ۱۲ فروری کو تمام مساجد مین مکاتب کھل جائینگے، یہ ایک مہینہ کی بات ہے، پھر آپ کی تحریک کے کیا معنی؟

کارڈ کا نقشہ بعد اصلاح مرسل ہے،

ہان مولوی ناصر حسین صاحب کی کتاب فوراً بھجوادو، شبلی، ۷- فروری ۱۹۱۳ء،

(۱۴۳)

عزیزی،

(۱) تم عرب بائدہ، یا عرب کی ان مہذب سلطنتون کے پیچھے نہ پڑو،[3] جو یمن، شام وغیرہ مین قائم تھین، ان کے متعلق چند صفحات مین اجمالی بحث کافی ہو گی، تمام کوشش، نجد، حجاز، یثرب کے متعلق معلومات کے جمع کرنے مین صرف کرنی چاہیے، تم انھین مقامات کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچاؤ، آبادیِ کعبہ اور حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام کے واقعات مین جس قدر تفصیل مل سکین محقق، وہ تلاش کرو،

لہ ندوہ کی طرف سے جناب شاہ سلیمان صاحب وغیرہ نے اشاعت کی رسیدین چھپوائی تھین مکتوب الیہ نے چاہا تھا کہ ان رسیدون کو کام مین لائے، ۲ لکھنؤ کی ایک مجلس جو مساجد کا اہتمام کرتی تھی ۳ سیرت کے لئے بطور مقدمہ کے عرب جاہلیت کی تاریخ کی ضرورت تھی، اسی کے متعلق یہ ہدایت ہے، اسی مقدمہ کو بڑھا کر مکتوب الیہ نے ارض القرآن کر دیا ہے،

۲۔ عبد الوہاب نجدی کی کتاب الہدی النبوی کے چند صفحات کی نقل بھیجو، تو مین اس کے متعلق رائے قائم کرکے اس کی نقل کی اجازت دون،

۳۔ تاریخ الاسلام لابراہیم بن عبد اللہ کی جو عبارت تم نے نقل کی ہے، اس مین کوئی نئی بات نہین، یہ باتین اور کتابون مین مذکور ہین، صرف بھیو دسے جزیہ نئی بات ہے، لیکن اس کا ثبوت نہین[1]

شبلی، ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء، لکھنؤ،

(۴۴)

عزیزی،

جن انگریزی کتابون کو لکھا ہے، ان کو بے تکلف خرید لو، اور مجھکو قیمت لکھ بھیجو، کہ بھیجدون، لکھنؤ مین جب آؤگے تو غریب خانہ حاضر ہے،

سیرۃ شامی فی الواقع سب سے بڑی اور محققانہ کتاب ہے، لیکن افسوس کہ ملتی نہین، عماد بن کثیر کی تاریخ کا پتہ لگاؤ، وہ بھی نہایت محققانہ او مجتہدانہ ہے، عبد الوہاب نجدی کی سیرۃ کی نقل تم نے نہین بھیجی، دولابی کے دو چار صفحے بھیجدو[2]،

اشرار ۔۔۔ کا جواب لکھنا ضرور ہے، ان منافقین نے ایک طرف تو حکام مین یون سرخروئی پیدا کی کہ مولوی عبد الکریم کی معطلی[3] پر ہم نے لوگون کو آمادہ کیا، اور مجاراٹی حاصل کی،

---

[1] یہ دونون کتابین بانکی پور کے کتبخانہ مین ہین، [2] یہ کتابین بانکی پور کے کتبخانہ مین ہین اور سیرۃ کے متعلق ہین، مکتوب الیہ نے انکی اطلاع دی تھی، [3] مولوی عبد الکریم، دار العلوم کے ایک لائق مدرس تھے، مولانا کے بعد الندوہ کی اڈیٹری مقامی ارکان نے انکے سپرد کی تھی، جس کے وہ حقیقت مین اہل تھے، اسی اثنا مین اخیر جنگ طرابلس کے زمانہ مین جبکہ مسلمانون کے جذبات بے انتہا برافروختہ تھے، الندوہ ج ۹ نمبر ۲ مین جہاد پر ایک غیر مآل اندیشانہ مضمون لکھا، جو گواس وقت کے عام جذبات اسلامی کے مطابق تھا، لیکن احکام اسلامی کے مطابق نہ تھا، مولانا نے مقامی ارکان کے مشورہ سے مولوی عبد الکریم کو چند روز کے لئے معطل کر دیا اور ڈپٹی کمشنر کو ندوہ کی برأت کی اطلاع دیدی، عام اخبارات مین اس کے متعلق بڑی شورش مخالفین کی طرف سے پھیلائی گئی، اسی واقعہ سے عام برہمی کی ابتدا، اور آخر استعفا تک نوبت پہونچی ہے، دیکھو ۱۴۱-۲،

دوسری طرف مجھکو قوم مین سخت بدنام کیا، اور ہر جگہ اپنی برات کا ڈھنڈورا پیٹتے ہین، اور یہ سب کو یقین دلایا کہ ہم نے جو کچھ کیا شبلی کی دھمکی سے کیا،

افسوس ہے کہ مین اب تک صحیح نہین ہوا اور خود اپنے ہاتھ سے خط نہین لکھ سکتا،

شبلی نعمانی بقلم عبدالسلام، بمبئی،

(۴۵)

عزیزی،

سلام مسنون، تم کو مفصل خط لکھا تھا، افسوس نہین پہونچا، تعلیم[1] کے تعلق کرکے پوچھنا کیا! اگر جائز ہے تو عارضی اور مستقل دونون اور ناجائز ہے تو دونون، بہرحال آپ کو جو پسند ہو مین کیونکر اس کو ناپسند کر سکتا ہون،

اجزائے تیار شدہ مسودہ یا صاف جو کچھ ہو رجسٹرڈ بلکہ بیمہ کرکے بھیجدیجیے[2]،

یہان لکھنؤ کی بہ نسبت غذا دونی ہے، لیکن ضعف نہین جاتا، پھر بھی بہت غنیمت ہے،

کندی[3] کی کتاب ولاۃِ مصر عمدہ چھپی اور مین نے لے لی ہے،

شبلی، ۹ رجون ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۴۶)

عزیزی، افسوس ہے، تم کو میرے خطوط نہین ملتے، تم نے جو کچھ لکھا ہے، رجسٹری اور بیمہ

---

[1] مکتوب الیہ الہلال کے اڈیٹوریل اسٹاف مین داخل ہو گیا تھا [2] سیرت کیلئے تاریخ عرب اور پیغمبرِ اسلام[ؐ] کے دور پر جو کچھ مکتوب الیہ نے لکھا تھا، دیکھو مکتوب ۴۸ و ۴۹، [3] عبدالحکیم کندی، حکامِ مصر کی از ابتدائے فتح تا زمانۂ مصنف تاریخ ہی معتبر اور قدیم تصنیف ہے

کرا کے بھیجدو یعنی مصنفینِ یورپ، اور عرب قبل اسلام پر، اب مین عنقریب شروع سے مکمل کر دینا چاہتا ہون کہ چھپنے کے قابل ہوتا جائے، غزوات پر مفصل ریویو لکھ رہا ہون،

افسوس ہے، اس دفعہ یہان بھی اچھا نہین رہتا، ملیریا کی شکایت رہتی ہے،

شبلی، بمبئی، ۱۵ جون ۱۹۱۳ء

(۴۷)

عزیزی،

افسوس ہے تمھارے پاس کوئی خط نہین پہونچا، متعدد خطوط تم کو لکھ چکا، ایک کا جواب نہین آیا، خیر مختصر یہ ہے کہ جو کچھ تم نے سیرۃ کے متعلق لکھا ہے، یعنی مصنفینِ یورپ پر ریویو، اور عرب قبل اسلام وہ رجسٹرڈ اور بیمہ کر کے بھیجدو،

تم سے خط کتابت رہتی تو بہت سی باتین لکھنی تھین، شبلی، ۲۲ جون ۱۹۱۳ء

(۴۸)

عزیزی،

تم نے کعبہ کی تعمیر اور ذبیح[۱] کے متعلق کچھ نہین لکھا، قرآن مجید مین فبشرناہ بغلام حلیم جہان ہے، اس سے ہر شخص نے حضرت اسحاقؑ کو مراد لیا ہے، کیونکہ بشارت کا لفظ انھین کے متعلق دوسرے مواقع مین آیا ہے، اور اسی آیت کے بعد یہ آیت ہے فلما بلغ معہ السعی الخ اس لئے اس سے بھی حضرت اسحاقؑ مراد ہو سکتے ہین، اس کا کیا جواب ہے؟

---

[۱] یعنی حضرت اسماعیلؑ و اسحاقؑ مین سے ذبیح کون تھے،

صفۃ جزیرۃ العرب[1] کہان سے ہاتھ آئی، سوسائٹی[2] مین ہو تو دریافت کرو،

قبل عرب کے حالات مرتب ہو جائین تو کتاب کا نصف حصہ یعنی وفات تک کے حالات تیار ہین

ندوہ کے متعلق تم نے مطلق خاموشی اختیار کی، حالانکہ اب تم آزاد ہو،

شبلی، بمبئی، ۱۸، جولائی سنہ ۱۹۱۳ء،

(۴۹)

عزیزی،

اب مین الہ آباد جانا چاہتا ہون، غالباً ایک آدھ ہفتہ یہان اور رہون،

سیرۃ کا پہلا حصہ گویا ختم ہو گیا ہے، غزوات پر ایک مستقل باب اخیر مین لکھا ہے، اور

تمام غزوات ایک خاص سلسلہ مین آگئے ہین، بہت سی باتین نئی ہاتھ آئین،

عرب کا مضمون تمھارا واپس بھیجدون گا، انگریزی مواد مین بعض چیزین نئی ملین،

حضرت اسمٰعیل ع کے متعلق ایک انگریز نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے، اور تمام مباحث پر فیصلہ لکھا

ہے، ثابت کیا ہے کہ وہ نہ ذبیح تھے، نہ مورث عرب[3] قرآن مجید پر ایک مستقل تصنیف ملی[4]،

ارادہ ہے کہ دو تین مہینہ مین ابتدائی اجزا مطبع مین بھیجدون،

سیرت کے متعلق جو عام امور ذہن مین آئین یعنی کن کن امور پر زیادہ توجہ کیجائے وغیرہ وغیرہ

ان کو وقتاً فوقتاً جب جو بات ذہن مین آئے لکھ بھیجا کرو،

شبلی، بمبئی، ۲-اگست سنہ ۱۹۱۳ء،

[1] ابن الحائک الہمدانی الحمیری کا جغرافیۂ عرب ہے، مصنف چوتھی صدی کا آدمی ہے، [2] ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ [3] دیکھو مکتوب ۵۲، ۵۵، ۵۷ نیز جلد ۱، ۶۱، [4] دیکھو مکتوب ۵۷،

(۵۰)

عزیزی،

تمھارے ایک خط سے معلوم ہوا تھا کہ جغرافیۂ بطلیموس، جغرافیہ فارسٹر، اور جدید سیاحت نامہ ہائے یمن؛ وہان انگریزی دوکانون پر مل سکتے ہین، بطلیموس کی قیمت دریافت کرو، اور باقی کتابین ویلو بھجوادو، مولوی ابوالکلام صاحب آج کل لکھنؤ مین ہین، ندوہ کی حالت دیکھکر بہت متاسف ہین، کہ اسقدر جلد کیونکر یہ حالت ہوگئی، مسٹر مظہرالحق گئے تھے بہت بر اثر لیکر آئے، لڑکے تو اس قدر غمزدہ ہین گویا ماتم کدہ مین ہین، لیکن پھر وہی تقدیر،

شبلی، ۱۳۔ اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۵۱)

عزیزی،

کارڈ پہونچا، سیرت کی جو کتابین تمھارے ہان ہون ان کو بھیجدو، خصوصاً الرحلۃ الحجازیہ[۱] کی ضرورت ہے مضمون مین اضافہ کرلو، لیکن اندازِ تحریر بدلنے نہ پائے یعنی جوڑ معلوم نہ ہو،

مضامین کے سلسلہ کے متعلق امورِ ذیل ملحوظ رکھنے چاہئین،

۱۔ مختلف اخبار مین شایع ہون،

۲۔ مختلف النوع ہون، بعض ظرافت اور لطافت آمیز، بعض بالکل سنجیدہ، بعض کھلے خطوط بنام..

........ان خطوط مین بالکل سادہ اور بے غرضانہ انداز سے یہ بتانا چاہئے، کہ ندوہ کو ترقی دینے کیلئے حسب ذیل چیزین ضروری ہین،

---

[۱] یعنی خدیو مصر کا سیاحت نامۂ حج، خود خدیو کے ایک درباری نے لکھا ہی، مصنف نے کتاب مولانا کے پاس ہدیۃً بھیجی تھی،

دائرۂ اثر، قوت تقریر یا تحریر، اطراف ملک کا دورہ، احباب پر اثر، ریاستون سے تعلقات مولوی محمد علی صاحب نے سب سے پہلے بذریعہ وحید الزمان خان وقار الامراء سے سو روپیہ مقرر کرائے، پیری مریدی کی وجہ سے ان کا اثر تھا، شبلی نے بھوپال، رامپور، آغا خان سے اپنے اثر کے ذریعہ سے کام لیا اب آپ کس طریقہ سے ندوہ کو ترقی دین گے، ان مین سے کون سا طریقہ آپ اختیار کر سکتے ہین،

یہ خط اس طرح کا ہونا چاہیئے کہ ذرا بھی کنایہ اور تعریض نہ ہو بلکہ اس طریقہ پر ہو کہ ان کو جواب دینا لازمی ہو جائے،

۲- سب سے مقدم یہ ہے، کہ جلسۂ انتظامیہ جس نے یہ کارروائیان کی ہین، اسکی سخت بے قاعدگی دکھائی جائے حسب ذیل،

(۱) دستور العمل مین قاعدہ ہے کہ ہر فیصلہ طلب امر پندرہ دن پہلے ارکان کے پاس پہونچ جائے اور ان کی تحریری رائین منگوائی جائین، شبلی نے استعفا جو بھیجا وہ جلسہ سے صرف چند روز پہلے، اس لئے وہ پندرہ دن قبل، ارکان کے پاس کیونکر پہونچ سکتا تھا،

(۲) دستور العمل کے رو سے ناظم کا تقرر جلسہ عام کی منظوری کے بعد ہو سکتا ہے، تنہا جلسہ انتظامیہ نے کیون کر ان کو ناظم بنایا، اور کیونکر ان کو اختیارات حاصل ہو گئے،

۳- جدید انتظام مین تمام معتمدیان توڑ دی گئین، لیکن یہ تجویز ارکان کے پاس مطلق نہین بھیجی گئی، عین وقت پر مولوی عبد الحیٔ صاحب نے پیش کی اور منظور ہو گئی، یہ کیا طریقہ ہے، اور کیونکر جائز ہو سکتا ہے، اسی طرح اکثر امور ارکان انتظامی کے پاس بالکل نہین بھیجے گئے تھے، اور جلسہ نے طے کر دیئے باوجود تمام مخربات کے چند باتین خود بخود مفید بھی نکل آئین، ہڈ ماسٹر نے دوسری جگہ تعلق کر لیا،

اور سرِ دست چھ مہینہ کی رخصت لی، پھر غالباً مستعفی ہو جائیگا، اس سے انگریزی کا جو بحث نقصان تھا رفع ہو جائیگا، مولوی عبد اللہ صاحب کے اختیارات وسیع ہوئے اور ..... کے استعفا سے ہر ہر کام مین رکاوٹ جاتی رہی، ...... اس قدر بدمغز اور متفرعن نہین ہے،

معتمدیون کے ٹوٹ جانے سے اتنا فائدہ ہوا کہ بہرحال قوت ایک جگہ ہو گئی، یہ دوسری بحث ہے کہ اس وقت انجمن خراب ہے لیکن کوئی کام کا آدمی منتخب ہو گا تو کام مین رکاوٹ نہ ہو گی، ورنہ معتمدین کا ہٹانا بہت مشکل تھا،

غزوات کا پلین نہایت مرتب مسلسل اور صاف ہو گیا ہے، تمام سرایا چند خاص قبائل سے تعلق رکھتی ہین جو قریش کے حلیف تھے یا جن کے پیشۂ غارتگری کو نقصان پہونچتا تھا، اور مراحل بھی اچھی طرح طے ہو گئے ہین، حضرت اسمٰعیل عؑ کے متعلق ایک انگریزی کتاب ہاتھ آگئی ہے جو محض اسی بحث پر ہے، کہ عرب ان کے خاندان سے نہین ہین، اور نہ وہ ذبیح تھے[1]،

مذہب کے اصول کے متعلق انگریزی تصنیفات مہیا کر لی ہین، ایک کتاب صرف اصولِ الحاد پر ہے، اور ایک اس کے رد مین، ایک خاص انجیل کے رد مین ہے، کہ اس کی تعلیمات بالکل غلط ہین،

عربی مین ایک کتاب ہاتھ آئی ہے جسمین اصول فقہ اسلام کا، رومن لا اور موجودہ قوانین سے مقابلہ کیا ہے، بہرحال مواد بقدر کافی مہیا ہو گیا ہے، کام لینا باقی ہے،

علالت کی وجہ سے ہر روز دو گھنٹہ سے زیادہ کام نہین کر سکتا، تمھارے چلے جانیکا افسوس ہے، تم ہوتے تو لائف کے علاوہ کتاب کے اور حصے ساتھ ساتھ ہوتے جاتے، ان حصون کو تم اچھی طرح لکھ سکتے،

---

[1] مولانا نے اس مسئلہ پر سیرت نبوی مین بہ تفصیل بحث کی ہے،

کان[۱] پور کے واقعہ نے لکھنؤ وغیرہ مین سخت ہیجان پیدا کر دیا ہے،

شبلی، ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء،

(۵۲)

عزیزی،

تم نے خود لکھا کہ سیرۃ کی کتابین کچھ میرے پاس رہ گئی ہین کہئے تو بھیجدون، اب بار بار لکھتا ہون کہ بھیجدو تم خبر بھی نہین ہوتے،

سیرت اس حد تک آگئی ہے، کہ ابتدائی اجزا طبع مین بھیجدون، لیکن سخت متردد ہون کہ کہان بھیجون، چھاپہ والون پر مطلق اعتماد نہین، برسون لگاوین گے، ٹائپ کے متعلق ابھی تک تسلی نہین کہ لوگ پسند کرین[۲] گے،

اگر ٹائپ کی راے قائم ہو جاتی تو وہین[۳] آکر قیام کرتا،

غزوات پر آخر مین ایک تبصرہ لکھا ہے جو ۲۰ - ۲۵ صفحے ہین، اور غالبًا کامیابی سے لکھا گیا ہے،

کان پور کے واقعہ پر ایک مختصر سی نظم لکھ کر زمیندار مین بھیجدی ہے، دیکھنا،

ڈاکٹر اسپرنگر کی جرمنی کتاب[۴] یہان ہے، ایک پارسی جو فرنچ، جرمن، انگریزی کا ماہر اور عربی فارسی سے آشنا، اور فارسی کا نہایت شائق، اور اردو بخوبی جانتا ہے، مجھ سے دوستانہ ملتا ہے، کتاب اس نے لاکر میرے ہان رکھدی ہے، اور کہا ہے کہ کبھی کبھی آکر سناؤن گا، اس نے شعر العجم کو بہت

[۱] واقعۂ انہدام مسجد کان پور، [۲] جس کتاب کے چھپنے کے آیندہ تذکرے اور مشورے ہین، وہ یہی سیرت کے ابتدائی اجزا ہین،

[۳] یعنی کلکتہ مین، [۴] لائف آف محمدؐ،

غور سے پڑھا ہے، اور اس کے ایک حصہ کا ترجمہ کرنا چاہتا ہو، افسوس ہے کہ رنگون میں ملازم ہے، اس لئے اکتوبر میں یہان سے چلا جائیگا،

بکہ کی تحقیق کے لئے عبرانی توراۃ کی ضرورت تھی، ایک قابل یہودی مل گیا ہے،

اڈریانوپل کی واپسی کا مادۂ تاریخ قالوا تلك بضاعتنا[1] نکلا، تین چار حرفون کا تعمیہ ہے، سنہ عیسوی نکلتا ہے،

ایک نہایت اُستاد آرٹسٹ یہودی نے (جو اب مسلمان ہے) اپنی خواہش سے میری تصویر ہاتھ سے کھینچی ہے، ابھی پوری طیار نہین ہوئی، آجائے تو اس کا فوٹو لیا جائے[2]،

ٹرکش نائب سفیر (جو سر دست قائم مقام سفیر ہے) نہایت معقول ترک ہے، اس سے اکثر ملاقات ہوتی ہے، لیکن لطف یہ ہے کہ وہ اردو فارسی، عربی کوئی زبان نہین جانتا، تاہم اس سے ملنے کو جی چاہتا ہے، جب وہ نہین آتا تو خود ملنے کو جاتا ہون، اس نے خواہش کی کہ مین اپنا فوٹو اس کے ساتھ لون، مین نے منظور کیا، مجھکو تصویر سے دلچسپی نہین، لیکن ایسا انکار بھی نہین،

اغانی مع فہرست جدید لے لی ہے، خصائص ابن جنی کے چھپوانے کا انتظام ہو رہا ہے[3]،

شبلی، ۲۲- اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

---

[1] پوری آیت یہ ہے، قالوا تلك بضاعتنا ردت الینا ہمارا یہ سامان ہے ہمکو پھیر دیا گیا، یہ اس موقع کی آیت ہے جب حضرت یوسف عم کے بھائی مصر سے غلہ خریدنے جاتے ہین، اور قیمت مین اپنے سامان دیتے ہین، حضرت یوسف عم کے حکم سے ان کا سامان غلہ کی بوریون مین چھپا کر واپس کر دیا جاتا ہے، گھر آکر جب وہ اسباب کھولتے ہین تو سامان نکل آتے ہین تو وہ خوشی مین کہتے ہین کہ "یہ ہمارا سامان ہے ہمکو پھیر دیا گیا"، اڈریانوپل کی واپسی کے لئے اس سے مناسب تر مادۂ تاریخ نہین ہو سکتا،

[2] یہ تصویر پیرس کی نمائشگاہ ۱۹۱۳ء مین دوسرے نمبر پر ٹھہری، مصور بمبئی کا تھا، رحیم بے نام ہے،

[3] یہ کتاب عربی زبان کا فلسفہ ہے، مولانا نے اس کا قلمی نسخہ مصر سے نقل کرا کے منگوایا تھا، یہ نسخہ ندوہ کے کتبخانہ مین ہے،

(۵۳)

سلام علیک، کارڈ پہونچا، اب یہان سے روانہ ہوتا ہون، لیکن لکھنؤ غالباً مہینہ بھر کے بعد پہونچون،
اخبارات مخالف میرے پاس نہین آتے، وہ کیونکر ماتم کر رہے ہین، یعنی کس پہلو سے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہین،

ہان وحید الدین[1] لکھنؤ سے تشریف لے گئے اور اودھ اس کثافت سے صاف ہو گیا، اخبارات مین بھی یہ ذکر آگیا ہے حقیقت مین اودھ نجاستون مین آلودہ ہو رہا تھا، حریت اور آزادی سے بڑھکر کوئی چیز نہین، لیکن سفاہت اور حریت مختلف چیزین ہین،

رباعی متعلق واقعۂ کانپور،

گفتی کہ وضوخانہ بہ تعظیم نیرزد   زان روے کہ آن خانہ نہ مسجد نہ کنشت است
ما بندۂ فرمان تو ہستیم ولیکن   معشوق من است آنکہ بہ نزدیک تو زشت است

شبلی، از بمبئی، ۲۷، اگست ۱۹۱۳ء،

(۵۴)

عزیزی،

مین تو ٹائپ کے بارہ مین تم سے متفق ہون لیکن عام پبلک تو ابتک چشم آشنا نہین،
مولوی ابو الکلام صاحب سے کہو کہ چھپائی کا بہتر سے بہتر نمونہ، بہتر سے بہتر کاغذ پر ایک صفحہ چھپوا دین،

---

[1] مولانا کے استعفا پر پہلے گورنمنٹ کے حکم سے وہ مسلم گزٹ کی اڈیٹری سے علیحدہ کر کے لکھنؤ سے باہر گئے، وہ اس وقت مولانا کے خلاف اپنے اخبار مین ایسے مضامین لکھ رہے تھے جو تہذیب سے باہر تھے،

طبقات الامم مین قلمی اور مطبوع دونون دیکھ چکا ہون بہت عمدہ کتاب[1] ہے،
اسمٰعیلؑ والی تصنیف بھیجدیتا[2] لیکن عین اسی وقت اس کا کام ہے، مصنف معمولی درجہ کا ہے،
سید صاحب کے خطبات سے بھی تعرض کیا ہے، محقق نہین بلکہ پادری ہے، البتہ کتاب بڑی ہی، اس لیے
غالبًا مواد زیادہ ہوگا، مین نے اس کو پڑھوا کر سنا نہین،
آج کل مین یہان سے روانگی ہے، غالبًا الہ آباد مین قیام ہو، اور وہین سے چھپنے کا بندوبست
کیا جائے، یہان بعض انگریزی لیتھو کے مطبع ہین، آج ان کو دیکھنا ہے،
فوٹو کی ایک ہی کاپی میرے پاس ہے[3] اور اس پر سفیر ٹرکی کے دستخط ہین کہ اس نے یہ فوٹو
مجھکو دیا ہے،

شبلی، ۲۹ر اگست ۱۹۱۳ء،

(۵۵)

عزیزی،

ایک خیال یہ ہوتا ہے کہ بطور مسودہ کے پچاس صفحے نہایت عمدہ کاغذ پر ٹائپ مین چھپوا لون
اور وہ مجلد ہو کر گران قیمت پر بکے، اگر یہ اندازہ ہوا کہ ٹائپ بھی چل سکتا ہے، تو دوسرا اڈیشن بھی ٹائپ
مین چھپے، ورنہ لیتھو، اس کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے، مولوی ابوالکلام صاحب کی رائے بھی لکھو،
حضرت اسمٰعیلؑ والی کتاب پڑھوا کر سنی، نہایت عامیانہ کسی پادری کی تصنیف ہے، سید صاحب
کا رد پندرہ صفحون مین لکھا ہے، لیکن محض ایشیائی طریقہ کا طعن و تشنیع، قرآن مجید پر جو کتاب نکلی ہے،

---

[1] قاضی ابن ساعد اندلسی المتوفی [illegible]ھ کی تصنیف عربی زبان مین علوم کی تاریخ پر ہے، شروع سے ہندوستان، ایران، بابل، یونان، روم، مصر، بنی اسرائیل کے علوم و تصنیفات کی الگ الگ تفصیل ہے، پہلے بیروت مین اور اب مصر مین بھی چھپ گئی ہے، [2] دیکھو مکتوب ۵۱، [3] دیکھو مکتوب ۵۳، مکتوب الیہ نے مانگا تھا،

وہ اگرچہ اعتراضات سے پُر ہے، لیکن سب ایک ہی جگہ مل جاتا ہے،

شبلی، ۷، ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء،

(۵۶)

عزیزی،

سلام شوق مسعود اگر پریس کرتے ہین، تو مین ہر طرح اعانت کے لئے موجود ہون، سیرت بھی یہین چھپ سکتی ہے لیکن اس کا اطمینان ہونا چاہیئے، کہ میری کتاب پہلا تختۂ مشق نہ بنے، وہ کمپنی بنا لین اور متعدد حصہ دار پیدا کرین،

مین پریس کے سرمایہ مین بھی شرکت کرسکتا ہون، گو اس کے نفع سے غرض نہین، ایک عمدہ پریس جس سے قدیم نادر تصنیفات شایع کی جائین، ایک اہم مقصود ہے، یورپ کی نادر مطبوعات کو بھی دوبارہ طبع کرسکتے ہین،

سنا ہے کہ ناظم حال و منشی احتشام علی، ندوہ کی مالی ترقی مین کوشش کر رہے ہین، اور گورنمنٹ سے استمداد کے لئے شملہ گئے ہین، اگر یہ صحیح ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے، مجھکو اس کا بہت رنج رہتا تھا، کہ میرے بعد سرے سے یہ کام برباد نہ ہوجائے،

الہ آباد گورنمنٹ نے الہلال کا پرچہ مشہد کانپور[1] قابل ضبطی قرار دیا ہے، اور حسن نظامی کا پمفلٹ بھی،

[1] مشہد اکبر کی سُرخی سے مکتوب الیہ ہی کا لکھا ہوا مضمون الہلال کے لیڈنگ آرٹکل مین واقعۂ کانپور کی نسبت شایع ہوا تھا، تمام ملک نے اس مضمون کو نہایت پسند کیا، اور ابتک اس کا نام بچہ بچہ کی زبان پر ہے، مضمون اس قدر پرجوش تھا کہ گورنمنٹ نے اسکو قابل ضبطی قرار دیا، اور اسی جرم مین الہلال سے دو ہزار کی ضمانت طلب کی، مولانا کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کس کا لکھا تھا،

مین غالباً دو ایک روز مین حیدر آباد جاؤن، اور ایک دو ہفتہ رہکر چلا آؤن، سیرت کے متعلق بعض کتابین وہان بھی اچھی ہین ثعلبی کی کتاب غرر تاریخ الفرس مطبوعہ فرانس یہان ہے، ہاماوران ایک بادشاہ تھا، جسنے کیکاؤس کو قید کیا تھا، سودابہ کیکاؤس کی زوجہ اسکی لڑکی تھی، ثعلبی کی تحقیق یہ ہے کہ ہاماوران حمیر کی خرابی ہے، وہ حمیری بادشاہ تھا، اور سعدیٰ اس کی لڑکی کا نام تھا،

شبلی، ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء

(۵۷)

عزیزی،

سلام شوق، مجھکو تمھاری سلامت روی اور اصابت رائے سے بہت تعجب ہوا کہ تم نے وکیل مین جو سوالات ناظم سے کئے اس کے اکثر تیر ہوائی ہین، مولوی خلیل الرحمٰن کھانے اور قیام کا بار ندوہ پر نہین ڈالتے، اور ایک روپیہ کرایہ مکان اور بورڈنگ کا کھانا اس بات کا محتاج بھی نہین،

عبد السلام کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ پنج وقتہ مسجد مین نماز پڑھتے ہین، بعض سوالات بجا ہین، لیکن معمولی باتین ہین، مولوی نسیم نے وکیل مین جو تحریر شایع کی ہے، اس کے متعلق یہ لکھنا چاہئے کہ بے شبہہ شبلی کا یہ خیال تھا کہ سر دست دونون مخالف گروہون کو رکن کی حیثیت سے الگ ہونا چاہئے، لیکن مخالف جماعت کے اصلی لیڈر تو خلیل الرحمٰن ہین، ندوہ کے تمام مقامی ارکان جو جلسون مین برابر شریک رہے جانتے ہین کہ منشی احتشام علی کی مخالفت پہلے

لے صاحب تاریخ غرر الفرس،

نہ تھی خلیل الرحمٰن کی سترہ یا پانچ برس کی کوششون کے یہ تمام نتائج ہین، چنانچہ تاریخ وار واقعات اسکی شہادت کیلئے موجود ہین، اس لئے منشی احتشام علی سے پہلے خلیل الرحمٰن کو الگ ہونا چاہیئے تھا، اور کوئی شک نہین کہ اگر دونون فرقون سے الگ کوئی شخص ناظم مقرر ہوتا تو کام اچھا چلتا اور دونون فریق اس کو مدد دیتے،

دوسرے مولوی نسیم سے یہ پوچھنا چاہئے کہ جب دستورالعمل مین یہ موجود ہے کہ ناظم کا انتخاب جلسۂ انتظامیہ مین ہوگا، اور جلسۂ سالانہ کے اتفاق کے بعد ناظم کے عہدہ پر مقرر ہوگا، تو آپ لوگون نے ابھی سے کیون نگران کو ناظم کر دیا کہ وہ تمام کاغذات مین اپنے آپ کو اسی لقب سے لکھتے ہین،

اس کے علاوہ انتخابِ نظامت کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کا نام تجویز ہوکر تمام ارکان سے رائے لی جائے، یہان یہ کارروائی کی گئی کہ نئی کیبنٹ قائم ہونے کے ایک دن بعد جلسۂ انتظامیہ ہوا، (حالانکہ پندرہ دن بعد ہونا چاہیئے)

جلسۂ انتظامیہ کا اجنڈا جس مین امور فیصلہ طلب درج تھے، اور جو پندرہ دن قبل شائع کیا گیا تھا، اس مین اس کے متعلق صرف یہ الفاظ تھے کہ ممبرون اور عہدہ دارون کا انتخاب ہوگا، کسی عہدہ دار کا نام نہین پیش کیا گیا تھا،

اسی اجنڈا پر لوگون کی رائین آئی ہون گی، کیا ایسا غیر معین اور مشتبہ اور مجمل طریقۂ انتخاب جائز ہے، پھر کس بنا پر ایک جلسہ نے جسمین پندرہ سے زیادہ اشخاص نہ تھے، نظامت کا فیصلہ کر دیا، سب سے بڑھکر مولوی نسیم سے یہ پوچھنا چاہئے کہ معتمدین کے توڑنے کی تجویز مطلق اجنڈا

مین نہ تھی، کس بنا پر یہ تجویز فوراً پیش ہوئی، اور فقط مقامی ارکان کی راے سے منظور کر لی گئی اور باہر کے ارکان کو خبر تک نہ ہوئی، یہ سوالات معقول اور سنجیدہ پیرایہ مین پوچھنے کے قابل ہین لیکن طرز عبارت مین چوٹ اور طنز نہ ہو،

اصل یہ ہے کہ مین ضعف کی وجہ سے خط کتابت نہین کر سکتا، اصلی کام یہ ہے کہ مصلحین ندوہ کے نام سے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے، ملک کے باثر لوگون سے اس کے ممبری کی درخواست کرنی چاہیئے اوّل تمہید مین ندوہ کے مقاصد کی اہمیت، پھر یہ کہ موجودہ حالت ناقابلِ اطمینان ہے، اس مضمون کے خطوط چھپوا کر شائع کئے جائین، اور لوگ ممبر بنائے جائین، اس کے بعد ایک کمیشن قائم ہو جو لکھنؤ جا کر تحقیقات کرے،

قوم مین جمہوریت کا احساس غالب ہو گیا ہے، اس لئے ہر طرف سے یہ لوگ اس کے لئے آمادہ ہون گے کہ یہ پوری قوم کی چیز ہے اور قوم ہی کا اس پر تسلط ہونا چاہیئے،

حضرت عائشہؓ کی استدراک[1] کا رسالہ[2] لا، لیکن مستعار ہے، اور کوئی شخص موجود نہین کہ نقل کرے تاہم فکر مین ہون،

شبلی، حیدر آباد، ۲۹، اکتوبر ۱۹۱۳ء،

(۵۸)

عزیزی، الحاح کی حاجت نہین، کتابت کا کچھ بندوبست کرتا ہون[3]، مولوی شبیر علی صاحب[4]

---

[1] الاصابہ فی استدراک عائشہ علی الصحابہ، حافظ سیوطی کی تصنیف ہے، سیرت عائشہؓ کیلئے مکتوب الیہ کو اسکی ضرورت تھی مختصر رسالہ ہے، [2] رسالہ استدراک عائشہؓ کی نسبت ہے، [3] مولانا شبیر علی صاحب مقیم حیدر آباد مولانا کے احباب مین ہین معقولات و ریاضیات مین اس عہد مین یگانہ ہین، مولانائے مرحوم کے اصرار سے کچھ روز دار العلوم ندوہ کے پرنسپل رہے، پھر حیدر آباد واپس گئے، اب دار العلوم حیدر آباد مین استاذ ہین، مولانا ان کے علم و فضل کے بیحد مداح تھے، ان کا ذکر آگے بھی آئیگا،

کہین سے لائے ہین،

حضرت عائشہ رضؓ کے اجتہادات فقہی اور کلامی کو زور کے ساتھ لکھنا چاہیے یعنی طرز استدلال اور بیان اور عبارت سب پرزور ہو،

صحاح مین بہت سی روایتین ان کی شان کے خلاف منقول ہین خصوصًا وہ تمام روایتین جو آنحضرتؐ کی معاشرت ازواج کے متعلق ہین، ان کا کیا علاج سوچا ہے، مین تو سیرۃ مین ایک مستقل بحث کرنے والا ہون کہ اس قسم کی تمام روایتین منافقین مدینہ کے وساٹس ہین، جو لوگ افک مین شریک تھے، ان سے اور کیا عجب ہے، شبلی، ۵ نومبر ۱۹۱۳ء،

(۵۹)

عزیزی،

بھائی جو آج تم نے جانا وہ ہمیشہ سے جانتا ہون، تاہم کیا کیا جائے[1]، خیر ملاقات پر اٹھا رکھتا ہون، تمھارے مشاغل کے متعلق پھر لکھونگا، ایک مضبوط اسکیم بنانی چاہیے،

سیرت کے تعلق چھوڑنے مین تم نے جلدی کی، اور میرے استصواب سے پہلے وہان تعلق کرلیا، خیر گذشت ہرچہ گذشت،

مین غالبًا دسمبر تک لکھنؤ پہنچون پھر تمام مراحل طے ہون گے،

شبلی، حیدرآباد، ۷ نومبر ۱۹۱۳ء،

---

[1] یہ اس عہد کے مشہور مصلح اخبار نویس کی نسبت راے ہے، [2] مکتوب الیہ اب تک الہلال کلکتہ کے اڈیٹرون مین تھا، اب الگ ہوگیا ہے، مولانا نے مرحوم سیرۃ کے دفتر مین ان کو بلاتے ہین،

(۶۰)

عزیزی!

مترجم انگریزی سو روپیہ ماہوار کا رکھا گیا، کاتب دو مقرر کرنے پڑے،

عبد السلام کو بھوپال بھیجدینا چاہتا ہون، اس صورت مین کیا تم اسی قلیل معاوضہ (۵۰) پر حیدر آباد رہ کر سیرت کے اسٹاف مین رہنا پسند کروگے،

میری اسکیم بالکل بدل گئی یعنی اب گرمیون تک یہین جم کر رہنے کا ارادہ ہے، پورا اسٹاف یہین بلایا ہے،

شبلی، حیدر آباد، ۸ر نومبر ۱۹۱۳ء

(۶۱)

عزیزی،

سلام علیکم، خط پڑھکر افسوس ہوا، کہ تم نے اتنی مدت کے بعد، میری عقل، میری ہمدردی، اور میرے تعلق خاطر کو یہین تک سمجھا، کیا مجھکو اتنی عقل نہ تھی کہ مین تم کو بلاکر زیر بار مصارف کرتا کیا اتنی ہمدردی نہ تھی کہ تم کو تکلیف نہ دیتا، کیا مجھکو تم سے اتنا تعلق اور اتنی محبت بھی نہین کہ اگر تم کو فائدہ نہ پہونچا سکتا تو تمھارا نقصان نہ کراتا،

بہر حال اب مین یہان سے روانہ ہوتا ہون، تم یہان آجاتے تو بہت اچھا ہوتا کہ یہان کے عمائد سے تمھاری خوب معرفی کرادیتا خیر یہ موقع تو نکل گیا، ایک اور کوشش ہو رہی ہے، جواب کا انتظار ہے، لکھنؤ پہونچکر[1] لکھونگا،

[1] دکن کالج پونہ کی اسسٹنٹ پروفیسری کے لئے،

دو چار مہینہ کے لئے سیرت مین تمھاری ضرورت ہے، یون تو ارادہ ہے، کہ سیرت کا سلسلہ مستقل قائم کر دیا جائے، اور کم سے کم میری زندگی تک تو باقی رہے، لیکن بہر حال تم کو زیادہ روکنا نہین چاہتا،

پٹنہ سے عمدہ رسالہ نکالنا محال ہے، اچھی چھپائی کے بغیر سب بیکار ہے،

شبلی، حیدر آباد، ۲۰، نومبر ۱۳ء

(۶۲)

عزیزی،

تمھارا اعراض دیکھکر یہان کے قیام کا ارادہ مین نے ترک کر دیا، اور لکھنؤ اور اعظم گڈھ مین رہنے کے انتظامات کر لئے، اس لئے اب تمھارا یہان آنا بیکار ہے، مین ۷، دسمبر کو یہان سے روانہ ہونگا، بھوپال مین دو چار دن ٹھہرونگا، پھر لکھنؤ یا الہ آباد، کانفرنس کی شرکت سے فارغ ہو کر کہین مستقل قیام کرون گا، اور اس وقت تم کو تکلیف دون گا،

تمھاری ضرورت اس لئے ہے کہ مبیضہ پر نظر ثانی کرو، کوئی بات غلط درج ہو گئی ہو یا فرو گذاشت ہو گئی ہو، ان کو نوٹ کرتے جاؤ، بعض امور مین مشورہ کی بھی حاجت ہے، چند مہینہ کے بعد تم بالکل آزاد ہو، جو تمھاری اسکیم ہو، اس کے موافق کام کرو، مین ہر کام مین مدد دینے کو تیار ہون،

رسالہ اگر نکالتے ہو تو ٹائپ مین کیون نہ نکالو، الہلال پریس اچھا ہے،

مولوی خلیل الرحمن کی پارٹی نے اب نظامت کے پختہ کرنے کے لئے لکھنؤ مین سالانہ جلسہ کرنا چاہا ہے، میرے پاس ضابطہ کی اطلاع آگئی ہے، لیکن جلسہ سے تین چار روز قبل تک اس کا اعلان

نہ کرین گے کہ جلسہ مین نظامت کا فیصلہ ہوگا، وقت پر مقامی اشخاص کا مجمع زیادہ ہوگا، اور حسب مراد فیصلہ ہو جائے گا،

پٹنہ، آرہ، مظفرپور، بہار مین مسلمانون کے جلسے ہونے چاہئین، جسمین لوگ کسی حقیقی قابل شخص کا نام نظامت کے لئے پیش کرین مین اپنے لئے نہین کہتا، بلکہ مقصود یہ ہے کہ قومی کام مین تمام قوم کی حقیقی راے معلوم ہو، اور قوم کی عام دلچسپی بڑھے،

پٹنہ مین تم تحریک کرسکتے ہو، طلبائے قدیم ندوہ، اور ڈاکٹر محمود اور اکثر بیرسٹر اور مسٹر مظہر الحق ساتھ دین گے، اس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ندوہ کی اہمیت ثابت ہوگی، اب تو یہ حالت ہے، کہ ندوہ مین کچھ بھی ہو جائے کسی کو خبر نہین، پروا نہین،

شبلی، حیدرآباد، ۲، دسمبر ۱۹۱۳ء

(۶۳)

عزیزی،

سلام مسنون، حاشا یہ مقصود نہین کہ تم کو اسی دائرہ مین پابند رکھون، میری ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے، کہ احباب و اعزہ درس گاہ سے نکل کر ملک مین پھیلین، اور الگ الگ نظام شمسی قائم کرین لیکن جب تک موقع نہ نکل آئے، اور ایک محدود خاص مدت تک (جو ۴-۵ مہینے سے متجاوز نہ ہوگی) سیرت کے کام مین رہنا چاہئے، کہ پہلی جلد تیار ہو جائے ضعف حافظہ و دماغ کی وجہ سے اپنی نظر ثانی پر اطمینان نہین،

انشاءاللہ کل روانہ ہون گا، بھوپال دو چار دن ٹھہرنا ہوگا،

مسائل ذیل پر نہایت تدقیق اور تحقیق سے نظر ڈالو،

کعب اشرف یہودی اور ابو رافع کا قتل بہ اذن آنحضرت جس طرح بخاری مین منقول ہے، اسکو کیون کر اخلاق کے موافق تسلیم کیا جائے[1]،

راوی اوّل جابر بن عبد اللہ ہین، کیا وہ اس واقعہ مین شریک تھے، یا شرکا سے سنا تھا،

آیت تخییر سے کیا آنحضرت پر عدل بین الازواج باقی نہین رہا،

حضرت عائشہؓ کی حدیثین ترجی من تشاء کے متعلق کہان تک صحیح ہین[2]

شبلی، حیدرآباد، ۷، دسمبر ۱۹۱۳ء

(۷۴)

کارڈ پہونچا[3]، پروفیسر صاحب نے تم پر اور مجھ پر دونون پر احسان کیا ہے[4]، ان کو عربی نحو و صرف پڑھادو، صرف ضروری مسائل جس سے عبارت پڑھنا آجائے، پھر ادب کی ضروری کتابین،

خلیل الرحمن آگرہ گئے تھے، سنا ہے کہ شاہ سلیمان کو راضی کیا ہے، کہ وہ لکھنؤ آکر ایک اخبار ان کی تائید مین نکالین، شاہ سلیمان نے چار ہزار کا سرمایہ مہیا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے،

جغرافیہ ہمدانی حافظ فضل الرحمن نے منگوایا ہے، فارسٹر کا جغرافیہ انفع الکتب ہے، یہان کے حالات مسعود لکھین گے،

سیرت کے اجزا چاہتا ہون کہ جلد مطبع مین بھیج دون،

وہان کسی اسلامی جلسۂ عام مین خطبہ دو، جلسہ خود کرنا چاہیے، لوگ خود خواہش کرین گے،

[1] دیکھو عبد السلام، [2] دیکھو حمید ۶۲، [3] مکتوب الیہ اب پونہ کے دکن کالج مین اسسٹنٹ پروفیسر ہوتا ہے، [4] پروفیسر عبد القادر دیکھو ۱۰۱۔

مولوی رفیع الدین سے بھی ملتے رہو،   شبلی   لکھنو، ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

(۶۵)

عزیزی،

خط سخت انتظار مین ملا، سچ یہ ہے کہ شیخ عبد القادر صاحب کے مکارم اخلاق، حدِ احصا سے باہر ہین، ان کو عربی آجائے تو مجھکو بے حد مسرت ہو گی،

ہنر بر آید بیدار تو شہ بنر ی[1]

دعائیہ کلمات ہین جو سلاطین کے سامنے عرض مدعا سے پہلے ادا کرتے تھے، شاہنامہ مین ہر موقع پر یہی مصرعہ بہ تغیر یسیر آتا ہے، الفاظ مفردہ کے معنی لغت مین دیکھ لو، شصت کلہ کی وجہِ تسمیہ تمام تذکرون مین مذکور ہے، فارسی تذکرے مثلاً خزانۂ عامرہ، آتشکدہ ضرور منگوا لو، شصت کلہ عنصری کا نہین بلکہ منوچہری دامغانی کا لقب ہے، دولت مند ہونیکی وجہ سے یہ لقب ہو گیا تھا،

ندوہ کے متعلق کارروائیان صرف اخبار وکیل مین محدود رہتی ہین، اس کا اثر نہین ہوتا، متعدد اخبارات مین جانا چاہیئے، پیسہ اخبار روزانہ ضرور شایع کریگا، انگریزی اخبارات مین تار جائے، تو وہ چھاپ دین گے خصوصاً انڈین ٹیلی گراف، اور لیڈر،

نواب علی حسن خان اور حکیم عبد الولی صاحب نے اصلاحی کمیٹی کیلئے معززارکان کو خطوط لکھے ہین، بعضون نے آمادگی ظاہر کی ہے،

---

[1] مکتوب الیہ نے فردوسی کے اس مصرعہ کے معنی پوچھے تھے،

انسپکٹر نے دارالعلوم دیکھکر جو رپورٹ کی، اس کی تلافی کے لئے خلیل الرحمن پٹیالہ جاکر کرنیل عبدالمجید خان کو لائے، وہ ان کو لیکر ایک ایک انگریز کے ہان پھرے، غنیمت ہے کہ اس شرما شرمی مین ندوہ کی عمارت پر بہت مستعدی ظاہر کیجارہی ہے، روپیہ مدرسہ کے فروخت کا موجود ہے،

فارسٹر سے مین نے صرف کتبات لے لئے ہین، کتبات حمیری کے علاوہ نابتی کتبات کے فوٹو بھی دونگا، کاپیان لکھوانی شروع کرتا ہون، رعد کے ہان چھپنے کا انتظام ہوگا،

تم یہ تو دریافت کرلو کہ رسالہ مین تمھارا نام اڈیٹر کے عنوان سے درج ہوسکتا ہے یا نہین، سرکاری ملازمون کو پوچھنا ضرور ہے،

میری نظمون کی ضبطی کا یہان بہت برا اثر ہوا، لفٹنٹ گورنر صاحب سے ایک پارٹی مین سامنا ہوگیا، پہلے تو کہا، مزاج مقدس، پھر شکایت آمیز بلکہ طعن آمیز فقرے کہے، ابھی تک مین ان سے مل نہ سکا، جاسوسون نے ان کو سب نظمین پہونچاین اور معنی سمجھائے، چیف سکریٹری صاحب بھی مجھ سے شاکی تھے، مین نے کہا یہ اتفاقیہ خلاف معمول بات ہوئی، ورنہ مین نے تو ہمیشہ بے تعصبی پھیلانے کی کوشش کی ہے،

الہلال سے مضمون واپس لینا مشکل ہے، مایوس ہونا چاہئے،

اوقاف اسلامی کے متعلق تحریک شروع کی ہے، ایک کاپی تم کو بھی بھیجتا ہون،

ہان وہان پبلک سے بھی تعلقات پیدا کرو، پروفیسر صاحب کا تعلق انگریزی حلقہ تک محدود ہے، وہان انجمن اسلام مین آمدورفت پیدا کرنا چاہئے،

لے مکتوب الیہ نے فارسٹر کی نامعتبری کی نسبت لکھا تھا، دیکھو حمید ۱ے، ۲ے دیکھو ۱۴۳-۱۴۴،

بہت لکھ گیا، خلافِ عادت، لیکن تم سے باتین کرنا اب یون ہی ممکن ہے، یا اپریل مین بمبئی آیا تب

شبلی، ۵ر فروری ۱۹۱۴ء

(۶۶)

مولوی سید سلیمان صاحب،

آج رات کو میرا صندوق چوری گیا، دو سو (۲۰۰) کے نوٹ تھے، اس کا تو مضایقہ نہین لیکن بہت ضروری کاغذات تھے، اس تردد مین اور پولیس کی آمد و رفت مین جواب کافی نہ لکھ سکون گا،

افتخار عالم صاحب[1] میری لائف کیا لکھین گے، کبھی تم اور دنیا کے تمام کامون سے فارغ ہونا تو تمھین لکھنا،

وقف پر اب خود گورنمنٹ کانفرنس بٹھاتی ہے، اسی مہینہ مین،

ہمدانی وغیرہ کے لئے پھر یاد دہانی کر دینا، اس وقت مشوش ہون،

شبلی، ۱۰ر فروری ۱۹۱۴ء

(۶۷)

عزیزی،

جو شرطین تم نے پہلے خط مین لکھی تھین، کیا اس سے بھی ان کو اب انکار ہے، وہی قبول کر لو، کمیشن غیر معلوم الاسماء سہی، آخر چارۂ کار کیا ہے، کوئی بات ذہن مین آئے تو لکھو، میان مسعود کیا کہتے ہین، نواب علی حسن خان صاحب یا حکیم عبد الولی صاحب بحیثیت سکریٹری کمیٹی اصلاحی، ان

[1] مولوی افتخار عالم صاحب مارہروی سوانح نگار مولوی نذیر احمد مرحوم مولانا کی لائف لکھنا چاہتے تھے، حالات پوچھتے تھے، مکتوب الیہ نے ان کے لئے سفارش کی تھی، اس پر لکھتے ہین،

لوگون سے ملین، شاید کوئی بات طے ہو،

وقت ایسا ہے کہ علی گڈھ والے جو ندوہ کے ابتدا سے دشمن تھے، البشیر وغیرہ اب ندوہ کی حمایت کے پردہ مین اصلاح کے دشمن بن گئے ہین، اور میرے انتقام کیلئے ہر قسم کے بہتان و افترا سے کام لے رہے ہین، پیسہ اخبار وغیرہ نواب اسحاق خان کے زیر اثر ہین، ہمدرد پر اندرونی دباؤ پڑ رہا ہے، یہان بڑے بڑے مخالفت کے سامان ہین، اور حکیم صاحب کا پرزور ہاتھ نہ ہوتا تو یہان ہر گز جلسہ نہ ہو سکتا اور اب بھی طرح طرح کی کوششین جاری ہین[1]،

شبلی، دہلی، مئی ۱۹۱۴ء

(۶۸)

برادرم،

مجھکو معلوم نہ تھا کہ تم یونہ آگئے، یہان نہایت سکون سے کام ہو رہا ہے، ہندوستان مین تمام وقت رائگان گیا، اب تو کام پورا کر کے یہان سے نکلون گا، نہایت قابل مسرت اکتشافات ہوئے، خیبر وغیرہ کی نسبت قطعی ثابت ہوا، کہ یہودیون نے مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ اور تیاریان کر لی تھین، اور امدادی قبائل خیبر مین پہونچ چکے تھے، اور بہت سے اہم امور ہین، کتاب بھی، ترتیب بھی اب جا کر طے ہوئی،

اچھا یہ تو خاص ذاتی کام ہے، ندوہ تو سر دست گیا، اب کیا کرنا چاہئے، آزاد[2] سے مشورہ ہوا، اراے یہ ٹھہری کہ اصل غرض قابل اشخاص کا تیار کرنا ہے، اس لئے مین خود دو چار قابل طلبہ

---

[1] یہ خط طلبہ ندوہ کی اسٹرائک اور دہلی مین حاذق الملک حکیم اجمل خان کی کوشش سے جو ندوہ کا اصلاحی جلسہ اس زمانہ مین ہونے والا تھا، اس کے متعلق ہے، [2] مولوی ابو الکلام آزاد،

اپنے پاس رکھون اور ان کو کسی کسی فن مین تیار کرون، اور صحیح مذاق ان مین پیدا کرایا جائے، ان کے مصارف کا تکفل بھی، (جن کو ضرورت ہو) میرے ذمہ ہو گا، اگر تم اس رائے سے متفق ہو تو لکھو، اور کوئی طالب العلم اس کے قابل ہو، اور میرے ساتھ رہنا چاہے، تو اس کے نام سے مطلع کرو، نیز ایک وظیفہ فنڈ قایم ہونا چاہئے اس مین کچھ ماہوار تم بھی دو،

میان حمید الہ آباد جا رہے ہین، چارج دیچکے، شاید بمبئی ہوتے جائین، اب کی مولوی سید علی اور شبلی[1] متعلم بھی اسٹرائک کے جرم مین نکالے جانے والے ہین،

۶ کر دیا سفاک نے میدان صاف،

ایک اسکیم حسب راے مذکورہ بالا تیار کرو، اور اس کے کام ہم لوگون مین تقسیم کر لئے جائین، ایک حصہ میان حمید کے ذمہ بھی ہو گا، شبلی ، بمبئی ، ۱۲ر جون ۱۹۱۴ء،

(۶۹)

برادرم،

مین نے مسعود کو لکھا تھا، انھون نے لکھا کہ درجہ تکمیل مین کوئی اس قابل نہین، محسن کو بھی اسی مین شمار کیا ہے، بہر حال خلیل وغیرہ کو لکھدو، جب چاہین یہان چلے آئین، عبد السلام کو تو الہلال مین بلایا ہے، مجھکو لکھا تھا کہ جون مین جاؤنگا، اگر وہان نہ جائین تو اور کوئی بندوبست کیا جائے، شبلی کے لئے بھی بہت ٹھکانے ہین، ان مین تصنیف یا تقریر کا مادہ ہوتا تو مین اپنے ہان بلا لیتا، عبد الرحمن نگرامی بھی قابل تربیت[2] ہے،

[1] مولوی شبلی متکلم ندوی مولانا کے مخصوص شاگرد، اس وقت ندوہ مین مدرس تھے، [2] یہ سب بعض طلبۂ دار العلوم کے نام ہین،

قبل اسلام عرب پر مین نے اجمالاً لکھا ہے، افسوس وہ اجزا یہان نہین ہین، لکھنؤ سے منگوایا ہے، بہر حال مناسب ہوگا تو سیرت مین تمھارے ہی نام سے شامل کردون گا،[1]

مولوی سید علی بیچارےؔ[2] دن کا کوئی ٹھکانا نہین، ان کی بڑی فکر ہے، بعض ارکان کو مین نے خط تو لکھا ہے، کہ ان کو ہلاکت سے بچالین، شبلی، بمبئی، ۲۳ جون ۱۹۱۴ء،

(۷۰)

برادرم!

آج بھوپال سے خط آیا حضرت عائشہؓ کی سوانح کا بہت تقاضا ہے، یعنی جلد تیار کردو، تم ایک مدت سے اس مین مصروف[3] ہو، استدراکات علی الصحابہ کا انتظار تھا، وہ مین نے تم کو دیدی (وہان اس کو مولوی شیر علی صاحب کے پاس فوراً بھیجدو) اب کیا انتظار ہے مفصل جواب لکھو کس قدر ضخامت ہو گی مجتہدات لکھ لئے ہین یا نہین، بیگم صاحبہ معقول معاوضہ دین گی، وہ یہ بھی چاہتی ہین کہ اور ازواج کی بھی سوانحمریان قلمبند ہو جائین لیکن چونکہ جلد چاہتی ہین اور تم کو فرصت نہ ہو گی، اس لئے کچھ اور انتظام کرنا پڑیگا حضرت عائشہؓ کے متعلق میری خاص معلومات ہین مین تمھارا مسودہ دیکھتا تو رائے ظاہر کرسکتا،

ماسٹر دین محمد ندوہ سے موقوف ہوکر بمبئی آتے ہین، ان کا کیا ٹھکانا کیا جائے، مفت مین رڑ کر الگ ہو گئے،

---

[1] لیکن طول وضخامت کی وجہ سے سیرت مین داخل نہ ہوسکا اور ارض القرآن کے نام سے الگ شائع ہوا۔

[2] دیکھو مکتوب ۷۹، اسٹرایک کے جرم مین الزام شرکت کی بنا پر ناظم جدید نے انکو علٰحدہ کرنا چاہا، [3] دیکھو مکتوب ۷۷، ۵۵، ۸۳، ۸۴، ۸۸،

عبید جاہلی کا دیوان نہایت پرتکلف لندن مین مع ترجمہ انگریزی چھپا ہین نے لے لیا ، معجم الادبا کی بھی چھٹی جلد آگئی ، اس مین جاحظ کا بھی حال ہے ، اسی کی کتاب دلائل النبوۃ کے سو نسخے ایک وقت ایک مصنف نے لوگون کے پاس دیکھے ، آج ایک صفحہ موجود نہین وذلک من جنایا الاشعریۃ

شبلی ، بمبئی ، ۳۰ جون ۱۹۱۴ء ،

(۷۱)

حضرت عائشہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کو ملاکر ، ایک مستقل ، کتاب لکھو ، اور وہ بھی شامل سیرت ہو ، اور مخصوصاً تمھارے نام سے ہو ، اس کی اشاعت اور اس کا نفع بھی تم ہی سے متعلق ہوگا ، البتہ یہ ضرور ہے ، کہ صاف شدہ مسودہ مین ایک نظر دیکھ لون ،

اگر ازواج کا حال ، جداسلسلہ مین ہو تو مجھکو سیرۃ مین سے یہ حصہ بالکل الگ کردینا پڑیگا ،

عبدالسلام وہ وہ کام کیونکر کرین گے ، ان کی زبان ادب آشنا بھی نہین ،

میان حمید حیدرآباد پہونچ گئے ، مولوی شبیر علی صاحب بھی غالباً وہان لے لئے جائین ،

شبلی ، ۲ جولائی ۱۹۱۴ء ،

(۷۲)

برادرم !

مسند[۱] عائشہؓ میرے پاس ہے ، مین دیدونگا ، طبقات مین لغویات زیادہ ہین ، اس سے کیا فائدہ ، بخاری ، مسلم ، ابوداؤد کافی ہین ، یہ کتابین یہان کی کسی انجمن سے مل جائینگی ، شیخ عبدالقادر صاحب

[۱] یعنی مسند ابن حنبل جلد حضرت عائشہؓ ،

بھی لا سکتے ہین،

ان کے مجتہدات کے نوٹ مین دیکھون تو بتاؤن کہ کس قدر اضافہ ہو سکتا ہے، فنِ درایت کی وہ خاص موجد ہین، اس کو خوب پھیلا کر لکھ سکتے ہین فقہیات اور اعتقادیات مین بھی انکا بڑا حصہ ہے تم پورا ایک خاکہ دو چار صفحہ مین لکھکر بھیجدو تو مین رائے دون،

ہان اسلم جیراجپوری نے بھی تو شاید حضرت عائشہؓ کی سوانح لکھی ہے، اس کو دیکھ لو کہ اس سے بہت الگ رہے یا بہت آگے نکل جائے،

تم نے لکھا کہ مسعود علی اطمینان دلاتے ہین وہ کیا بات ہے،

حمید کا خط حیدرآباد سے آیا مولوی شیر علی کی پروفیسری کا یقین دلاتے ہین،

شبلی، بمبئی، ۲ جولائی ۱۹۱۴ء

(۷۳)

ترمذی مین اکثر مسائل مین حضرت عائشہؓ کے اجتہادی مسائل کی تصریح ہے، ان کو الگ یکجا جمع کر لیا ہے یا نہین ایک فہرست تمھارے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے پاس ہے جسمین خاص حضرت عائشہؓ کے معلومات ہین، ان پر جو اعتراضات ہین، انکے تفصیلی جوابات پیشِ نظر ہین یا نہین تمھارا سرمایہ اجمالاً پیشِ نظر آجائے، تو اس پر اضافہ کے متعلق اپنی رائے لکھون، یون کیا بتاؤن اور کیا لکھون،

آج ایک حمائل ما۵ پر ہدیہ لیا،

شبلی، بمبئی، ۶ جولائی ۱۹۱۴ء

(۷۴)

مشرق کا مضمون تو بہت پر زور اور پر از لطافت ہے، البتہ ایک غلطی کی فوراً اصلاح کرا دینی چاہیے، مین نے یکمشت چندہ چھ سو ۶۰۰ دیا تھا، مضمون مین چھ ہزار چھپ گیا ہے، اس قسم کی غلطی سے مضمون کا مضمون مبالغہ آمیز ہو جاتا ہے، غالباً مشرق نے خود یہ تصرف کیا ہے[1]،

ایک کارڈ ابھی لکھ چکا ہون، جواہر خمسہ، اربع عناصر اور فلاک ہے، یونانیون کے نزدیک فلک کا عنصر، ایک عنصر خاص ہے، لیکن یہ تشریح قطعی نہین، ممکن ہو کہ اور کچھ مراد ہو[2]،

شبلی، بمبئی، ۱۵ جولائی ۱۹۱۴ء

(۷۵)

عزیزی،

قاری صاحب ابھی تک تگ و دو مین ہین،

مسودہ دستور العمل پر کون لکھے، اتنا درد سر کس کو ہے، کہ دونون دستور العملون کا مقابلہ کرکے وجوہ نقص بتائے، اصلاحی کمیٹی سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اپنا مسودہ شایع کر دیتی، نواب صاحب ممبرون کو تار دیتے ہین کہین سے جواب نہین آتا، ۱۱ جولائی کو ان کی کمیٹی ہے، جو طے ہو گا شایع ہو گا مسودہ نے جو کچھ بھی پبلک کو مداخلت کا حق تھا وہ بھی اڑا دیا، مثلاً انتخاب نظامت مین جلسۂ عام کی منظوری کی قید تھی، اب جلسۂ عام کچھ نہ رہا، اور لطف یہ کہ اس کا کورم بھی

---

[1] مشرق گورکھپور مین ایک بزرگ نے مولانا پر اعتراضات کا سلسلہ لکھنا شروع کیا تھا، اس کے جواب مین مکتوب الیہ نے جو مضمون لکھا تھا، اس کی نسبت ریمارک ہے۔ [2] دیکھو مکتوب ۹۲،

صرف پچیس آدمیون سے پورا ہوجائیگا، سب سے مقدم بات یہ ہے کہ موجودہ باڈی جو جولائی ۱۹۱۴ء مین بالکل بے قاعدہ منتخب ہوئی، کیونکہ ان ممبرون نے منتخب کیا جن کی میعادِ ممبری دو مہینے پہلے ختم ہوچکی تھی، وہ بعینہ قایم رہی، اور وہی لوگ جدید ممبرون کو انتخاب کرین گے، اس لئے ارکان کی نوعیت ہمیشہ وہی باقی رہیگی جو تھی، حالت یہ ہے کہ ایک شخص بھی نہین جو قانون اور قاعدہ کو پڑھے اور قانونی حیثیت سے تیار ہو، آرٹکل، لکچرز وغیرہ مین صرف لفاظی درکار ہو وہ موجود ہے باقی اصل ضابطہ اور قاعدہ کی بحث آجاتی ہے تو سب رہجاتے ہین، ابوالکلام صاحب کا تار آیا کہ تم لکھکر بھیجدو، مجھ پر یہ بہت جبر ہوتا ہے، اور بالکل جی نہین لگتا،

بہرحال ایک آرٹکل لکھکر وکیل مین بھیجدو، جس مین صرف یہ بات دکھائی جاے کہ اصلاح کیلئے جو ذرائع ابتک ممکن تھے مسودہ دستورالعمل سے اب اس کا بھی استیصال کردینا مقصود ہے، اس لئے کہ موجودہ کمیٹی باوجود بے قاعدگی باقی رہی جلسۂ عام کا کوئی حق نہین رہا، ناظم کے اختیارات کی وسعت اور عمومیت کی کوئی حد نہین رہی، البتہ ایک لطف کی بات ہے، ناظم کیلئے لکھا ہے کہ مشاہیر علما سے ہو، معلوم نہین مولوی خلیل الرحمن نے یہ سطے کر لیا ہے کہ ان کو لوگ مشاہیر علما مین تسلیم کرتے ہین،

ماسٹر دین محمدؐ بھی یہان آگئے، شبلی، ۱۶ر جولائی ۱۹۱۴ء،

(۷۶)

جواہر خمسہ کے متعلق آج تصریح ملی، یعنی ہیولی، صورت، جسم، عقل، نفس، مجھکو یاد تھا، لیکن ذہول ہوگیا تھا آج ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ مین یاد دلایا،

یشیخ صاحب سے جواہر خمسہ کی نسبت کہدینا، شبلی، ۱۸ر جولائی ۱۹۱۴ء

(۶۷)

معلوم نہین امام مالک کے اجتہادیات کو تم نے کس حد تک لکھا ہے[۱] موطا کی شرح زرقانی اس کے لئے نہایت مفید ہے، یہان ملتی ہے، لیکن گران ہے،

میان حمید کے خط سے معلوم ہوا کہ مولوی سید علی[۲] بھی وہان لے لئے جائین گے، اور مولوی شیر علی کا تو گویا فیصلہ ہو چکا، ایک دو جگہ اور خالی ہین، کس کی تحریک کرون، تمھارا دہان جانے مین کچھ بہت فائدہ نہین، اور علمی مذاق فنا ہو جائیگا، وہان کے مصارف بہت ہین،

شبلی، بمبئی، ۲۵ر جولائی ۱۹۱۴ء

(۶۸)

بدایۃ المجتہد ابن رشد، اور احکام القرآن ابوبکر عربی منگوالو، امام مالک کی فقہ پر اُن سے کافی مدد ملے گی،

تم نے شروع کر دیا تو خیر ورنہ ابن تیمیہ کی لائف فرض اولین ہے، مجھے اس شخص کے سامنے رازی و غزالی سب ہیچ نظر آتے ہین[۳]، ان کی تصنیفات مین ہر روز نئی باتین ملتی ہین، بار بار دیکھنا شرط ہے، اس شخص کی رائے ہے، کہ یہود و نصاریٰ اگر اپنے مذہب پر قائم رہین، (تثلیث چھوڑ کر)

---

[۱] مکتوب الیہ نے حیات مالک لکھنی شروع کی، اس کے متعلق مشورہ ہے، [۲] دار العلوم حیدرآباد مین، مولوی سید علی زینبی امروہوی، مدرس ادب دار العلوم ندوہ مولانا کے مخلصین مین تھے، انکا ذکر آگے بھی آئیگا، [۳] مولانا روز بروز ابن تیمیہ کے بہت معتقد ہوتے جاتے تھے، بلکہ ایک بار مکتوب الیہ سے یہ بھی فرماتے تھے کہ مین عقائد اور فقہیات ہر چیز مین ابن تیمیہ کو تسلیم کرتا ہون،

اور اعمال حسنہ بجا لائین، تو اسلام ان کو اجازت دیتا ہے، اس پر کافی بحث کی ہے، گو اصل نتیجہ کو کسی قدر مانند کر دیا ہے، تمام قرآن مجید سے استدلال کیا ہے، شبلی، ۲۸- جولائی ۱۹۱۴ء

(۷۹)

میرا سب[1] کچھ جاتا رہا انا للہ   شبلی، الہ آباد، ۱۰ اگست ۱۹۱۴ء

(۸۰)

واقعۂ حال[2] نے میرے حواس کھو دیئے، اس لئے ممکن ہے کہ جواب نہ گیا ہو،

مین اب اعظم گڈھ مین ہون، اور ارادہ ہے کہ یہین مستقل قیام کرون، استقلال کا ہر طرح سامان کر رہا ہون، دار المصنفین کیلئے بنگلہ اور باغ وقف کرنا چاہتا ہون، چونکہ خاندان کے اور لوگ شریک ہین، اس لئے ان کو بھی وقف پر آمادہ کر رہا ہون، پندرہ بیگہ خام کا رقبہ ہے، اسی مین نیشنل اسکول بھی آجائے گا،

درجۂ تکمیل کے لئے شائقین کو اطلاع دینا ہے، اگر آؤ تو اعظم گڈھ آؤ تمھارے قیام کے لئے الگ کمرہ مع ضروریات کے موجود ہے، شبلی، اعظم گڈھ، ۵ ستمبر ۱۹۱۴ء

(۸۱)

تمھارا انتظار بہت[3] رہا، مسعود آئے بھی اور چلے گئے، وہ تو اس ویرانہ کو علمی کوششون (دار المصنفین وتکمیل وغیرہ) کی جولانگاہ بننے کے قابل خیال کرتے ہین، کتابین بقدر ضرورت مہیا ہو گئی ہین، چھ سات

[1] اطلاع وفات مولوی محمد اسحاق برادر مولانائے مرحوم [2] وفات مولوی اسحاق [3] افسوس ہے کہ مکتوب الیہ اتفاقاً بیمار ہو گیا، اس لئے تاریخ مقررہ پر نہ پہونچ سکا،

الماریان بھر گئی ہین وقف نامۂ باغ زیر تحریر ہے، بنگلہ کے بغل مین مختصر سا دارالضیوف بن گیا ہے غالباً تم کو تکلیف نہ ہو گی، لیکن آؤ تو چند روز ٹھہرو، پاورر کاب آناستہ نہین، شاید اس وقت تک مسعود دوبارہ آئین، علی محسن وغیرہ امتحان کے بعد آئین گے،

ندوہ کی اب یہ نوبت پہونچی کہ آفتاب احمد خان کے ماتحت ملازم معائنہ کو آتے ہین، اور دہلی کے جلسہ کی تحریک کا جواب دیا جا رہا ہے،

شبلی، اعظم گڈھ، ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۱۴ء

(۸۲)

بھائی مجھکو[1] اور لوگون کو کیون دق کر رکھا ہے، آنا ہے تو آؤ ورنہ الیاس احد الراحتین،

شبلی، اعظم گڈھ،

۲۶ ر اکتوبر ۱۴ء،

---

[1] مکتوب الیہ کے نام آخری خط، آہ جب وہ پہونچا تو بلانے والا بستر مرگ پر دراز تھا،

۴۳۔ مولوی مسعود علی صاحب ندوی کے نام

(۱)

عزیزی، دعا و سلام،

خط[1] پہونچا، مین بخوبی اندازہ کرتا ہون کہ تم کو میرے قطعِ تعلق کا کس قدر رنج ہوا ہوگا، لیکن بھائی چارہ کیا تھا، میرے لئے، دار العلوم کے لئے، قوم کے لئے یہی مفید تھا کہ اس بک بک اور زق زق سے رہائی حاصل کی جائے، اگر کام کرنا ہوگا تو کام بہت ہین،

ہان بہتر تو ہے کہ یہان آجاؤ، یہان نہایت عمدہ موسم ہے، گرمی نام کو نہین، تفریح بھی ہو جائے گی،

بھائی مین تو عام لوگون کو بھی نہین بھولتا، تم کو کیا بھولون گا،

کئی لڑکون کو جوابی خط لکھ چکا ہون، اس لئے مختصر پر اکتفا کرتا ہون،

شبلی، بمبئی، ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء،

(۲)

عزیزی، سلام و دعا،

خط پہونچا، تمھارے وداعی جلسے[2] کا حال پہلے ایک خط سے معلوم ہوا تھا، مین ایک نہایت ضروری

[1] مکتوب الیہ کا سال فراغت یہی ہے، اس لئے اس زمانہ سے خط شروع ہوتے ہین، یہ وہ زمانہ ہے جب مولانا نے دار العلوم کی معتمدی سے استعفا دیدیا ہے، اور تمام طلبہ بے قرار ہین، مکتوب الیہ کا ندوہ کی اصلاحی کوششون مین بڑا حصہ ہے، اس لئے ان خطوط مین زیادہ تر اسی کے متعلق واقعات ہین، ان خطون مین نواب صاحب سے مقصود نواب سید علی حسن خان صاحب خلف نواب صدیق حسن خان مرحوم ہین وہ اصلاحی کمیٹی کے سکرٹری تھے،

[2] تکمیل تعلیم کے بعد مدرسہ سے جب مکتوب الیہ رخصت ہوئے، تو طلبہ و مدرسین نے نہایت گرمجوشی سے دواعی جلسے کئے، اس کی طرف اشارہ ہے،

لیکن پر کیف خدمت مین مصروف ہون، (سیرۃ نبوی) ادہ جس قدر زیادہ ختم کے قریب آتی جاتی ہے ذوق بڑھتا جاتا ہے، اس لئے اکثر یہ ارادہ ہوتا ہے کہ پہلی جلد تمام کرکے یہان سے نکلون، وہان یہ یکسوئی کہان، لیکن بظاہر پہلے آنا پڑیگا، اس غرض سے کہ بعض امور مین میان حمید سے مشورہ رہ سکے،

ندوہ سے تعلق منقطع ہونا تو محال ہے، لیکن یہ وہین اگر فیصلہ ہوسکتا ہے، کہ تعلق کی نوعیت کیا ہو، لوگ تو لکھتے ہین کہ ابھی سے حالت بالکل بدل گئی ہے، درحقیقت اب وہ محض لونڈون کا مکتب رہجائے گا،

تمھارے اشغال کی نسبت وہین آکر فیصلہ ہوسکتا ہے، کیونکہ یہ باتین خط کتابت سے انجام نہین پاسکتین، دیر تک بالمشافہہ تبادل خیالات رہنا چاہیے،

حالتِ موجودہ کا افسوس ضرور ہے، لیکن ہم کو اس پیر بے مغز سے یہ سیکھنا چاہیے کہ اس نے دس برس متواتر کوشش مین کبھی ناکامی سے ہمت نہین ہاری، پبلک کی قوت ملک مین بڑھتی جائیگی اس سے کام لینا چاہیے، چند سازشی آدمی مفت مین ایک بڑے قومی کارخانہ کو دبا بیٹھین اس کو قوم کیونکر دیکھ سکے گی، لیکن قوم کے متوجہ کرنیکی تدبیرین کرنی چاہئین

تم علمی آدمی ہو، اس لئے قومی اشغال مین اہل قلم سے تمھاری زیادہ ضرورت ہے،

شبلی، ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۱۳ء،

(۳)

عزیزی، دعا و سلام، تمھاری تمام تجویزات سے مجھکو اتفاق ہے، لیکن اس کے لئے ضرور ہے

کہ میرا قیام لکھنؤ مین ہو، لیکن لکھنؤ مین بار بار اسہال پیچش کے ایسے سخت دورے پڑتے ہین کہ بہت ڈر لگتا ہے، غالباً الہ آباد مین مستقل قیام مناسب ہو گا، اور لکھنؤ کا ماہوار دورہ،

سیرت مین دونون صاحبون کا تعلق بظاہر دقت طلب ہے، اس لئے کہ اب صیغۂ عربی سے مقدم کام انگریزی کا آپڑا ہے، اور لائق مترجم (...) ما سے کم مین نہین ملتا، تاہم یہ مشکل بھی حل ہو جائیگی، یہ بھی ایک مشکل ہے کہ سیرت کی مدت مئی سنہ مین ختم ہو جائیگی، معلوم نہین بھوپال اس کے بعد اضافہ کرتا ہے، یا نہین، خیر ایسی باتین مہمات مین سدِّ راہ نہین ہو سکتین، لیکن عزم و ثبات درکار ہے،

ایوب[1] سے معلوم ہوا کہ تم حیدر آباد آکر وکالت کا امتحان دینا چاہتے ہو، اس حالت مین وہ سب خواب اضغاثِ احلام ہین،

شبلی، حیدر آباد، ۱۰ را کتوبر ۱۹۱۳ء،

(۴۷)

عزیزی،

یہ کیا بات کہتے ہو کہ لکھنؤ اور تم لوگون سے متنفر ہو گیا ہون، تو پھر جی کر کیا کرون گا، نظارۃ القرآنیہ مین جانا بیکار ہے، بجز ۵۰ ماہوار کے اور کچھ حاصل نہین، وہ تمھین کیا سکھا ئینگے، مین انشاء اللہ اوائل دسمبر تک لکھنؤ پہونچ جاؤنگا، مستقل قیام کے لئے سب سے پہلے تو صحت شرط ہے، پھر ایک وسیع مکان کا ملنا، جو ۲۵، ۳۰ کرایہ تک کا ہو،

اتفاق کی بات نظامت پر انھین دونون شرر[2] اور مولوی عبد الودود بریلوی نے پرزور مضامین لکھے،

---

[1] مولوی محمد ایوب صاحب ندوی وکیل حیدر آباد، [2] مولوی عبد الحلیم صاحب شرر،

عبدالباری[۱] کو بھی لکھو، دوسرے ارکان کو آمادہ کرنا چاہیے، ارکان کا لکھنا خاص اثر رکھتا ہے، نواب علی حسن خان سب کچھ لکھ سکتے ہین، لیکن لکھنا نہین آتا،

افسوس ہے اب مین بہت بیمار رہتا ہون، ہفتہ مین بہ مشکل دو تین دن لکھ سکتا ہون،

شبلی ، حیدرآباد ، ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء

(۵)

افسوس یہ ہوا کہ تمھارے اور عبدالسلام کے نام خطوط امین آباد ہی کے پتہ سے بھیجے تھے، خیر، مکان کی حفاظت کا کیا بندوبست ہے، اور خوشنویس صاحب کیونکر کام کرتے ہون گے، یہ تو بڑا حرج ہو گا، معلوم نہین مقدمہ[۲] مین کیا ہو رہا ہے، پتہ کیا لگا ہو گا!

میان ماجد[۳] کا انگریزی مضمون دارالمصنفین وغیرہ رجسٹرڈ بھیجدو،

عبدالسلام تعین مضامین قرآنی کے منتظر ہین ان سے کہو کہ خود کوئی کتاب قرآن مجید[۴] لکھتے تو کیونکر لکھتے، میرے کام مین ایسے بھوے بنجاتے ہین،

شبلی ، الہ آباد ، ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۴ء

(۶)

عزیزی،

۱۔ جلسہ مین عبدالسلام کے اور میرے[۵] خطوط غلط یا صحیح پڑھے گئے، پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ

۱؎ مولوی عبدالباری ندوی ۲؎ مولانا کے کاغذات چوری گئے تھے، اس کے متعلق استفسار ہے دیکھو ۴۲، ۶۶ نیز ۴۴ - ۴، ۳؎ مسٹر عبدالماجد بی اے، ۴؎ دیکھو مکتوب ۶ نیز ۴۴، ۵؎ دیکھو ۴۴ - ۴۷

درج کارروائی نہ ہو، اور اس سے یہ لوگ سازش کا کام نہ لین، ان لوگون نے اپنی تمام خرابیون اور اسٹرائک کے سارے زور کو صرف سازش اور میری شرکت کے ادعا سے ٹھنڈا کر دینا چاہا ہے اور البشیر وغیرہ یہی اثر ملک مین پھیلا دین گے،

۲۔ تم نے مدرسہ الگ کر لیا اور فرض کرو چند روز چلا بھی سکے، تو بحث یہ ہے کہ کب تک؟ اور اس سے ان کو کیا تنبہ ہو گا، وہ دیوبند وغیرہ سے لونڈے بلوا لین گے اور خود شہر مین وظائف پر مل جائین گے،

۳۔ عبد السلام کو اب فیصلہ کر لینا چاہیے، اگر لکھنؤ مین رہین تو ان سے تدریس ادب کا بھی کام لو، اور اگر وہ کلکتہ جائین تو سیرۃ کیلئے کسی ایسے شخص کو لو، جو درس کے کام بھی آئے،

۴۔ پورا اطمینان ہو جاتا تو مین بمبئی چلا جاتا،

۵۔ ماہوار مالی اعانت کی کیا سبیل ہے، اس مین میرا جو حصہ ہو بتا دو،

۶۔ ماسٹر دین محمدؐ کو بلا لو، شاید لکھنؤ مین اس قدر ارزان لائق شخص نہ مل سکے،

شبلی، دہلی، اپریل ۱۹۱۴ء

(۷)

مولوی مسعود علی،

۱۔ میری تمام ذاتی کتابون کی یعنی جو کتبخانہ کی نہین ہین، گو اور کسی کی ہون، مولوی عبد السلام

---

۵ مولانا کے استعفار کی بنا پر طلبہ ناظم جدید سے برہم تھے، اس کے بعد اور بھی کئی باتین ناظم جدید کی طرف سے اشتعال انگیز ہوئین، جن سے لڑکون مین جوش پیدا ہوا اور وہ مہینہ تک انھون نے مدرسہ جانا چھوڑ دیا، تمام ملک مین ایک شور برپا تھا، طلبہ کی تائید مین ملک مین اہ جلسے ہوئے، بڑے بڑے اخبارات انکے ہمزبان تھے، اس موقع پر مکتوب الیہ بھی لڑکون کے ساتھ تھے،

سے کہو فہرست بنا کر میرے پاس بھیجدین،

۲۔ انگریزی کتابون مین مسٹر ہنٹ کی ایک کتاب ہے، مولوی عبد الماجد صاحب، بی اے سے کہو کہ میرے پاس بھیجدین،

۱۔ بلاغت (۲) مسائل عقائد و کلام، (۳) مسائل حکمیہ و تمدن، (۴) اخلاق،

عبد السلام قرآن مجید ایک طرف سے پڑھنا شروع کرین، جو آیت جس مد مین آئے اسکا غذ پر اس عنوان کے تحت مین لکھتے جائین،

ان الفاظ کو بھی یکجا کرنا چاہئے جو قرآن کے اصطلاحی الفاظ ہین، مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، منافق، مومن، رکوع، سجود، وغیرہ، یعنی قرآن مجید نے زبان مین کتنے اصطلاحی الفاظ اضافہ کئے،

اکرام اللہ خان[۱] نے ایک یادداشت کی بیاض بنادی تھی، جو لوگ کتاب مستعار لے جاتے تھے، اس پر ان لوگون کا نام لکھ لیا جاتا تھا، اس کو دیکھکر لوگون سے کتابین واپس لے لو، اور میری کتابون مین داخل کردو، ضروری

شبلی، اپریل ۱۹۱۴ء،

(۸)

مولوی مسعود علی،

مین بار بار روکتا تھا کہ اسٹرائک سے کیا نتیجہ ہوگا؟ لیکن آخر ہوئی اور لطف یہ کہ اسکی انتہا قیمت ٹھہری کہ میری سازش تھی،

مجلس انتظامیہ اپنی رپورٹ شایع کریگی، اس مین بڑے بڑے نام ہین، اس کے مقابلہ مین

[۱] مولوی اکرام اللہ خان ندوی اڈیٹر الندوہ کا سلسلۂ جدید، دیکھو مکتوب ۱۱،

بیچارے بچون کی کیا وقعت ہوگی،

بہرحال کیا حال ہے، اور کیا اسکیم ہے،

یہ لوگ چھ برس سے میرے خلاف ارکان مین برہمی پیدا کرانے کی سازش اور کوشش کراتے رہے، وہ اسٹرائک نہین اور یہ اسٹرائک ہے،

غریب لڑکے کیونکر بسر کرتے ہین، اور کب تک کرین گے، مکان کونسا ہے، وہ بھی تو خالی کرایا جائیگا،[1]

شبلی، دہلی، اپریل ۱۹۱۴ء،

(۹)

عزیزی،

حیدرآباد کی ماہوار، اب تک نہین آئی ورنہ روپیہ پہونچ گئے ہوتے، آج کل مین آئیگی، یہ لکھو کہ درجۂ تکمیل مین کون کون ہین، ان کا امتحان آخری کب ہوگا؟

مین چاہتا ہون کہ دو چار قابل طلبہ اپنے ساتھ رکھون، کسی فن کی ان کو تکمیل کراؤن، ان مین سے جنمین تصنیف کا مادہ ہو، ان کو تصنیف کیلئے تیار کیا جائے،

جو غیر مستطیع ہون گے، ان کے مصارف کا بندوبست ہوگا، اس لئے ایسے طلبہ کی (اگر ہون اور پسند کرین) ایک فہرست لکھ بھیجو،

ماسٹر صاحب نے تو لکھا ہے کہ وہ نوکری چھوڑ کر یہان آتے ہین،

سید سلیمان کا پتہ کیا ہے، شبلی، بمبئی،

۱۵ر جون ۱۹۱۴ء،

[1] دیکھو ۵،

(۱۰)

عزیزی،

تم لکھتے ہو کہ کوئی مستقل کام نہین، اصلاح ندوہ سے بڑھکر کیا کام ہے،

نواب صاحب بالکل اکیلے ہین، کوئی ان کو مدد نہین دیتا، حالانکہ یہ کام پھیلایا جائے تو بہت پھیل سکتا ہے،

اصلاحی مسودہ دہلی سے آگیا ہے، اب جلسہ کو لکھنؤ مین جمع ہو کر، ترمیم و اضافہ کرنا اور اس کو شایع کرنا ہے،

اشاعت کا خود ایک کام ہے، پھر تمام ملک سے آرار کا طلب کرنا، اصلاحی کمیٹی کے ممبرون کے دائرہ کو وسیع کرتے جانا، مختصر انگریزی ریورٹین تیار کرانا وغیرہ وغیرہ، سیکڑون کام ہین، ندوہ ایک دن مین تو درست نہین ہوگا،

معین الدین خود وکا ایک حسرت آمیز خط آیا تھا، ملجائے تو سلام کہنا، وہ ابھی میرے پاس رہنے کے قابل نہین ہے، ورنہ مین بلا لیتا،

سید سلیمان نے محسن کی تعریف لکھی ہے کہ وہ تمھارے پاس رہنے کے قابل ہین، انشاپردازی کا بھی مادہ ہے،

خلیل[۱] صاحب اگر آئین تو بلالون، ان کے لئے وظیفہ تو مین اپنے ہان سے دونگا، لیکن رہنے کے لئے اگر وہ سلیمان عبدالواحد[۲] سے بندوبست کرلین تو آسانی ہوگی، یہان بڑا

[۱] شیخ خلیل عرب ندوی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ [۲] بمبئی کے ایک مشہور سیٹھ،

مسئلہ مکان کا ہے کئی لڑکے ہو جائین گے، تو ایک کمرہ دے لیا جائیگا،

شبلی، بمبئی، ۲۳ جون ۱۹۱۴ء،

(۱۱)

عزیزی،

فوراً مطلع کرو کہ عبد السلام کہان ہین، اگر وہ منظور کرین تو چھ مہینہ یہان آ کر رہین، بشرطیکہ آزاد صاحب بھی اجازت دین،

سرکار بھوپال چاہتی ہین کہ ازواج مطہرات رض کے حالات پر ایک مستقل کتاب ہو جائے، عبد السلام سیرت کی ضمن مین ان کے حالات لکھ چکے ہین، اب کچھ تفصیل اور علمی حیثیت اضافہ کر دینی ہوگی،

ہان طلبہ مین سے کوئی شخص سیرت کے دفتر کے قابل ہو تو مطلع کرو،

خلیل صاحب تکمیل کے لئے یہان آئین تو آ جائین، کچھ سیرت کا کام بھی دیدون گا، کہ طریقہ تصنیف سے آشنائی ہو،

شبلی، بمبئی، ۳۰ جون ۱۹۱۴ء

(۱۲)

الندوہ نکلا، اگر تم ایسی خوشخط صاف، اور عمدہ چھپائی کا انتظام کر سکتے ہو تو مین قطعاً ایک رسالہ کا انتظام کر دون، اور کوئی وجہ نہین کہ تم اکرام اللہ خان کے برابر کام نہ کر سکو،

شبلی،

۲۹ جولائی ۱۹۱۴ء،

(۱۳)

عزیزی،

بھائی وہ لوگ دار المصنفین ندوہ مین بنانے کب دین گے کہ مین بناؤن میری اصلی خواہش یہی ہے، لیکن کیا کیا جائے، حالانکہ اس مین انھین کا فائدہ ہے،

قاری عبدالولی نے ولایت سے مشین منگوائی ہے پیشگی یہان آکر دے گئے ہین، اگر آگئی تو شاید وہ کام وقت پر دے سکین اور رسالہ نکل سکے،

ایک علمی رسالہ کی سخت ضرورت ہے، مین بالکل تیار ہون،

شبلی ، ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع،

(۱۴)

عزیزی،

سخت حیرت ہوتی ہے کہ اس مین کرنے کا کیا کام ہے، جس قدر رائین آگئی تھین، نواب صاحب ارکان لکھنؤ سے مل کر ان کی رائین لکھوا لیتے، اگر وہ نہ لکھتے تو خود رایون کا خلاصہ اور اس کے مطابق دستورالعمل کو درست کر کے اخبارون مین بھیجدیتے، کم سے کم اخبارون مین وہ اُصولی اُمور چھپوا دیتے جو ندوہ کے دستورالعمل سے مخالف ہین، کام ہر جگہ ایک ہی دو آدمی کرتے ہین، باقی لوگ برائے نام ہوتے ہین،

خیر اب بھی نواب صاحب سے کہو کہ دونون دستورالعملون مین جو اہم اصولی اختلاف ہین اس کو تو اخبارات مین شایع کر دین، اور خود دستورالعمل جہان تک کہ ارکان کا متفق علیہ ہے اس کو

شایع کردین،

دلی جانا ہے تو فوراً آجانا چاہیے، پھر رمضان آجائیگا،

تمھارے پاس عبد الباری کے لئے جو خط بھیجا تھا وہ پہونچا یا نہین،

شبلی، ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء،

(۱۵)

عزیزی،

خط پہونچا، واقعی ایک کارکن آدمی کے لئے بے شغلی سے بڑھکر کوئی عذاب نہین، لیکن تم نے لکھا تھا کہ تم نے کسی شغل کی بنیاد ڈالی ہے، اور اب شروع کردو گے، وہ کیا تھا،

قاری عبد الولی یہان آئے ہین مشین خریدنا چاہتے ہین، اگر چھپنے کا انتظام ممکن ہو تو ایک ماہوار رسالہ کی بڑی ضرورت تھی، علمی سطح بالکل گر چکی اور انگریزی تعلیم بھی جہل کے برابر نکلی، اصلاح کا کام اونچے ہاتھون مین جانے سے کیا ہوگا، کام کرنے والے کہان ہین، اپنے دھندے سے کس کو فرصت ہے،

ایک کام کرنے کا تو یہ ہے کہ دار المصنفین کا بندوبست کرو، راجہ صاحب محمود آباد نے مجھ سے کہا تھا کہ مین نے بخن کے پاس زمین لی ہے، چاہو تو وہین تم کو بھی دلادون، کہو تو مین ان کو لکھون، اور تمام معاملات تمھارے ہاتھ سے انجام پائین، اگر زمین مل جائے تو ایک مختصر پھوس کا بنگلہ اور چند اور چھپر کے کمرے بنوا لئے جائین، پھر کام چلتا رہے گا، غالباً وہان میری صحت بھی درست رہے،

سیرت مین دو کاتب یہان کام کرتے ہین، شبلی، بمبئی، ۱۸ر جولائی ۱۹۱۴ء،

(۱۶)

عزیزی،

میری ایک قلمی کتاب[1] نادر کتاب جہان آرا بیگم کی تصنیف مُطلّا و مذہّب منشی محمد علی کے پاس ہے، لوہے کی صندوق مین رکھوادی گئی ہے، نیز ایک عالمگیر کا فرمان ہی، دونون چیزین ایسی ہین لیکن سردست تو نہایت حفاظت سے نواب علی حسن خان صاحب کے پاس محفوظ جگہ رکھوادو، پھر مین آیندہ لکھون گا، کہ وہ کہان بھیجی جائین، نہایت احتیاط سے ہر کام خود کرنا،

شبلی، ۲۷ر جولائی ۱۹۱۴ء،

(۱۷)

عزیزی،

تمھارے استقلال سے بہت مسرت ہوئی، خدا قائم رکھے، مین نے (احباب نے بھی یہی مشورہ دیا) تو یہ عزم کرلیا ہے کہ جہان رہون ندوہ اپنے ساتھ رکھون، ندوہ در و دیوار کا نام نہین، سید سلیمان وغیرہ کا نام ہے، ایسے اشخاص پیدا کرنے چاہیئن، دو شخص آزاد کلکتہ سے بھیجتے ہین، انگریزی کا بھی انتظام ہوگا،

جلسۂ سالانہ کے متعلق ایک نکتہ بڑے تجربہ کے بعد قابل لحاظ ہے، مین دیکھتا ہون کہ اصلاح مین جس قدر زور آتا ہے، مخالفت کا زور اس سے بڑھ جاتا ہے، فرض کرو جلسۂ سالانہ

[1] مونس الارواح، حالات شیخ معین الدین اجمیری، یہ نسخہ اب دارالمصنفین کے کتبخانہ مین ہے،

ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو کمزور رہے، لیکن اگر مخالفت کا قصد کیا جائے تو یہ لوگ بے انتہا زور صرف کر دین گے، اور بڑے بڑے آدمی جلسہ مین شریک ہو کر اس کو اور باوقعت کر دین گے، اور عوام کو بلا کر ہر ناجائز کارروائی کو ووٹ سے منظور کرالین گے،

نواب صاحب نے ضروری خطوط کا جواب نہین لکھا خصوصاً میرے بعض مسودات اب تک نہین آئے، پیارے صاحب کو لکھتا ہون وہ خبر تک نہین ہوتے مل جائین تو تاکید سے یاد دلادو،

شبلی، ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء،

(۱۸)

عزیزی،

جو مصیبت مجھ پر پڑی[1] اس نے بہت دنون کے لئے بیکار کر دیا،

اس پر یہ مصیبت کہ مرحوم کی زوجہ حال نے وفات کے ساتھ ہر قسم کے قانونی اور عدالتی بلکہ فوجداری جھگڑے شروع کر دیئے، اب مجھکو یہان سے ٹلنا مشکل ہو گیا ہے،

مقدمات شروع ہو گئے، اور ہم ہی دونون بھائی مدعا علیھم ہین،

شبلی، الہ آباد، ۱۰ راگست سنہ ۱۹۱۴ء،

(۱۹)

آخر ساری دینا لٹا کے گھر مین آیا، آؤ تو یہین آؤ، اتنا اور کرو کہ میری کتابون کے دو صندوق اور کچھ کتابین، مطبوعات یورپ پیارے صاحب نے نواب صاحب کے خوابگاہ کے کمرے مین

[1] مولوی اسحاق کا انتقال،

میرے سامنے رکھوادی تھین، وہ بھی ساتھ لیتے آؤ، صندوق سواری گاڑی مین بیرنگ روانہ کردینا یہان چھڑا لیئے جائین گے،

میری کرسیان اور بڑی میز دفتر سیرۃ کی اگر کم کرایہ مین آسکین توان کو روانہ کرنا، اور قیمت کے قریب قریب محصول پڑجائے تو کچھ ضرور نہین، شبلی، از اعظم گڈھ، ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۱۴ء،

(۲۰)

عزیزی،

خط پہونچا، موقوفی کی وجہ کیا قرار دی ہے،

اس وقت میرا سرٹیفکیٹ دینا ان خبیثون کے لئے ایک دستاویز بن جائیگا اور فوراً تمام ملک مین غل مچادین گے، کہ مین ہی مقدمہ لڑا رہا ہون،

تلمذ حسین[۲] نے میرے خط کے جواب مین ایک پمفلٹ چھاپکر تمام ممبرون کے نام بھیجا تھا وہ کسی کے پاس ہوگا، اس مین ماسٹر پیارے صاحب[۱] کی تعریف، میرے خط مین ہے، پمفلٹ مین میرا خط بعینہ نقل کیا ہے، اپنی رائے لکھو،

معین الدین خود کیا نصابی تعلیم پوری کریگا، اگر نہ کرنا چاہے، تو اسے بھی اپنے ہان کیون نہ لے لون علم کلام اور خطابت و تقریر مین تکمیل ہو جائیگی

اس صیغہ کے لئے میان حمید نے ؎ ماہوار دینا منظور کیا، ؎ مین بھی دونگا،

شبلی، ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء

---

[۱] پیارے صاحب سکنڈ ماسٹر دارالعلوم کے متعلق، [۲] قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے سابق ہڈ ماسٹر دارالعلوم،

(۲۱)

عزیزی،

درجۂ تکمیل یا تصنیف والون کے متعلق نقشۂ ذیل کی خانہ پری کرکے بھیجدو،

۱، نام اور پتہ یعنی سکونت وغیرہ ، (۲) مستطیع ہین یا غیر مستطیع، (۳) کس فن کی تکمیل چاہتے ہین، سرِدست صرف تفسیر اور ادب کی تکمیل کا انتظام ہو سکتا ہے، (۴) کتنی مدت قیام کرین گے، (۵) مقصدِ زندگی کیا ہے، (۶) وضع ولباس وفرائض مین علما کی وضع کے پابند رہ سکتے ہین یا نہین، گو یہ جزئی بات ہے، لیکن مین شروانی اور بوٹ تک کو ناپسند کرتا ہون، قمیص لحیہ تو سخت ناگوار ہے،

مین صرف تعلیم نہین بلکہ تربیت بھی چاہتا ہون، ایسے لوگ درکار ہین جنکی صورت اور سیرت دونون عالمانہ ہو، علما کا ہمیشہ قاضی ابو یوسف کے زمانہ سے ایک خاص لباس رہا ہے، طلبہ بھی اسی کے قریب قریب استعمال کرتے تھے،

سرائیبر کے منتظم دلیر نہین ہین، مدرس حال گو ان کے نزدیک نا قابل ہین، لیکن ان کو فوراً موقوف نہ کرین گے، اور شاید اس مین کچھ دیر لگے،

درجۂ تکمیل والون کے ساتھ شبلی یہان چلے آئین، جب تک کوئی انتظام نہ ہو وہ تکمیل مین رہین اور اگر دفترِ تصنیف سیرۃ مین وہ کوئی کام انجام دے سکے تو مین اس مین منتقل کر دون گا،

شبلی

اعظم گڈھ ، ۱۵؍ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

(۲۲)

عزیزی،

تمھاری خاموشی سخت حیرت انگیز ہے، مین صرف تمھارے خطوط کے انتظار مین گھر نہ جا سکا، اور اب اتوار تک اور انتظار کرنا پڑیگا،

عبدالباری آتے ہین، علی گڈھ کا مشن آیا یا نہین اور کب آئیگا؟

مین نے نواب صاحب کو تار دیا تھا، اُن کو ملا یا نہین،

یہ مشن نہ قوم کا منتخب کردہ ہے نہ اصلاحی کمیٹی نے اس کو تسلیم کیا ہے، اس لئے نواب صاحب یا مولوی نظام الدین صاحب کو اس کے قبول کرنے اور اس مین شامل ہونے کا حق نہین،

درجۂ تکمیل مین کون کون لڑکے تیار ہین، ادھر کئی لڑکون نے خط لکھے،

باغ کے پہلو مین سڑک پر جو سرکاری بورڈنگ ہے، اس کے خریدنے کا بھی بندوبست ہو رہا ہے جس سے سڑک کا سامنا ہو جائیگا،

شبلی، اعظم گڈھ، ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء،

(۲۳)

عزیزی،

تم نے جو کچھ لکھا، ہمدرد دیکھکر مین نے سب کچھ سمجھ لیا تھا، اور اسی وقت آزاد اور حاذق الملک کو خطوط لکھے، بہرحال صاف کارروائی یہ ہے کہ نواب صاحب کو لکھدینا چاہئے، کہ مجھکو اصلاحی کمیٹی کی منظوری بغیر کوئی حق نہین کہ مین اس کمیشن کو قبول کر دن،

۱؎ بغرض دار المصنفین،

مولوی نظام الدین حسن[1] نہایت ضابطہ کے پابند ہین، اس لئے وہ ذاتاً شریک ہو سکتے ہین، لیکن اصلاحی کمیٹی کی طرف سے نہ شریک ہون گے، اُن کو اسی امر کو خوب ذہن نشین کردو، باقی جو کارروائی مناسب ہو کرو،

شبلی، اعظم گڈھ، ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء،

(۲۴)

عزیزی،

اچھا ہے، بقرعید کے بعد ہی آئین[2]، مین بھی ابتک مکان پر نہین گیا، عید کر آؤن، جو شخص کم ازکم نحو و صرف پر اچھی طرح قادر نہ ہو، اور عربی پیچیدہ عبارت کے صحیح پڑھنے پر قادر نہ ہو وہ درجۂ تکمیل کے قابل نہین،

کتب خانہ کی کتابین ابھی میرے پاس باقی ہین، کوئی آدمی جائے تو اس کے ہاتھ بھیجدون فتح الباری کی ایک جلد بھی رہ گئی،

نواب صاحب کو خط لکھا، خدا جانے پہونچا یا نہین، کوئی جواب نہین آیا،

مولوی فضل الرحمن سے کتابون کی عام فہرست بھجوادو یعنی جس قدر کتابین ان کے ہان ہون،

قاری عبد الولی کے ہان میان اسحاق مرحوم کا مرثیہ چھپنے کو بھیجا، مہینہ بھر ہو چکا، خبر تک نہین، ہو سکے تو تاکید کرکے چھپوادو،

شبلی،

اعظم گڈھ، ۲۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

---

[1] مولوی نظام الدین حسن بی اے ایل ایل بی، لکھنو، [2] طلبائے دار المصنفین،

(۲۵)

عزیزی،

افسوس تم مجبوراً ایسی جلدی چلے گئے کہ تمام فیصلہ طلب باتین رہ گیئن، نواب صاحب کا یہ حال کہ کسی خط کا جواب تک نہین آتا،

بہ تحقیق معلوم ہوا کہ مولوی نظام الدین صاحب نے صحیح اور صاف صاف رپورٹ لکھی لیکن کمیشن ان کی رپورٹ کو چھپانا چاہتا ہے، بعینہ بھیجنا نہین چاہتا،

سید سلیمان آتے آتے رہ گئے، یعنی بیمار ہو گئے،

عبدالشکور[۱] کا ایک قصیدہ ملا، تمھارے پتہ سے جواب مانگا ہے جواب کی کیا حاجت ہے، بقرعید کے بعد آجانا چاہئے،

قصیدہ مین کچھ غلطیان اور کمزوریان ہین، لیکن طبیعت مین قابلیت ہے، اس لئے بہت جلد یہ خامیان نکل جایئن گی،

خوب سوچا، ٹاٹ مین حریر کا پیوند نہین لگ سکتا، ولن یصلح العطار ما افسد الدھر پھر اچھی قوتون کو کیون ضایع کیا جائے، دار المصنفین، درجہ تکمیل، سرائمیر[۲] درجہ ابتدائی پورا جامعۂ اسلامیہ کا مصالحہ ہے، کام کرنے کی ضرورت ہے، سرائمیر والے چند بار آئے، وہ تمھارے بہت آرزومند ہین، وہان کے موجودہ عملی ناظم اور بانی مدرسہ مولوی شفیع کی خواہش ہے کہ تم ناظم یا نائب بن جاؤ، اور وہ واعظ بن کر قصبات کا دورہ کرتے رہین کہ مالی حالت

---

[۱] ابوالحسنات عبدالشکور بہاری طالب علم ندوہ، [۲] دیکھو ۱۰-۴۸-۷۵، [۳] ندوی،

کی طرف سے اطمینان ہو جائے، وہ کہتے ہین کہ مجھکو نظم ونسق نہین آتا،

کلکٹر صاحب کے ہان وقف نامہ کی تعیین اسٹامپ کی درخواست دی تھی، کل حکم آگیا آٹھ آنہ سیکڑہ شرح ہے، اب تکمیل وقف نامہ مین کوئی انتظار نہین، البتہ مستورات کے لئے پھر جانا پڑیگا، بقرعید کی صبح کو جاؤنگا،

انسپکٹر مدارس آئے تھے، وہ سرامیر کو دو مہینہ کے بعد دیکھین گے، اور امداد کی پوری توقع ہے، مولوی عبدالودود[1] کل ملنے آئے تھے، بیکاری سے گھبرا گئے ہین،

نیشنل اسکول کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا، نئے کمرون کی بنیادین پڑ رہی ہین،

تم بھی اپنی نسبت اب کوئی قطعی فیصلہ کرلو، شبلی، اعظم گڈھ، اکتوبر ۱۹۱۴ء

(۲۶)

عزیزی،

الٹی گنگا بہاتے ہو، پہلے آزاد و سلیمان لکھین، تب اصلاحی کمیٹی کام کرے، بھائی ان لوگون کو قانون سے کیا خبر، اور کس کو غرض ہے کہ تمام دستور العملون کو پڑھے اور مقابلہ و ترمیم و تنسیخ کرے، دلی مین یہ تماشا دیکھ چکا،

پہلے خود نواب صاحب، خوب اچھی طرح قانون پر تیار ہو جائین، معمولی دفعات کو چھوڑ کر اساسی اور اصولی باتون کو لے لین، پھر اور ممبرون کو دونون دستور العمل دکھا کر اور بھیجکر رائین لکھواؤ، لوگ خود کچھ نہ کرین گے، لیکن اگر سکریٹری صاحب اپنی یادداشت بھیجین تو لوگ دستخط کر دین گے، علی گڈھ تک مین یونہی کام ہوتا ہے، کام ایک ہی کرتا ہے، اور لوگ فقط ساتھ دیتے ہین،

[1] ندوی،

نواب صاحب کسی اور کو کیون تلاش کرتے ہین، آفتاب احمد خان، عبد اللہ خان، اور عبد الحق جو کچھ کر رہے ہین تنہا کر رہے ہین اخبارات ہرگز ایک حرف نہین لکھین گے،

زمیندار بیچارہ نے لکھنا چاہا لیکن واقفیت نہین، بیچارہ اتنا لکھ کر رہ گیا کہ عبارت اچھی نہین،

نواب صاحب کو فوراً چند مہم باتون کے متعلق یادداشت لکھکر شایع کرنی چاہیے،

افسوس ہے اُنھون نے بالکل سکوت اختیار کیا، ورنہ مین خود لکھ کر بھیجدیتا، وہ تو خطون کا جواب تک نہین دیتے پھر مین کیا کرون،

فقط دستورالعمل کے شایع کرنے سے کچھ حاصل نہین، کون تمام دستورالعمل پڑھتا ہے اصولی امور کو نمایان کرنا چاہیے یعنی،

ا مسودہ ندوہ کی رو سے بھی ارکان موجودہ جدید ارکان کا انتخاب کرین گے، اور یہی سلسلہ اور ان کی ناجائز کثرت کا اثر ہمیشہ متعدی ہوتا رہیگا،

۲- دستورالعمل قدیم مین ناظم کا تقرر جلسۂ سالانہ عام پر موقوف تھا، اب پبلک کو اتنا دخل بھی نہین رہا،

۳- جلسۂ سالانہ عام، کا کورم پچیس ۲۵ شخصون کا رکھا گیا ہے، سات کرور مسلمانون کی قسمت پچیس ۲۵ کے ہاتھ مین ہوگی، اور اس طرح کے اصولی امور نمایان کرنا چاہئین،

شبلی،

۶، اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

(۲۷)

عزیزی،

بھائی تمھارا ایسے مقدمہ مین پھنسنا تو بہت بُرے نتائج پیدا کرے گا، تم سے بہت سے کامون کی اُمید تھی،

ندوہ کی سفائکیان جاری ہین،

مین یہان تکمیل کا درجہ کھول دون گا، تم طلبہ کے نام سے مطلع کرو، اور خود ان کو لکھدو کہ مجھ سے خط کتابت کرین،

مین نے یہان اپنا مستقل انتظام کرلیا ہے، ہر طرح کا آرام اور پھیلاؤ ہے، تعلیمی کام شروع ہو گئے ہین، کسی طرف سے کوئی رکاوٹ نہین، بالکل ایک بادشاہت معلوم ہوتی ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ مین نے کیون اتنے دن پاجیون مین بسر کئے،

باغ ہے، بنگلہ ہے، حکومت ہے، گریجویٹ ہین، اسکول ہے، تعلیمی انجمن ہے، اور سب حسب دلخواہ کام کرتے ہین، نہ کہ وہان سگان بازاری کے ساتھ عوعو مین مبتلا ہونا،

دار المصنفین بھی شروع ہو جائیگا[1]، شبلی، اعظم گڈھ، ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء،

(۲۸)

عزیزی،

بھائی جو اسکیم پیش نظر ہے، اس مین تمھاری سب سے زیادہ ضرورت ہے، لیکن مجھکو خیال ہے

[1] آیندہ خطون کا اکثر مسلسلہ دار المصنفین سے ہے،

کہ تم نہ آسکو گے، تمھارا طبعی میلان قاعدہ کے مطابق لکھنؤ اور اطرافِ لکھنؤ مین پبلک کام کرنے کا ہوگا، اس لئے مین نے تم کو نہین لکھا، بہرحال تم آؤ تو کیا کہنا، لیکن مستقلاً یہان رہنا ہوگا، بنگلہ اور باغ مین خاندان کے اور لوگون کی شرکت ہے، اس لئے باضابطہ وقف نامہ تکمیل پاجائے تو پوری اکیم شروع کیجائے، شبلی، اعظم گڈھ، ۱۱ ستمبر ۱۹۱۴ء،

(۲۹)

عزیزی،

افسوس بخار مین یہ خط لکھ رہا ہون، اس لئے مختصر ہوگا، مین اگر صحیح رہا تو دار المصنفین کی تجویز اور اعظم گڈھ مین عام تعلیم کی اشاعت، ان دونون کامون کو وسیع پیمانہ پر جاری کرونگا، بنگلہ کی درستی ہورہی ہے اور کتب خانہ وسیع کیا جارہا ہے، تم خود اندازہ کرسکتے ہو کہ کون کام تمھارے مناسب ہوگا،

مکان .... والد مرحوم کا خالی ہے، یعنی مین نے کرایہ سے رُوک رکھا ہے، اور اس کا کرایہ اپنے ذمہ لے لیا ہے، کیونکہ وہ مکان والد نے مظفر کو دیدیا تھا، وہ مکان نہایت کافی ہے، طلبۂ دار التصنیف اور دار التکمیل کے لئے بھی اس مین کافی جگہ ہے، میرے بنگلہ اور نیشنل اسکول سے قریب بھی ہے،

لیکن اصلی سوال تمھارے الاونس کا ہے، جو کام تم سے تعلق ہوگا، اس کے لئے ضرور ہے کہ تمھاری پوزیشن معزز ہو، اس لئے یا تو معاوضہ معقول ہو، جسکی نسبت ابھی کوئی اطمینان کے قابل انتظام نہین، یا اگر آنریری کام کرو تو مصارف کا بار پڑیگا، اگرچہ مکان مفت ہوگا اور

دیگر مصارف بھی بہت کم؛ تاہم آخر مصارف ہون گے،

میرے پاس اس وقت صرف بھوپال کی ماہوار، اور اپنا ذاتی وظیفہ ہے، دار المصنفین کیلئے کئی برس کے بعد، آمدنی کی صورت نکلے گی، وظائف تکمیل کا کسی قدر انتظام یون ہوا ہے کہ ۳۰ ماہوار میان حمید دین گے، اور اسی قدر ایک اور صاحب، کتبخانہ، بنگلہ، باغ کی وسعت اور ترمیم مین بہت مصارف پڑ رہے ہین، اور پڑین گے، اور یہ سب اپنی ذات سے کر رہا ہون اور کرنا پڑیگا،

شبلی، اعظم گڈھ، ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء،

(۳۳۰)

فوراً یہان آؤ تو تمام اسکیم کا فیصلہ کر سکو گے، افسوس مجھکو بخار آرہا ہے، مین ہر چیز کا مقابلہ کر سکتا ہون، لیکن بیماری سے سخت بدہمت ہو جاتا ہون، شبلی، ۲۰ ستمبر ۱۹۱۴ء،

(۳۳۱)

افسوس تم سے اتنا نہین ہو سکتا کہ میری تعزیت یا عیادت کو آؤ، دور ہی سے باتین کرتے ہو، شبلی، اعظم گڈھ، ۲۲ ستمبر ۱۹۱۴ء،

(۳۳۲)

عزیزی،

مین ایک مفصل اسکیم لکھ چکا ہون، اب جو آنے والے ہون فوراً آجائین، تاکہ ایک صحیح اسکیم قائم ہو جائے، شبلی متکلم بھی، اور اور لوگ بھی،

تم اپنی نسبت فیصلہ کر لو کہ کہان رہنا بہتر ہے، لکھنؤ سے بالکل قطعِ تعلق مناسب معلوم

نہین ہوتا، ورنہ ایک عمدہ اسکیم یہ تھی کہ سرائے میر کا نظام تمھارے ہاتھ مین ہوتا، اگر اس کا کچھ تدارک یعنی تلافی ہوسکے تو سرائمیر کے ارادہ سے آجاؤ، میرا دورہ بھی اکثر رہیگا،

سید سلیمان بیمار ہوگئے، اور میرے پاس نہ آسکے،

یہ بہ تحقیق معلوم ہوا کہ علی گڈھ والے مولوی نظام الدین کی رپورٹ بھوپال نہ بھیجین گے،

آج ٹکٹ نہ ملا، اس لئے بیرنگ، شبلی، ۱۔ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء،

(۳۲۳)

عزیزی[1]

سخت افسوس ہے کہ آینوالے ابتک نہین آچکے، مین گھر جاکر عین بقرعید کے دن چلا آیا، دو مکان خالی کرائے ہین، اور اُن کے کرایہ کا نقصان گوارا کر رہا ہون، شبلی متعلم، یا تو بالکل بیکار تھے، یا اب پندرہ تک، ان کو کوئی کام نکل آیا، اگر اسی قسم کے کچے پکے لوگ ہین تو یہ کیا کرین گے خود یہان لوگ اکثر دریافت کرتے ہین کہ طلبہ کب تک آئین گے،

یہان کافی گنجائش ہے، مدرسین کا ضروری اسٹاف بھی ہوجائیگا، مستطیع جس قدر چاہین آسکتے ہین، اور کچھ غیر مستطیع بھی، انتظار میرے لئے نہایت تکلیف دہ چیز ہے علی محسن وغیرہ کیا کر رہے ہین،

تمھاری نسبت یقیناً سرائمیر مین رہنا بہتر ہے، اور چھ مہینہ کی رائے ٹھیک ہے، تمکو

---

[1] مولانا کی زندگی کا سب سے آخری خط یعنی وفات سے ۱۳ دن پہلے کا، اس وقت مولانا کے اصلی خیالات کیا تھے، اس خط سے معلوم ہون گے،

ہر بات کا تجربہ ہو جائیگا، اختیارات جس قدر چاہو بل جایئن گے،

افسوس ہے کہ مجھکو اصولی امر مین اختلاف ہے، مین تیس برس سے مسلمانون کی حالت پر غور کر رہا ہون، خوب دیکھا، اصلی ترقی کا مانع وہی گران زندگی ہے، جو سید صاحب سکھا گئے، ہندو اسی سے بازی لے گئے، اور قیامت تک لیجایئن گے، مین اپنے مصارف برابر گھٹا رہا ہون، سرمائی کچھ نہین بنوائی، پرانی چھینٹ کی اچکن اس سال کو بھی ختم کرے گی، اور انشاءاللہ اخیر سادگی تک آجاؤن گا، بھائی ظاہری ٹیپ ٹاپ سے کیا ہوتا ہے، یہ سچ ہے کہ لوگ بدحیثیت کی وقعت نہین کرتے، لیکن یہ ان لوگون کے لئے ہے، جن کو دو چار دن کا تجربہ ہو، جن لوگون مین برسون آدمی رہ چکا اور رہے گا، وہان ظاہری ٹیپ ٹاپ محض بے کار ہے، خیر یہ سب طے ہو جائیگا،

شبلی،

اعظم گڈھ، ۵ نومبر ۱۹۱۴ء،

۴۴۔ مولوی ضیاء الحسن صاحب ایم اے ندوی کے نام

(۱)

عزیزی،

خط پہونچا، مین نے چونکہ استعفا[1] دیدیا، اور مدار المہام کے ہان سے منظور بھی ہو گیا، صرف اعلیحضرت[2] کی منظوری باقی ہے، اس لئے جلد یہان سے روانگی کا قصد ہے، لیکن ابھی متعین نہین کہ کہان جاؤن گا، میری صحت کیلئے ضروری ہے کہ چار پانچ مہینہ تک صرف سیر و تفریح کرون، مین چاہتا ہون کہ چند روز تک آپ کا میرا ساتھ رہتا تاکہ مین ادب اور فلسفہ کی بعض کتابین آپ کو پڑھاتا، اور مضمون نگاری کی بھی تعلیم دیتا، دیکھئے خدا کب موقع لاتا ہے، شبلی، ۴ر جنوری ۱۹۰۴ء،

(۲)

مبارک، تمھارے پاس ہونے کی بیحد خوشی ہوئی، اور تمھاری نسبت حسن ظن بڑھ گیا، فرائد المعانی و بیان مین ہے مطول وغیرہ کی بہ نسبت کسی قدر جدت ہے، کلکتہ مین ایک حصہ اس کا چھپا ہے، مولوی فاروق صاحب کے ایک عزیز گورکھپور مین ہین، ان کے پاس بھی بدید الخط کا نسخہ ہے،

اب تو تم ضرور کالج مین پڑھو گے، الندوہ مین تم پر نوٹ دون گا،

شبلی، ۲۵- جون ۱۹۰۹ء،

---

[1] حیدرآباد کی نظامت سررشتۂ علوم و فنون سے، مولانا اس کے بعد ندوہ تشریف لائے ہین، اور چار برس لکھنؤ مین مکتوب الیہ مولانا کی صحبت مین رہے، اس لئے درمیان کا کوئی خط نہین ہے، اسکے بعد وہ لکھنؤ سے علی گڈھ گئے اور مکاتیب شروع ہوئے، [2] نظام دکن

(۴۳)

عزیزی،

۱- مین تو مدت سے بیمین ہون،

۲- معجم[۱] الادبا کی جو جلدین عربی زبان مین چھپی ہون اس کو دیلو بھیجدیجیے،

۳- اورنگزیب کے مضامین کے پرچے یہان تو بالکل نہین، لیکن وکیل، امرتسر نے ان کا پمفلٹ شایع کر دیا ہے، آٹھ آنہ قیمت ہے، وہان سے منگوالو،

۴- موسی بن عقبہ مشہور مورخ ہے، اس کے مختصر حالات تمام رجال کی کتابون مین ملین گے، فرصت ہوگی تو اس کا اور مدینۃ[۲] العلوم کا حال نقل کرا کر بھیجدونگا،

آج بیگم صاحبہ بھوپال کے شکریہ کا جلسہ[۳] ہے، مین ایک نظم بھی پڑھون گا،

پھر ہردوئی اور بنارس کے دربار مین جانا ہے،

مین نے علوم[۴] القرآن لکھنا شروع کر دیا،

ہارویز[۵] صاحب سے درجہ تکمیل کے نصاب کے متعلق خط کتابت کرنی چاہتا ہون،

شبلی، ۱۹ نومبر ۱۹۰۹ء،

(۴۴)

عزیزی، ہان تجارب[۶] الامم بھی بھجوا دو،

۱؎ مصنفہ یاقوت رومی، عربی زبان کی تراجم مین سب سے مبسوط کتاب ہے ۲؎ اریقی کی مدینۃ العلوم جو کشف الظنون کا ماخذ ہے، ۳؎ متعلق عطیہ ہاے ندوہ ۴؎ صرف ایک فصل لکھی تھی جو تہذیب الاخلاق امرتسر مین چھپی، ۵؎ پروفیسر عربی علیگڈھ کالج، درجہ تکمیل ادب ندوہ کیلئے ان سے مشورہ مطلوب ہے، ہارویز صاحب جرمن یہودی مستشرق ہین ۶؎ مصنفہ ابن مسکویہ مطبوعہ یورپ،

سلیمان یہین ہین،

ڈاکٹر صاحب[1] کے متعلق الگ مفصل خط لکھون گا،

بنارس دربار مین گیا تھا، کل آیا ہون، زکام کی بہت تکلیف ہے، رجال کی کتابین یہان بھی کہان ہین، تہذیب التہذیب کے اخیر حصے ابھی نہین آئے جسمین موسی بن عقبہ کا حال ہے،

شبلی، ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۰۹ء،

(۵)

عزیزی،

امیہ بن اصلت کا ترجمہ کر رہا ہون،

نیکولسن کی کتاب[2] صورۃً مین نے دیکھی ہے،

محرم کے زمانہ مین، مین نہین کہ سکتا کہ کہان رہون گا، لیکن انشاءالعدین خود ڈاکٹر صاحب سے علی گڈھ آکر ملون گا،

جن کی نسبت آپ نے سرٹیفکیٹ[3] کے لئے لکھا ہے، ان کی کوئی عبارت عربی مین بھجوا دیجئے، یون ناوانستہ کیونکر لکھون،

شبلی، لکھنؤ، ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء،

(۶)

عزیزی

نصاب بھیجتا ہون[4]

---

[1] ڈاکٹر ہارویز پروفیسر عربی علی گڈھ کالج، [2] لٹریری ہسٹری آف عربیا [3] مولینا کی عادت تھی کہ بغیر واقفیت کامل کسیکو سرٹیفکٹ نہین دیتے تھے، منصور احمد ایم اے علی گڈھ سے تحصیل عربی کیلئے یورپ جانا چاہتے تھے، اور سرکاری وظیفہ کیلئے سند درکار تھی، [4] نصاب دارالعلوم ندوہ،

عربی عبارت[1] تو بہت معمولی ہے، اس سے گئی گذری اور کیا ہوتی، سرٹیفکیٹ لکھون گا تو یہ لکھونگا کہ عربی عبارت معمولی لکھ سکتے ہین، یہ ان کے کیا کام آئیگا، اس کے علاوہ جب ڈاکٹر صاحب اُن کو سرٹیفکٹ دین گے، تو اس کے سامنے میرے سرٹیفکیٹ کی کیا ضرورت، اور لندن مین اس کی کیا قعت ہوگی، باوجود اس کے تم کہو تو بھیجدون، لیکن الفاظ کمزور ہون گے،

شبلی، ۹ ستمبر ۱۹۰۹ء،

(۷)

عزیزی،

سلام علیکم ہان مضمون ضرور بھیجو، الندوہ کا انتظام اب مستقل اور مستحکم کردیا گیا ہے،

عبدالسلام نے مستقل اڈیٹری قبول کرلی ہے،

کتاب العمدہ[2] کا ریویو باقی رہگیا ہے، اب کے پرچہ مین نکلے گا، لیکن یہ ظاہر ہے کہ نہایت کوتہ قلمی کرنا پڑی ہے،

العجم مین ۲۵ سے زیادہ کمیشن نہین مل سکتا، اگر میر صاحب[3] اس قدر منظور کرین تو مین مطبع کو لکھدون، وہ کتابین دیدین گے، اور تم میر صاحب سے قیمت لے لو،

اورنٹیل کانفرنس کا مضمون متعلق قرآن مین نے عربی مین نہین دیکھا بہتر بتاؤ تو مہیا کیا جائے،

عمارت[4] اب زمین سے اوپر آگئی، اب امید ہوتی ہی کہ جلد بنے،

شبلی، ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء،

---

[1] منصور احمد صاحب کی عربی عبارت [2] لابن رشیق القیروانی مطبوعہ مصر ریویو الندوہ نمبر ۱۰-۱۱ ج ۲، [3] میر ولایت حسین صاحب مینجر بکڈپو علیگڈھ، [4] ندوہ کی،

(۸)

مطبع کو لکھدیا، وہان سے کتابین لے لو، مین رنگون کہان جا سکتا تھا[۱]،
تین ہزار جو مصطلحات[۲] کیلئے ملے ہین، یہ کالج کی زمین مین مدفون ہون گے،
دلی سے جلسۂ سالانہ ندوہ کی دعوت آئی ہے منظوری کا فیصلہ ۱۶ر جنوری کو ہوگا، اگر جلسہ
وہان ہوا تو اب کے بہت سے نئے کام کے ارادے ہین، شبلی، ۴ر جنوری، ۱۹۱۰ء،

(۹)

عزیزی،
یہ کیا معاملہ ہے، کیا میر ولایت حسین صاحب یہ چاہتے ہین کہ کتابین ڈیوٹی شاپ مین رکھدی
جائین، اور فروخت ہونے کے بعد اس کی قیمت دیجائے، اس طرح مین نے کبھی معاملہ نہین کیا اگر بتا،
اور اگر یہ نہین ہے تو قیمت بھیجکر کیون نہین منگواتے، یون کیون مطبع سے طلب کرتے ہین،
جلسہ سالانہ ندوہ دلی مین قرار پایا، علی گڈھ کے لوگون کو کثرت سے شریک ہونا چاہئے،
شبلی، ۱۷ر جنوری ۱۹۱۰ء،

(۱۰)

عزیزی،
مین انشاء اللہ دو تین دن مین وہان آتا ہون، اور جناب ڈاکٹر صاحب سے ملون گا، پروفیسر
ابو الحسن سے کہدو کہ میرے لئے گسٹ ہاؤس مین انتظام رکھین گے،

---

[۱] کانفرنس کے اجلاس مین ۔ [۲] علمی اصطلاحات کی اردو ڈکشنری لکھنے کیلئے کانفرنس کو ملے تھے،

سخت افسوس ہے کہ تم جلسہ مین نہ شامل ہوسکو گے، ۲۰ رمارچ کو اخیر جلسہ ہے، یہان بعض لڑکے عربی تقریرین خوب تیار ہورہے ہین، ایک لڑکا اس قدر ادیبانہ عربی بول سکتا ہی[1] کہ حیرت ہوتی ہے، شمس العلما، بلگرامی[2] لڑکون کی تقریر سنکر بہت محظوظ ہوئے،

عمارت تیزی سے بن رہی ہے، نہایت شاندار عمارت ہو گی، آس پاس کے سرکاری کالج اور بورڈنگ ابھی سے دب گئے،

"فمن الناس" کے متعلق تفسیر کبیر اور کشاف مین کوئی اختلافِ قرأت مذکور نہین، حالانکہ ان دونون کو اس کا التزام ہے،

اور "الیاس" کا لفظ کسی طرح صحیح نہین ہوسکتا، جملہ نہایت لغو ہو جائیگا،

شبلی،

۱۲ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء،

---

[1] خواجہ مولوی عبدالواحد صاحب ندوی اسٹنٹ ایڈیٹر الندوہ، [2] شمس العلما سید علی بلگرامی،

(۵۴) مولوی عبد السلام صاحب ندوی کے نام،

(۱)

مآثر رحیمی کے مضمون[1] کی تصحیح کی درستی مین بہت توجہ کرنا، بُرا چھپیگا تو مجھکو بہت رنج ہو گا،

رپورٹ کا کیا حال[2] ہے،

سلیمان پر بھروسہ نہ ہوتا تو مین کوئی مضمون لکھ بھیجتا، خیر اب ڈارون کی تھیوری پر لکھ رہا ہون[3]

شبلی، اعظم گڈھ، ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء،

(۲)

عزیزی عبد السلام،

رسالہ ادیب کی نسبت تم نے جو ریمارک لکھا ہے، وہ اڈیٹوریل مین لکھا جس سے قیاس ہوتا ہے کہ میرا لکھا ہوا ہے، مجھ کو اس سے نہایت افسوس ہوا، میرا وہ طرزِ عبارت نہین ہے اور جو مصرع تم نے نقل کیا، اس کو تو مین اپنے حق مین ازالہ حیثیت عرفی سمجھتا ہون، آیندہ احتیاط رکھو کہ ایسے مبتذل اور عامیانہ فقرے درج نہ ہونے پائین[4]

شبلی، دہلی، ۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء،

---

[1] دیکھو ۱۱-۱۰ مضمون الندوہ مین نکلا ہے، [2] طلبائے دار العلوم کے جلسہ دستار بندی کی رپورٹ مکتوب الیہ مولانا کے حسب حکم ترتیب دے رہے تھے، [3] دیکھو ۲-۱۴ مضمون الندوہ ج ۴ مین چھپا ہے، اس تاریخ کے دوسرے ہی دن مولانا کے پاؤن مین صدمہ پہونچا تھا، [4] مکتوب الیہ اس زمانہ مین الندوہ کے سب اڈیٹر تھے، انھون نے الہ آباد کے رسالہ ادیب پر الندوہ نمبر ۳ جلد ۸ مین ریویو کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ:- حال مین الہ آباد سے ادیب ظاہری شکل و صورت مین اس آب و رنگ سے نکلا کہ تمام لوگ پکار اُٹھے، ع اس طرح کا جمال ہو ایسا شباب ہو،

(۳)

مولوی عبدالسلام صاحب،

خط پہونچا، میاں نعیم سے پوچھو کہ اگر ان کو وقت اور فرصت مل سکے تو دفترِ سیرت[1] سے وہ وہین بیٹھے چند گھنٹون کے لئے ترجمہ کی خدمت قبول کرلین، معاوضہ بقدرِ کارگذاری جو وہ تجویز کرین، مضامین قابلِ ترجمہ مین بھیجدیا کرون گا،

سیرت مین سے تم چند ممتاز یہودیون کے قتل یعنی کعب بن اشرف وغیرہ جو ابتدائے ہجرت مین قتل کرائے گئے، ان روایتون کو تہذیب التہذیب وغیرہ سے اور اصولِ درایت سے جانچو، مولوی چراغ علی نے اس پر ایک خاص رسالہ لکھا ہے، لیکن اس کی تنقید کی حاجت ہے، جو یہان نہین ہوسکتی، دوسرے یہ کہ اُنھون نے صحابہ کو بوجہ صغرِ سن ناقابلِ اعتبار بنایا ہے، یہ کافی نہین،

مُسلم گزٹ کا اب کون اڈیٹر[2] ہے،

میان حمید کو حیدرآباد پانسو کی جگہ پر بلاتے ہین، مین تو پسند نہین کرتا، لیکن حمید سے مین نے دریافت کیا ہے، اگر وہ چاہین گے تو جس قدر اس کام کی تکمیل کے مراتب باقی ہین، پورا کردون گا

شبلی، ۱۹ر ستمبر ۱۹۱۳ء

(۴)

مولوی عبدالسلام،

تم اس قدر بھولے کیون بنجاتے ہو، تم خود اگر قرآن مجید پر کوئی کتاب لکھتے تو کن عنوانون

---

[1] مکتوب الیہ اس وقت مددگارِ سیرت تھے، اس تعلق سے یہ خطوط ہین، [2] مولوی وحیدالدین سلیم کے بعد،

کو لیتے[1]، انھین کو شروع کرو، پھر مین بتاتا بھی جاؤنگا، سردست چند حسب ذیل ہین،

۱- زبان کی تہذیب، غیر قابلِ اظہار چیزون کو دوسری طرح سے ادا کرنا مثلاً

لامستم النساء، اذا جاء احد منکم من الغائط،

۱- احکام توراۃ کے خلاف احکام،

۳- تاریخی ترتیب قرآن، سورتون کی تعیین تو آسان ہے، اتقان مین بھی مذکور ہے، لیکن،

صحاح ستہ سے مستنبط کرنا چاہئے، پھر مہما امکن، آیتون کی ترتیب،

۴- مدنی و مکی سورتون کی خصوصیات امتیازی،

تعجب ہے کہ تم نے مقدمہ[2] سرقہ کے متعلق کچھ نہین لکھا کہ کیا ہو رہا ہے، مولانا کی نسبت اگر

کچھ ثبوت نہین ملتا تو اس کو چھوڑ کیون نہ دیا جائے،

مبیّضہ کی جلد مین دار المصنفین کا انگریزی مضمون ہے، وہ رجسٹر ڈ بھیجدو،

میان مسعود سے کہدو کہ شیخ عبد اللہ وکیل علی گڈھ کا خط آیا ہے کہ اوقاف کی ممبری قبول[3] ہے

شبلی، الہ آباد، ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۴ء

(۵)

مولوی عبد السلام،

تم جاتے ہو تو رسالہ کا کیا حشر[4] ہوگا، میان مسعود اکیلے کیا کر سکین گے، لیکن اگر یہی قصد ہے

---

[1] سیرت کے تعلق سے قرآن مجید پر مولانا مکتوب الیہ سے کچھ لکھوانا چاہتے تھے، یہ عنوان اور مواد بار بار لوچھتے تھے، دیکھو ۱۳-۱۴، ۲۶[2] متعلق مقدمہ سرقہ، مولانا ملازم تھا دیکھو ۹۴، ۲۶ نیز ۲۴، ۲۵، [3] مولانا نے اوقاف اسلامی کی اصلاح کی جو تحریک شروع کی تھی مولوی مسعود علی ندوی اسکے مددگار تھے

[4] خیال تھا کہ ایک علمی رسالہ نکالا جائے، اور مکتوب الیہ اسکے سب اڈیٹر ہون، لیکن وہ اب الہلال کلکتہ مین جاتے ہین،

تو اکرام اللہ خان کو دے لو، مین اُن سے کچھ سیرت کا کام لون گا، اور بیس پچیس معاوضہ دونگا،
اگر اور کوئی شخص تصنیفی استعداد رکھتا ہو تو بتاؤ، کسی اور کو بھی تو تیار کرنا چاہیئے،

تم الہلال مین جاؤ مضائقہ نہین لیکن یہ شرط کر لو کہ تم الہلال مین جذب نہ ہو جاؤ یعنی جو لکھو اپنے نام سے لکھو، ورنہ تمھاری زندگی پر بالکل پردہ پڑ جائیگا، اور آیندہ ترقیون کے لئے مضر ہو گا،

تم ایک مہینہ یا چالیس دن کی تعطیل لے سکتے ہو،

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کاتب کا مفت ہرج ہو رہا ہے، کاتب کا پتہ قاری عبد الولی سے ملے گا، اسی محلہ مین رہتے ہین، ان کو جا کر لاؤ، اور مسودہ یا کاپی لکھنے کے لئے اجزا دیدو، ایک دفتی مین چھوڑ آیا ہون جس پر لکھا ہے کہ برائے کاپی، اس مین سے ایک دو جز دیدو، جب وہ ہو جائے تو نئے اجزا دیے جائین، یہ کام بڑی مستعدی سے کرو، ورنہ مجھ کو ایک ایک دن کا سخت ملال ہو رہا ہے،

کاتب کے لئے میان مسعود کو بھی لکھا تھا، شاید ان کو خط نہین ملا،

شبلی، الہ آباد، ۲۔ مارچ ۱۹۱۴ء،

(۶)

جناب مولوی ناصر حسین کے بھائی مولوی ذاکر حسین صاحب، انساب سمعانی مستعار لیگئے ہین، ان سے مانگ لاؤ،

مسودات مین تم نے جو احکام کی تاریخ کا ذخیرہ جمع کیا ہے، وہ سیرت کے پشتے مین ہے،

نواب صاحب کے ہان سے لیکر میرے پاس بھیجو، لیکن رجسٹرڈ، اور طبق پر اپنا نام بھی لکھو کہ واپس جائے تو تم کو مل جائے،

اخلاق نبوی کا ذخیرہ بھی اسی کے ساتھ بھیجدو، رجسٹرڈ،

شبلی، الہ آباد، ۱۶ر مارچ ۱۹۱۴ء،

(۷)

مولوی عبد السلام،

بھائی تم ناراض ہو گئے، البشیر وغیرہ کا مجھ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے، ہمدرد یا کسی نے تمھارے متعلق ایک حرف بھی نہین کہا، یہ خبر بھی تمھین نے دی، میری غرض تو صرف اِس قدر تھی کہ کام بھی کرتے جاؤ،

تم کہتے ہو کہ اپنے ہوا خواہون کی مبالغہ آمیز سفارش کرتا ہون، بھائی تم سے بڑھکر کون ہوا خواہ ہوگا، کہ باوجود میرے منع کرنے کے تم نے سلسلۂ مضامین نہ چھوڑا،

مولوی ابو الکلام یہان نہین ہین لیکن تمھارے بہت طالب ہین، اور مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ الہلال مین جانے کی اجازت دون گا،

اور الہلال مین جاؤ تو ناراض ہو کر کیون جاؤ،

تم میری وجہ سے[1]، یا مین تمھاری وجہ سے بدنام ہو چکے، پھر اخیر مین ناچاقی یہ کس قدر

[1] مکتوب الیہ نے مولانا مرحوم کے معتمدی دار العلوم کے استعفا کے بعد ایک طالب علم کو مولانا کی طرف سے جو خط لکھا تھا، اور جس کو مخالفون نے بد دیانتی سے اڑا کر اخبارون مین شایع کرا دیا تھا، اور جس پر اخبارات مین مخالفت و موفقت کا ہنگامہ برپا ہو گیا تھا، یہ تمام خط اسی واقعہ سے متعلق ہین دیکھو ۱۴۲ء ۵۔

افسوس کی بات ہے،

شبلی، دہلی، ۲۱ر اپریل ۱۹۱۴ء،

(۸)

مولوی عبد السلام،

سات الماری کتابین جو جا بجا سے آئین اس قدر مخلوط ہو گئی ہین کہ کتابون کا پتہ لگنا مشکل ہو گیا ہے، صرف مستعملہ کتابین پیشِ نظر ہین، کتابون کی پشت پر چٹین لگائی جا رہی ہین، اور فن وار لگائی جائینگی لیکن آج کل کوئی محرر تک پاس نہین،

مقتطف جلد بندھ کر آئے تو بھیجدون،

تم نے اپنے خط کی معذرت[1] مین لکھا تھا، کہ وہ ہیجان اور جوش کی حالت کا تھا گویا اصلی خیالات نہ تھے، لیکن اعتصاب کا مضمون لکھ کر، اس خط پر رجسٹری کر رہے ہو، اس کے علاوہ تمھاری تحریرون کا اثر اس لئے بے کار جاتا ہے کہ لوگ اب تک سمجھ رہے ہین کہ تم میرے پاس ہو، اور کرایہ کے مضامین لکھ رہے ہو،

شبیر حسن نے صاف اظہار کیا، مین نے چاہا کہ اس کا دفیعہ کر دیا جاتا، لیکن خیال ہوا کہ شاید تمھاری مرضی کے خلاف ہو، تمھاری ضد اور ہٹ بھی عجیب چیز ہے،

---

[1] دیکھو مکتوب ۷، - اخبارات مین مکتوب الیہ نے اپنے خط کی معذرت مین لکھا تھا کہ وہ خط ہیجان اور جوش کا نتیجہ تھا، چند مہینون کے بعد دار العلوم کے طلبہ نے ناظم کے خلاف جب اسٹرائک کر دی تھی تو بعض علما نے کہا کہ یہ اسٹرائک ناجائز ہے، مکتوب الیہ نے اس کے جواز مین الہلال کلکتہ مین جس کے وہ اس وقت سب اڈیٹر تھے ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا تھا، دیوبند کے مولوی شبیر حسین نے ان مضامین پر ایک تردیدی مضمون لکھا، دیکھو ان کے لئے الہلال جلد ۴ و ج ۵،

ندوہ والے یہ اخیر چال خوب چلے، آفتاب احمد خان کانفرنس کی حیثیت سے ندوہ کے معائنہ
کو آتے ہین، تلمذ حسین ان کے رہنما ہون گے، پورا وار ہے، مولوی نظام الدین کو بھی برائے بیت
لے لیا ہے،

تمھارے مضامین دیکھتا ہون، مولوی ابوالکلام صاحب اجازت دین تو نام لکھا کرو،
ایسے مضامین گمنام ٹھیک نہین، اس سے کیا فائدہ کہ ایک شخص کی زندگی گم ہوجائے، تمھاری قوت
اور نمود سے بہرحال ہماری سوسائٹی کو فائدہ ہی ہوگا،

شبلی،

اعظم گڈھ، ۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء

۲۴۶ مولوی عبدالباری صاحب ندوی (سابق اسسٹنٹ پروفیسر دکن کالج پونا) کے نام،

(۱)

عزیزی،

خدا تمھارے عزم و ارادہ مین استقلال و برکت دے[1]، ہمت بلند دار کہ الخ

مین نے جو کچھ کہا تھا وہ قطعی ہے، یہ ممکن ہے کہ کوئی عہدہ دار صاحب مخالفت کرین، اس کا البتہ کوئی قطعی فیصلہ مین نہین لکھ سکتا، انشاء اللہ اوائل جولائی مین وہان پہونچ جاؤنگا، موسم یہان نہایت خنک اور خوش گوار ہے، شب کو رضائی کی ضرورت ہوتی ہے،

وقف کے متعلق مسٹر جینا سے مفصل بحث ہوئی،

یہان ایک جلسہ بھی میری تحریک سے ہوگا، گورنر بمبئی وقف کے مؤید ہین،

بحتری کا حماسہ ہاتھ آیا،

شبلی، بمبئی،

(۲)

عزیزی،

ہان مجھکو بہت تعجب ہوا کہ تم آئے اور بغیر ملے چلے گئے، مین نے دوبارہ دریافت کیا تھا، اقبال[2] بہت خوشی سے تم کو اپنے گھر پر رکھتے، افسوس تم علی گڈھ[3] سے چلے گئے، خیر اب استقلال سے ایک جگہ جم کر رہو،

---

[1] یعنی عربی کی تکمیل کے بعد انگریزی کی تحصیل [2] اقبال احمد بی اے وکیل الہ آباد، مولانا کے ایک عزیز، [3] یعنی علی گڈھ کالج،

آبندہ مراحل کے لئے بھی مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے مین ہمیشہ موجود ہون،

اب کی لیگ کو مجبوراً اپنی اسکیم (بظاہر) بدلنی پڑی سلف گورنمنٹ کا حاصل کرنا رزولیوشن مین داخل کیا گیا، اور باتفاق منظور ہوا، تاہم حسب موقع تاویل کے لئے سوٹ ایبل کی قید بڑھادی گئی، جلسہ کا عام رنگ جمہوریت کا تھا، گو اس مین مغالطہ بھی دیا گیا،

سیرت بدر تک پہونچی،

(۳)

ہان بھائی اب مین اپنا سایہ رہگیا ہون،

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ بھوک مین کمی نہین، لیکن اگر دو تون وقت کھاؤن تو کئی دن کھانے کے قابل نہین رہتا،

علی گڈھ کے لڑکے اب ہم لوگون سے بھی آگے ہین، بلکہ سچ یہ ہے کہ انکی حالت شوریدگی تک پہونچ گئی ہے، آزاد[1] وہان جائین تو لڑکے انکی گاڑی کھینچین،

جمون سے ایک انجمن کا سخت تقاضا آیا ہے، اخیر مارچ مین کوئی جلسہ ہے، کشمیر کا ارادہ تو کرتا ہون اور کشش کے اسباب بھی ہین خصوصاً یہ کہ حکومت کے بڑے ارکان میرے دوست اور شاگرد ہین، لیکن مارگزیدہ از ریسمان می ترسد، ایک دفعہ اس قدر صدمہ اٹھا چکا ہون کہ اب تک نہین سنبھلا[2]،

سیرت چل رہی ہے، اب نظر آتا ہے کہ واقعی ایک ایسی تصنیف کی سخت ضرورت تھی، یہ

---

[1] مولوی ابو الکلام آزاد، [2] پہلی بار کشمیر جاکر مولانا سخت بیمار پڑ گئے تھے،

دوسری بات ہے کہ مین پورا کر سکون گا، یا نہین،

چند اخلاقی اور تاریخی نظمین لکھنی شروع کی ہین، ایک دو الہلال مین نکلی ہین، قرن اوّل کے اخلاقی واقعات نظم مین آجائین تو اچھا ہے،

راجہ[1] صاحب بغیر اس کے نہین پگھلتے کہ شیعہ ممبر بنائے جائین، اور اس کو احتشام علی وغیرہ منظور نہین کرتے کہ ان کی نمود مین فرق آجائیگا،

آغاخان کی لیڈری ؏ خوش درخشید ولے دولت مستعجل بود،

اب کی مسلم لیگ کی صدارت میان شفیع[2] کو ملی، لوگ کہتے ہین کہ روح اور فرشتہ کا تناسب ہے[3]

لیکن، ؏ اس گنہگار کو درکار تھا ایسا ہی شفیع، شبلی، یکم مارچ ۱۹۱۳ء

(۴)

عزیزی،

السلام علیکم، آزاد کا ٹھکانا، وہ کشمیر جائین تو زنانہ کو کیا کرین، یہ بلا ان کے ساتھ ہے، مین وہان کے ملیریا سے سخت خائف ہون، اس لئے ہمت کر کر کے رُک جاتا ہون، غالبًا منصوری جاؤن یا پھر وہی بمبئی،

سیرت سادہ طور پر فتح مکہ و حنین تک پہونچ گئی، اب اطمینان سے اس کو دوبارہ دیکھنا ہے کہ چھپنے کے قابل ہو، عبد السلام کو بھی بلا لیتا ہون،

امتحان کے بعد تا افتتاحِ اسکول تم کہان رہو گے،

---

[1] راجہ سر علی محمد خان والیِ محمود آباد، [2] آنریبل میان محمد شفیع لاہور [3] اس موقع پر مولانا نے جو نظم لکھی تھی اس کا ایک مصرع ہے،

الہلال کو گویا اب کی فتح ہوئی یعنی ڈیپوٹیشن ٹوٹ گیا، لیکن راجہ صاحب وغیرہ الٹے مجھ سے ناراض ہین، حالانکہ مین نے اس مین کوئی دلچسپی نہین لی،

شبلی، ۱۳ر مارچ ۱۹۱۳ء

(۵)

عزیزی،

سلام ودعا، خط ملا کشمیر کیا آؤن، اب بمبئی کے قابل بھی نہین رہا یعنی دن بھر دروازے بند رکھتا ہون، ہوا ذرا خنک ہوگئی ہے، تو اس کی برداشت نہین ہوسکتی، ایک مرتبہ صرف اسی بے احتیاطی سے بخار آچکا، بھائی تیل تمام ہوچکا، بخدا اب مجھ مین کچھ نہین رہا، عنذا ۱۲ گھنٹون مین سب ملاکر پاؤ بھر، بات کرنا گران ہوتا ہے، حالانکہ بخار وغیرہ کی کچھ شکایت نہین،

میرے خلاف اس قدر طوفان برپا رہا لیکن لکھنے کی طاقت نہ تھی اور ابتک کوئی مفصل تحریر نہ لکھ سکا........ کو بہت دنون سے جانتا ہون اُن کا سفلہ پن تو ہمیشہ سے معلوم ہے، لیکن اس قدر بدنفسی کا خیال نہ تھا، سخت حیرت یہ ہے کہ اب تک میری طرف سے ان کی نسبت کوئی بات وجود مین نہین آئی، مین نے کسی کی شکایت تک نہین کی،

ابتدا یون ہوئی کہ .... وغیرہ نے ان کو یقین دلادیا کہ اس سے آپ کی آزاد گوئی ثابت ہوگی، اس بھڑی مین وہ آئے اور پھر یہ لوگ اور بڑھاتے گئے، یا شاید اور کوئی وجہ ہو،

بھائی بات یہ ہے کہ،

خاطر یک دو کس ار شاد شود از تو بس است
زندگانی بہ مراد ہمہ کس نتوان کرد،

یہان بعض عمدہ کتابین ہاتھ آئین، انساب سمعانی نہایت نایاب اور ضخیم کتاب یورپ نے فوٹو مین چھاپی، جامع مسجد کے کتبخانہ مین قفال کی کتاب محاسن الشریعہ کا قلمی نسخہ ہے جو نایاب ہے،

سیرت ہوتی جاتی ہے، غزوات پر ریویو لکھ رہا ہون، افسوس سید سلیمان کو آزاد نے چھین لیا، عبد السلام اچھے ہین، لیکن لایغنی مغناہ،

بھائی مین تو اب چراغِ سحر ہو رہا ہون، تم لوگ اب اپنی ذمہ داری کو محسوس کرو، مین اپنے عیوب کو سب سے بہتر جانتا ہون، المرء اعرف بنفسہٖ لیکن علمی صحیح مذاق کا پھیلانا اپنا کام سمجھتا رہا، اگر اس مین ذرا بھی کامیابی ہوئی ہو تو مسلم گزٹ کے مصنوعی معائب کے قبول کرنے پر آمادہ ہون، سخت افسوس یہ ہے کہ ہر حیثیت سے زمانہ مین خر بازاری بڑھ گئی ہے، نیک و بد کی تمیز مطلق نہین، ابھی آغا خان، علی محمد خان، محمد علی کو آسمان پر چڑھایا، ابھی اوپر سے زمین پر دے ٹپکا، اپنی گرہ کی عقل نہین مسلم گزٹ کی ہر تحریر کو ایک لونڈا پڑھ کر سمجھ سکتا ہے، کہ معاندانہ اور یک طرفہ ہے، لیکن سیکڑون احمق اُس کی حریت کے قائل ہین،

ایک نظم الہلال مین اپنے نام سے بھیجدی ہے، زیادہ پرجوش ہے، لوگ اور بُرا مانین گے،

مدینہ یونیورسٹی کی تجویز مین قسطنطنیہ کو لکھنؤ سے توارُد ہوا، خیر، لیکن بہت ضروری چیز ہے، افسوس ہے کہ اب ہمت نہین کر اس کے متعلق کچھ کر سکون، پہلی سی بات ہوتی تو مدینہ جانا کیا مشکل تھا،

شبلی، بمبئی، ۱۰ رجون سنہ ۱۹۱۳ء

(۶)

عزیزی،

خط پہونچا، ہان آنکھ خوب بچنتہ ہو گئی، یہ سال تو گیا جیتا رہا تو اگلے برس قدح ہو گی،
مئی تک تو ضرور بمبئی چلا جاؤنگا، پارسال اپریل مین گیا تھا، اپریل مین میرا کمرہ ناقابلِ برداشت
ہو جاتا ہے، یارون نے میرا صندوق جسمین ہزار کے نوٹ اور ضروری کاغذات تھے میرے نوکر کو ملا کر سرقہ
کرا دیا، پولیس نے بھی یون ہی تحقیقات کر کے اغماض کیا،
دار العلوم مین اندھیر مچا ہوا ہے، مولوی تک روکا گیا، تین دن کی سخت مطارقہ کے بعد بہت سی
شرائط پر اجازت ملی، سیرت نبوی عنقریب مطبع جائیگی، گو ابھی پہلا حصہ بھی مکمل نہین ہوا،
شبلی، الہ آباد، ۹ر مارچ سنہ ۱۹۱۴ء،

(۷)

سلام علیکم، جو خبرین تم نے سنین، ایک بھی صحیح نہین، اب مین کشمیر کے سفر کے قابل کہان ہون
ع از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد، شبلی، ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۱۴ء،

(۸)

عزیزی،

مین ابتک یہین اعظم گڈھ مین ہا اور گھر جو تین چار کوس ہے، نہ جا سکا، ارادہ جانیکا تھا لیکن اتوار یا دوشنبہ
تک تمھارا انتظار کرونگا، فرضاً اگر گھر گیا بھی تو اس وقت تک آجاؤنگا، مین واقعاتِ حال[1] سے اس قدر افسردہ
ہو گیا ہون کہ اب کسی بات سے طبیعت شگفتہ نہین ہوتی، شبلی، اعظم گڈھ ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء،

---

[1] بھائی کی وفات،

(۴۷) مولوی معین الدین ندوی، کے نام،

(۱)

عزیزی معین الدین! جو مصیبت مجھ پر پڑی، شاید تمھین معلوم نہین، عزیز بھائی اسحاق نے جو میرا دست و بازو تھا، انتقال کیا، مین مدت تک کسی کام کے قابل نہین رہا،
دار المصنفین کا بس انتظام ہوگیا تھا، شوال مین یہ کلاس کھل جاتی، لیکن اب کیا کہون،

شبلی، الہ آباد، ۱۴، اگست سنہ ۱۹۱۴ء،

(۲)

عزیزم،

جواب طلب باتین پہلے لکھ چکا ہون، ندوہ کے طلبہ کا مختلف مقامات ملک مین پھیلنا مقاصد ندوہ کے لئے زیادہ مفید ہے، بہ نسبت اس کے کہ ندوہ ہی مین رہین، یا پرائیویٹ تعلقات پر اکتفا کرین، سید سلیمان کیلئے بھی مختلف کوششین کر رہا ہون، اگرچہ سردست صرف ۳-۴ مہینے کیلئے مجھکو انکی ضرورت ہے، انتظامی جلسہ مین سالانہ جلسہ کی تاریخ معلوم ہو گی، اگر تار کے ذریعہ سے مطلع کرو تو بہتر ہے، مسعود علی بڑے تقاضا سے مجھکو بلاتے ہین، یون بھی آنے والا تھا، لیکن وہان کہین میری جمعیت خاطر مین فرق نہ آئے، خلاف مزاج باتون کے دیکھنے سننے کے اب قابل نہین رہا،

شبلی، ۴، جولائی سنہ ۱۹۱۴ء،

(۴۸) مولوی سید ابوظفر دسنوی ندوی کے نام،

(۱)

سؤر[1] کے چند خصائل بد ہین، قرآن مجید مین تو صاف حرمت کی تصریح ہے، حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر تورٰیت[2] و انجیل کا حال مجھکو معلوم نہین،

عوام کو رام کرنا تو بہت آسان ہے، آنحضرت صلعم کے صحیح اخلاق، تواضع، فیاضی، عفو وغیرہ کا بیان مؤثر طرح کیا جائے تو عوام پر بھی نہایت قوی اثر ہوتا ہے،

وقفِ اولاد کا ڈیپوٹیشن عنقریب کلکتہ جائیگا،

سنسکرت کے پڑھنے والے نہین[3] ملتے،

تم وہان کیونکر پہونچے؟ شبلی، ۶ جنوری ۱۹۱۲ء،

(۲)

مین آج کل سخت عدیم الفرصت ہون،

ابن خلدون اور ابن خلکان مین ابن خلکان زیادہ معتبر ہے، گو ابن خلدون فلاسفر ہے،

خطیب بغدادی چوتھی صدی مین تھا، شبلی،

۱۱ جنوری ۱۹۱۲ء،

---

[1] ایک عیسائی نے مکتوب الیہ سے سور کی وجہ حرمت پوچھی تھی، مکتوب الیہ نے مولانا سے دریافت کیا، [2] توراۃ نے بھی سور کو حرام بتایا ہے، انجیل کو حرام و حلال سے تعلق نہین [3] یعنی رد آریہ کی غرض سے دار العلوم مین طلبہ نہین ملتے،

(۳)

نعمت خان عالی سخت متعصب شیعہ تھا، عالمگیر کے باورچیخانہ کا مہتم تھا، سیرت غزوۂ بدر تک پہونچی، ناظم کوئی مقرر نہین ہوا، شبلی، ۲۰ر جنوری ۱۹۱۳ء،

(۴)

عزیزی، السلام علیکم،

سُوّر نہایت بے عزت جانور ہے، کوئی جانور ایسا نہین ہے کہ اپنی جفت کی نسبت اس کو غیرت نہ ہو اور دوسرے سے اس کا تعلّق پسند کرے، لیکن سور اس سے مستثنیٰ ہے، اس کے علاوہ طبعًا اسکی غذا فضلہ ہے، اور وہ نہایت ذوق سے کھاتا ہے، مجھکو خود یہ مشاہدہ گذرا ہے،

حضرت عیسیٰؑ نے شادی نہین کی تو یہ ان کی رہبانیت تھی، ان کی یہ عام تعلیم تھی، انکا مقولہ ہے کہ "سوئی کے ناکے سے اُونٹ نکل جاسکتا ہے، لیکن صاحب دولت خدا کی سلطنت مین دخل نہین ہوسکتا"، شادی نہ کرنا تمدّن کے خلاف ہے، اس لئے وہ کسی خاص آدمی کے لئے جائز ہوسکتا ہے، لیکن سوسائٹی کے لئے مضر ہے،

رسُول اللہؐ نے ۲۵ برس تک خدیجہؓ کے سوا جو شادی کے دن ۴۰ برس کی تھین کسی سے شادی نہین کی، یہ شباب کا بلکہ انحطاط کا زمانہ ہے، اس لئے اگر مقصود ہوائے نفس ہوتی تو اس زمانہ مین اور شادیان کی ہوتین، جو شادیان کین اکثر پولیٹیکل تھین، یعنی ان کے ذریعہ سے بڑے بڑے عرب کے قبائل سے اتحاد پیدا ہوا اور اُن مین اسلام پھیلا،

ازواج مطہراتؓ کی تفصیلی حالات دیکھو تو صاف معلوم ہو جائیگا، اس بحث پر سرسید و مولوی میر علی

نے اچھا لکھا ہے، کم از کم مولوی امیر علی اور سر سید کی تصنیفات پڑھنی چاہئے،

شبلی، ۲۳ر جنوری ۱۹۱۲ء،

(۵)

۱۔ ہندوستان نہ دار الحرب ہے[1] نہ دار الاسلام بلکہ دار الامن ہے، کسی کا مال غصب کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں،

۲۔ بنک کا سود میرے نزدیک جائز ہے، شاہ عبد العزیز صاحب کا فتوی اس کے متعلق چھپ گیا ہے،

۳۔ وقف کی کارروائی جاری ہے، ابھی وفد پیش نہیں ہوا،

شبلی، ۱۲ر فروری ۱۹۱۲ء،

(۶)

دار الامن کے احکام مین تنوع ہے یعنی وہان سے ہجرت واجب نہیں اور نہ جہاد جائز ہے لیکن ربا[2] جائز ہے جس طرح لا ربا بین الحربی والمسلم،

وقف کے مسئلہ مین انشاء اللہ کامیابی ہوگی، اسی مہینہ مین اس کا فیصلہ ہو جائیگا، مین پکیٹ وغیرہ بھیجنے کا کام نہین کر سکتا، سید سلیمان کو لکھو وہ مجھ سے البلاغ لے لین اور تم کو بھیجدین،

جلسۂ سالانہ مین آؤ، شبلی، ۱۰ر مارچ ۱۹۱۲ء،

---

[1] مولانائے مرحوم نے فقہ حنفی کی رو سے ہندوستان کے دار الحرب اور منافع بنک کے سود ہونے پر ایک پورا رسالہ لکھا ہے، جو عنقریب طبع ہوگا، [2] فقہائے احناف کے نزدیک،

(۷)

سلام مسنون، یہان کی سند گورنمنٹ مین مسلم نہین ہے،

المشیر[۱] دیوبند سے تنخواہ پاتا ہی جی چاہتا ہی تو جواب لکھ سکتے ہو، ان بیچارون کی روٹی یون ہی چلتی ہی،

شبلی، لکھنؤ، ۱۹ مارچ ۱۹۱۳ء

(۸)

عزیزی، دعا، یہان نوکری ملنا باہر کے لوگون کو سخت مشکل ہے، مین یہان ۴ برس تک ملازم رہا، اس زمانہ مین بھی کسی عزیز کو کوئی ملازمت نہ دلا سکا،

میرے لیے جو کچھ ہو جاتا ہے وہ مخصوص حالت ہے اور بغیر میری کوشش کے ہوتا ہے، تم اگر تصنیفی لیاقت مین ترقی کرتے تو مین سیرت مین لے لیتا، شبلی، ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء، حیدرآباد، کاچی گوڑہ

(۹)

عزیزی، دعا، تمھارے ایک ہموطن اور شاید قرابتی بھی مولوی عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ اکاونٹ جنرل جو علمی مذاق بھی رکھتے ہین، ان سے مین نے تمھارے متعلق ذکر کیا تھا، انھون نے کہا کیا وہ یہان ۵۰ للعہ کی ملازمت منظور کرینگے میرے حوالہ سے تم ان کو خط لکھو، شاید وہ کوئی صورت نکالین، میری تائید کی ضرورت ہوگی تو مین موجود ہون، بات یہ ہی کہ مین نے اپنے بیٹے کیلئے بھی کبھی سفارش نہین کی لیکن موقع آجائے تو ہر طرح کی تائید کرسکتا ہون، مین نے تمھاری تعریف بھی ان سے کر دی ہے،

یہان تعلیمات کے افسر لطیفی صاحب ایک شخص بمبئی کے ہین، وہ پنجاب مین سویلین تھے، انگریزی دان ہین، عربی سے واقف نہین، شبلی، ۱۱ نومبر ۱۹۱۳ء، حیدرآباد، کاچی گوڑہ،

---

[۱] مراد آباد کے ایک اخبار کا نام،

ضمیمہ مکاتیب جلد اوّل

۹۴۔ صفی الدولہ حسام الملک نواب سیّد علی حسن خانصاحب صاحب کے نام،

(۱)

مطاعی! ایک نہایت ضروری امر گذارش ہے، آپ کو معلوم ہوگا کہ یورپ مین علوم مشرقیہ کے علما کا ایک مجمع ہے جس کو اورینٹیل کانفرنس کہتے ہین، یہ نہایت معزز کانفرنس ہے، اور تمام یورپ و مصر و شام کے علما جمع ہوتے ہین، اس دفعہ اس کا اجلاس اٹلی مین ہے، ریاست حیدر آباد نے سید علی بلگرامی کو اس کی شرکت کیلئے بھیجا ہے اور پنجاب گورنمنٹ نے ہمارے مسٹر آرنلڈ کو، مین بھی انشاء اللہ جاؤنگا، آپ قصد کرین تو متعدد فائدے ہین،

۱۔ ریاست کی ناموری، ۲۔ آپ کو یونیورسٹی کا فیلو ہونا آسان ہو گا،

۳۔ آپ کی عہدہ ڈائرکٹری کی گورنمنٹ کے نزدیک نہایت وقعت بڑھجائیگی،

۴۔ واپسی کے وقت مصر و قاہرہ کی سیر،

لطفِ صحبت الگ، خرچ بہت سے بہت ایکہزار مع خرچ واپسی جواب سے مطلع فرمایئے،

شبلی نعمانی، ۱۳؍ جولائی ۱۸۹۹ء

(۲)

مخدومی، تسلیم، والانامہ ورود فرما ہوا، آپ کو نہین بلکہ ریاست کو مبارک باد دیتا ہون کہ اس کے علمی ترقی کے آثار شروع ہو گئے،

آپ یقین فرمائین کہ مین آپکے حق مین دعائے خیر کیا کرتا ہون اس لئے نہین کہ آپ دولتمند ہین

لہ ریاست بھوپال، ۲ لہ نواب صاحب اس زمانہ مین بھوپال کے آنریری ڈائرکٹر تھے،

اس کو تو مین کمینہ پن سمجھتا ہون بلکہ اس لئے کہ آپ کی ذات سے ایک ایسی زمین کی تربیت کی اُمید ہے جہان کبھی علم کی ہوا ابھی نہین چلی تھی،

آپ کی یہ تجویز کہ مین قوم کے روپیہ سے جاؤن[1]، آپ کے علمی مذاق کی دلیل ہے، لیکن اس کے دو پہلو ہین، (۱) میری مالی اعانت، تو اس کی ضرورت نہین، اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو حمیتِ نفس نے رفع کر دیا ہے، (۲) قوم کی علمی قدر دانی کا ثبوت، تو اس قدردانی کا ثبوت اور لوگون پر بھی ہو سکتا ہے،

مولانا! اصل یہ ہے کہ ابھی ملک کی یہ حالت نہین کہ اس قسم کے کام تحسین کی نگاہ سے دیکھے جائین، آپ کو تو یہ پہلو پیش نظر ہے کہ قوم نے مل کر ایک اچھا کام کیا، اور عام زبانون پر تو یہ ہو گا کہ شبلی دریوزہ گری کر کے یورپ گیا،

مین جس وقت اچھا ہو گیا، یعنی گھر سے نکلنے کے قابل ہوا تو سب سے پہلے آپ کی ملازمت کا قصد کرون گا، لیکن ہنوز دہلی دور است، آپ کو میرے اشتدادِ علالت کا اندازہ نہین، مختصر یہ ہے کہ مین نے وصیت نامہ تک لکھوا دیا تھا، اور باوجود عدم دولت مندی کے اس بیماری کی بدولت قریباً میرے ہزار روپئے صرف ہوئے،

اسی زمانہ مین سفیرِ کابل مقیم شملہ نے دس ہزار روپیہ نقد کے معاوضہ پر ابن خلدون کے ترجمہ (بحکم امیر صاحب) کے لئے مجھکو لکھا مین نے انکار کیا، اگرچہ اب صحیح ہو کر بھی مین نے انکار لکھا، ہان ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ امیر صاحب انگریزی علوم و فنون جدیدہ کے ترجمہ

---

[1] اورنٹیل کانفرنس کی شرکت کے لئے،

کا ایک محکمہ قائم کرتے ہین، فارن آفس سے مشورہ بھی لے لیا ہے،
اس مین ۴ انگریز اور ۲۶ مترجم نوکر ہون گے، مجھکو بہ مشاہرہ معتدبہ اس محکمہ کا سکریٹری
کرنا چاہتے تھے لیکن مین نے اس لحاظ سے انکار کیا کہ کلکتہ مین پابندی کے ساتھ رہنا مین پسند
نہین کرتا، اور محکمہ وہین قائم ہو گا، تاہم میرے ذریعہ سے مترجمون کا انتخاب ہو رہا ہے، جب
صحرائے افغانستان مین یہ اوپچ پیدا ہوئی ہے، تو بھوپال کا مرغزار تو بڑی قابلیت رکھتا
ہے، والتسلیم،
مکاتیبِ سلاطین کا نسخہ قلمی آج ارسال کرتا ہون رسید عنایت فرمائیگا،
شبلی، اعظم گڈھ، ۷ اگست ۹۹ء

(۴)

مکرمی،
والانامہ اور رُوداد پہونچی،
مین ایک مہینہ سے حیدر آباد مین ہون، آتے ہوئے خیال تھا کہ آپ سے ملتا آؤنگا، لیکن
سرکارِ عالیہ کی علالت سے خیال ہوا کہ آپ پریشانی کی حالت مین ہون گے بہر حال یہان
آیا تو نواب مدار المہام بہادر نے مجھ کو رُوکنا چاہا، یہان ایک خدمت امُور مذہبی کی ہے جسکا
بجٹ کئی لاکھ کا ہے، یہ خدمت مجھے دیجانے کی تجویز ہوئی لیکن ابتک مین نے منظور نہین کی،
یہان ایک بڑا جلسہ میرے لکچر کے لئے ہوا جسمین تقریباً ڈیڑھ ہزار بزرگون کا مجمع تھا،
لکچر کا سبجکٹ علم کلام تھا، ایک صاحب قلمبند کرتے گئے تھے چنانچہ جس قدر قلمبند ہوا وہ چھپکر شایع ہو گا

اور خدمت اقدس مین پہونچیگا،

مین مولوی سید علی صاحب بلگرامی کے دولتخانہ پر مقیم ہون، ان سے آپ کا ذکر بھی آیا، آپ کے بھوپال کی ملاقات کا ذکر کرکے آپ کی تعریف کی، مین مناسب سمجھتا ہون کہ آپ جناب نواب صاحب[1] مرحوم ومغفور کی عربی تصنیفات مطبوعۂ مصر وہند ان کو تحفۃً ارسال فرمئین،

روداد مرسلہ مین نے دیکھی اور نہایت مسرت ہوئی، خدا کرے روز افزون ترقی ہو، مین تو چاہتا ہون کہ واپسی مین خود مدارس کو دیکھکر ایک یادداشت لکھون، لیکن آپ فرمائین تو روداد ہی پر اپنی رائے لکھکر اخبارات وغیرہ مین بھیجدون، انگریزی روداد مولوی سید علی صاحب نے لے لی، مدت کے بعد آپسے ہمکلامی کا لطف ملا، اس لئے خلافِ عادت درازنفسی تک نوبت آئی،

والسلام، شبلی نعمانی، ۲۰ر مارچ ۱۹۰۱ء،

(۵)

مکرمی،

آپ کا اس سے پہلے کوئی والانامہ نہین آیا،

کالج مین جو رقم آپ دیچکے بھلا وہ کیا ملتی ہے، اردو کیلئے جو جلسہ لکھنو مین بہ صدر انجمنی نواب محسن الملک ہوا تھا، اس کے لئے جون پور سے چندہ آیا تھا، اس کو مین مانگ رہا ہون وہ تو ملتا ہی نہین، کالج کے چندہ مین سے بھلا کون دیتا ہے،

آپ اپنے فرائض پوچھتے ہین، کیا قواعدِ انجمن[2] آپ کے پاس نہین بھیجے گئے، ارشاد ہو تو اب بھیج دون،

[1] نواب صدیق حسن خان [2] انجمن ترقی اردو

ندوۃ العلما کی طرف سے میری ایڈیٹری مین ایک ماہوار علمی رسالہ نکلنے والا ہے، انشاء اللہ زور کا پرچہ ہوگا، آپ کبھی کبھی اس مین اظہارِ خیالات فرمائین،

انجمن کی طرف سے مین مصحفی اور میر تقی وغیرہ کی مصنفہ تذکرۃ الشعرا چھپوانا چاہتا ہون، کیا آپکے کتبخانہ مین ان تذکرون مین سے کوئی ہے،؟

مین آج کل مثنوی مولوی روم پر ایک بڑا مفصل ریویو لکھ رہا ہون مع سوانحعمری مولانا روم،

شبلی، ۱۲/ اپریل ۱۹۰۲ء،

(۶)

مکرمی،

والانامہ پہونچا، دریافت خیریت سے اطمینان ہوا،

میرا اب کے سخت ہرج ہوا، مدتون سے تصنیف کا کچھ کام نہ کرسکا، اس لئے مین نے ندوہ سے چند مہینون کی رخصت لی، یہان نہایت تنہائی اور سکون کا مکان ہے، شہر سے دور باغ ہے، بنگلہ ہے، دور دور تک آدمی کا پتہ نہین، کتب خانہ ہے، غرض بڑے اطمینان سے مصروفِ تحریر ہون،

بمبئی اور حیدر آباد چلتے لیکن وہ ممالک گرمی اور برسات کے کام کے ہین، جب کہ یہان آگ برستی ہے، یا سخت گھمس ہوتی ہے، اس وقت تک مین کچھ لکھ لونگا، غرض کم از کم، ایک مہینہ کے بعد چلئے، آیندہ جو رائے ہو اس سے مطلع فرمائیگا،

نواب صدر الدین خان بڑودہ اپنے چھوٹے بچہ کو ندوہ مین بھیجتے ہین، مین نے لکھدیا ہے کہ ابھی ٹھہر جائیے،

ہسٹری آف پرشین لٹریچر مصنفہ براؤن میرے کتبخانہ مین یہین نکلی، لیتا آؤنگا،

جناب نواب صاحب کی خدمت مین تسلیم، شبلی، اعظم گڈھ، ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء،

(۷)

مکرمی،

تسلیم، جلسہ[1] قرار پا گیا، ایک ہزار تخمینہ مصارف ہے حصہ رسدی آپ پر بھی آیا ہی فیاض القوانین کی نقل کا بہت اصرار ہے، کسی کاتب کو وہین مقرر کر دیجئے کہ وہین بیٹھکر نقل کرے، اُجرت وہ خود دینگے بلکہ دے رہے تھے، مین نے کہا پھر منگوا لون گا،

کاتب نہ ملے تو مفتی صاحب جو مقبرۂ گولا گنج مین رہتے ہین اُن کو بلوا لیجئے،

شبلی، ۸ اپریل ۱۹۱۴ء

(۸)

مکرمی، تسلیم،

خط پہونچا، واقعہ یہ ہے کہ یہان کا جلسۂ عام دہین کی اصلاحی کیٹی کی فرع ہے، اس بنا پر تار صرف سکریٹری کے نام بھیجا گیا، باقی حکیم صاحب[2] اور دیگر صاحبون کے نام الگ خطوط جاینگے حکیم صاحب کل کام کرتے ہین لیکن ان کی کثیر الاشتغالی کا یہ حال ہے کہ ان کا ایک دن کا کام مین ایک مہینہ مین بھی انجام نہین دیسکتا، اس لئے ان سے فروگذاشت ہو جائے تو کیا تعجب ہے، مین صحت کے لحاظ سے یہان مقیم ہون،

---

[1] آیندہ خطوط ندوہ کے اصلاحی جلسہ کے متعلق ہین جس کے نواب صاحب ممدوح سکریٹری تھے، اور جس کا ہونا دہلی مین قرار پایا تھا، [2] مسیح الملک حکیم اجمل خان،

یہان کے جلسہ کی مخالفت کی کارروائی بہت زور شور سے کردی گئی ہے، اور اخبارات کو اپنے
موافق کیا جارہا ہے، یہ خیال ہے کہ خود لکھنؤ سے مخالفت کی ایک بڑی پارٹی شریکِ جلسہ ہوگی،
اور ہر قسم کی ابتری ڈالے گی،

آپ صاحبون کی بھی پوری جمعیت کے ساتھ آنا چاہئے، اگرچہ لڑائی مقصود نہین، بلکہ خواہش
یہ ہے کہ غیر طرفدار لوگ، معاملہ کا بہ آسانی تصفیہ ہونے کی راہ نکالین،

شبلی، دہلی، ۱۷ اراپریل ۱۹۱۴ء،

(۹)

مکرمی،

مقامی کمیٹی جلسہ کے انتظام مین مصروف ہے، باہر سے بہت سے لوگ آتے نظر آتے ہین خطوط
آرہے ہین، مولوی خلیل الرحمن صاحب، منشی سخاوت علی، نواب وقار الملک، مولوی حبیب الرحمن خان
کے مواجہ مین مختلف جلسے معاملات کے طے ہونے کے ہوئے، گو مین شریک نہ تھا، ابتک جو امور طے
ہوئے بظاہر قابلِ اطمینان ہین، دیکھئے اگر اخیر تک قائم رہ جائین، ایک خاص امر مین زیادہ
بحث ہے اور وہ ۱۰ کے جلسہ کا انعقاد ہے،

بہرحال دو ایک دن مین آخری نتائج معلوم ہوجائین گے اور مطلع کرونگا، کوئی امر بغیر
آپ کی اصلاحی کمیٹی کے منظوری کے طے نہ کیا جائیگا، ابھی تک مسودہ ہے،

گرمی حد سے زیادہ ہے، ہر وقت ململی پیش ہے،

میان مسعود کو بلوا کر خط دکھا دیجئے گا، والتسلیم، شبلی، ۲۹ر اپریل ۱۹۱۴ء،

(۱۰)

مکرمی،

پرسون یہان اصلاحی کمیٹی کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی، بہت دیر تک بحث رہی، مسٹر محمد علی نے اس بات پر زور دیا کہ یہ کمیٹی پچھلے واقعات کی تنقید سے تعلق نہ رکھے، بلکہ صرف یہ پیش نظر رکھے کہ آب ایسے قاعدے بنائے جائین اور پبلک مداخلت کو اس قدر قوی کیا جائے کہ کسی کو خودغرضانہ کارروائیون کا موقع نہ ملے، غرض یہ قرار پایا کہ ۲۴ رمئی کو ایک جلسہ مدعو کیا جائے جس مین تمام ارکان جمع ہون، اور پورا خاکہ اس طرح مرتب کر لیا جائے، کہ بار بار اجتماع کی ضرورت پیش نہ آئے، ہر طرف کے توسط کے لحاظ سے ان لوگون نے دہلی کو مقام جلسہ تجویز کیا، اور مجھ سے کہا کہ تم نواب صاحب کو لکھو کہ وہ تمام ارکان کے نام گشتی خطوط جاری کر دین، خط مین جلسہ کی اہمیت ظاہر کیجائے اور لکھا جائے کہ بار بار آپ لوگون کو سفر کی تکلیف نہ دیجائیگی، لیکن اس دفعہ تشریف لانا ضرور ہے، ارکان کے نام آپ کو معلوم ہون گے، یعنی مسٹر محمد علی، پیرزادہ مولوی محمد حسین بتوسط حکیم اجمل خانصاحب، مولوی عبداللہ صاحب فتحپوری، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر، مولوی غلام الثقلین، آپ اور حکیم صاحب اور مولوی نظام الدین صاحب، کارروائی جلد کر دیجئے، آپ کو دہلی آنا پڑیگا، مین صرف اسی لئے روک لیا گیا، ورنہ بمبئی جانا ضرور ہے، یہان گرمی بہت تکلیف دہ ہے،

آپ کی مقامی کمیٹی کے لئے بہت کام باقی ہین، آپ نقایص موجودہ کی تحقیقات بھی کرسکتے ہین، اور شائع کرسکتے ہین، مرزا سمیع اللہ بیگ کی رپورٹ تعلیم ضرور قابل اشاعت ہے،

خطوط اس قدر جلد جاری ہونے چاہئین کہ ۲۴ تک لوگ دہلی آسکین، مولوی غلام الثقلین

کو خاص طرح سے تاکیداً لکھیئے،

میرے خاص ضروری کام جو پیارے صاحب سے متعلق ہین، اس کے لیے دوسرا صفحہ ملاحظہ فرمایئے،

شبلی،

(۱۱)

مکرمی،

تسلیم حکیم صاحب شملہ چلے گئے، جلسۂ مشورہ صرف ایک ہوا، اس کی کیفیت لکھ چکا ہون، حقیقت یہ ہے کہ طریقۂ کارروائی ۲۴ مئی کو اچھی طرح متعین ہو سکے گا، کہ دونون کمیٹیون مین کام کیونکر تقسیم ہو، بے شبہہ پچھلے واقعات اور خرابیون کے پیچھے پڑنا چندان سودمند نہین، لیکن اب جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی خبر تو رکھنی چاہیئے،

وہان کے ارکان کو صرف اصلاح کی ضرورت پر متوجہ کرنا چاہیئے، اور جب نیک نیتی اور بے غرضی سے کام ہو گا تو آپ کا دائرہ خود بخود بڑھتا جائیگا، اڈیٹر مسلم گزٹ کو ہموار کرنا ضروری ہے، تعجب ہے کہ مسٹر محمد علی سے بھی وہ لوگ ناراض ہین، حالانکہ وہ بھی کہتے ہین جو ڈاکٹر ناظر حسن وغیرہ کہتے ہین، نظامت کی نسبت نواب اسحاق خان نے تو جلسۂ عام مین تسلیم کر لیا کہ ناقص اور بے ضابطہ تھی ہے، یہ بھی یقینی ہے کہ موجودہ ارکان سب بے قاعدہ ہین، اور نئے سرے سے انتخاب کی ضرورت ہے، اسی نظامت کا بھی قطعی فیصلہ ہو گا،

جلسۂ عام وہ لوگ لکھنؤ مین کرنا چاہتے ہین، اور نظامت کو باقاعدہ بنانا چاہتے ہین، اس کے متعلق بغیر مواجہہ اور آپکے مشورہ کے کوئی رائے عرض نہین کر سکتا،

کیا یہ توقع ہے کہ حکیم عبد الولی صاحب اور مولوی نظام الدین حسن صاحب دہلی مین آئین، دہلی کی روداد، آپ یا مولوی نظام الدین حسن صاحب کی طرف سے مختصراً قلمبند ہو کہ سرکار بھوپال کے پاس جانی چاہیئے، اور یہ کہ اس کا پہلا اجلاس ۲۴ رمئی کو دہلی مین ہوگا، ارکان کا نام بہ تفصیل لکھا جائے، اور یہ امر کہ اگر منتظمین نے اصلاحین منظور کین اور ان پر عمل کیا تو اطلاع دیجائیگی،

شبلی، ۱۹ رمئی ۱۹۱۴ء،

(۱۲)

مکرمی،

کئی خط جواب طلب لکھ چکا ہون، مخالفون نے اب یہ مشہور کرنا شروع کیا ہے، کہ مین نے ندوہ کا نصابِ تعلیم ملحدانہ رکھا تھا جو ابتک جاری ہے، نواب اسحاق خان کی یاد داشت مین بھی اس کا اشارہ ہے،

نصابِ تعلیم مطبوعہ، ندوہ سے کسی کے ذریعہ سے منگوا کر ایک میرے پاس بھیجدیجئے، اور زیادہ مل سکے تو زمیندار اور وکیل مین بھیجدیجئے کہ اس مین سے عربی کتابون کے نام چھاپ دین اور مخالفین سے پوچھین کہ اس مین کونسی کتاب ملحدانہ ہے،

مسعود علی کہان ہین، مسودات رجسٹرڈ اور بیمہ کرا کے بھجوائیے، بذریعہ ڈاک کے،

شبلی، ۱ رجون ۱۹۱۴ء، بمبئی،

(۱۳)

مکرمی،

معلوم نہین آپ کیا کر رہے ہین، مین نے جو ترمیمات بھیجی تھین ان کو آپ نے کیا کیا، ندوہ نے

اپنے قواعد اخبارات مین شایع کر دیئے،

اصل نقطۂ بحث یہ ہے کہ موجودہ کمیٹی اور ارکان باضابطہ ہے، اور یہ قائم رہیگی، تغیر صرف اس قدر ہے کہ جن ممبرون کی جگہ خالی ہوتی جائیگی، جدید قاعدہ کے موافق ان کی جگہ نئے ممبر منتخب ہون گے،

لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ایک دفعہ محض بے ضابطہ اور دھاندلی سے ۳۵ کے بجائے ۵۱ ممبر کی تعداد کر دی گئی، اور ایک ہی جلسہ مین ۱۵ جدید فوراً انتخاب کر لئے گئے، جو ایک خاص پارٹی کے تھے، اس لئے ان کی کثرت ہمیشہ کمیٹی کو یک طرفہ رکھتی ہے، موجودہ قواعد مین اس کثرت کی کوئی دوا نہین، وہ سب ممبر باقی ہین اور جدید ممبرون کے انتخاب مین ہمیشہ اس کثرت کا اثر باقی رہتا ہے،

پیرزادہ صاحب کے دستور العمل مین ایک حد تک اس کا علاج ہے، لیکن آپ کی طرف سے کوئی کارروائی نہین ہوئی، آپ کو اپنا دستور العمل بعد غور اور مشورہ فوراً شایع کر دینا چاہیے تھا، ورنہ اب فوراً کرنا چاہیے، اخبارات کو بھی متوجہ کیجئے،

ابھی صرف ایک ٹکڑا دستور العمل کا چھپا ہے، پورا چھپ جائے تو مین اچھی طرح سے تنقید کرکے آپ کے پاس اپنی رائے بھیجدونگا کلی امور، تقرر ممبران، اور تقرر ناظم اور شرکت قوت قومی ہے، جدید دستور العمل مین جو کچھ قومی قوت کی شرکت تھی وہ بھی جاتی رہی، اب ساری قوت صرف چند ارکان کے ہاتھ مین ہے،

مولوی ابوالکلام صاحب کو بھی لکھئے، منتظر جواب،

شبلی، ۶ رجولائی ۱۹۱۴ء،

مکرمی،

مین بمبئی آگیا،

ندوہ کی اصلاحی اسکیم، فوری اور معمولی چیز نہین، موجودہ انقلاب نہ ہوا ہوتا تب بھی اس کی ضرورت تھی، ندوہ کو اپنی اصلی وسعت پر لانا ہے، نہ صرف ایک دارالعلوم کی درستی،

پہلے آپ حکیم صاحب[1] کے ذریعہ سے مطبوعاتِ ذیل ندوہ کے دفتر سے دو دو جلدین طلب کرلین،

۱- مسودۂ دارالعلوم، ۲- رپورٹ سہ سالہ دارالعلوم،

۳- ابتدائی رپورٹین ندوہ کی یعنی ابتدائے قیام سے چند سال تک،

۴- مضامین اربعہ،

ان سے معلوم ہوگا کہ ندوہ کا اصلی مقصد دو چیزین تھین،

نصاب کی اصلاح اس مین دو مقصد پیشِ نظر تھے، ایک یہ کہ ہر فن کے اہل کمال پیدا ہون جس کا ذریعہ درجۂ تکمیل قائم کرنا تھا،

دوسرے جدید ضرورتون سے باخبر علما کا پیدا کرنا جس کے لئے انگریزی زبان دانی اور علوم جدیدہ کی تعلیم بھی ضروری تھی، اس بنا پر یہ دو امور دارالعلوم کی تعلیم مین اصل الاصول ہین، ورنہ مدارس قدیمہ پہلے سے موجود تھے،

دوسرا مقصد رفعِ نزاع تھا، یعنی باہمی تعصبات کا کم کرنا، اور مقاصد مشترکہ مین تمام فرقہ ہائے

---

[1] حکیم عبد الولی مرحوم، المتوفی سنہ ۱۹۱۲ء،

اسلام کامل کر کام کرنا، مثلاً اشاعتِ اسلام وغیرہ،

مطبوعاتِ ذیل مل جائین تو چند روز کے لئے مجھ کو بھی بھیجدیجئے،

اصلاحی اسکیم کا دوسرا مرحلہ، دستور العمل کی درستی ہے، یعنی ممبرون کا صحیح طریقۂ انتخاب اور سب کمیٹیون کا تقرر، جیسا کہ علی گڈھ مین سنڈیکیٹ ہے،

یادداشت کی کاپیان اہل الرائے لوگون کے پاس بھیجنی چاہیے، ساتھ ہی دستور العمل کی ایک ایک کاپی، اور خواہش کرنی چاہیئے کہ اور لوگ بھی ان کاغذات کو دیکھکر اصلاحی اسکیم کے متعلق اظہارِ رائے کرین، یعنی جو بات خیال مین آئے تحریر فرمائین،

مین یہان بالکل سکون کی حالت مین ہون، اگر ذرا بھی انتشار ہوا تو سیرت کے کام مین خلل پڑے گا، اس لئے وہان کی استبدادی اور سازشی کارروائیون کے حالات سننا نہین چاہتا،

شبلی، بمبئی،

(۱۵)

مکرمی،

تسلیم، والانامہ پہونچا، معلوم نہین دستور العمل، تمہید، اور اصلاحِ عبارت کے ساتھ چھپا ہے یا وہی پیرزادہ صاحب کی لدھڑ عبارت ہے،

لے پیرزادہ محمد حسین صاحب دہلوی سابق جج، مترجم رحلۂ ابن بطوطہ،

دستور العمل کثرت سے چھپے، تمام اہل الرائے کے پاس بھیجا جائے، رائیں طلب کیجائیں، پھر سالانہ جلسہ کا بندوبست ہو، یہ عملی صورت ہے،

میرا تو یہ حال ہے کہ مین نے اچھا وسیع قطعہ دار المصنفین اور دار التکمیل کے لئے لے لیا ہے اور جو قوت اور افادہ وہان بے کار جا رہا تھا اس کو موزون اور مناسب موقع پر صرف کرون گا،

دو تین مہینہ کے بعد آپ کو تکلیف دونگا، کہ آپ خود بھی دیکھ لین،

اگر آپ کے ہان اب بھی کچھ فالتو اور زائد کتابین ہون تو دار المصنفین کے کتبخانہ کو عنایت کیجئے، سات الماریان تو اب تک ہو چکین،

شبلی،

اعظم گڈھ، ۲ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء

لہ وفات سے ۱۶ دن پہلے کا خط،

۵۰۔ مولوی محمد ریاض حسن خانصاحب المتخلص بہ خیال و دانش رئیس رسول پور ضلع مظفر پور کے نام،

(۱)

مخدومی، مکرمت نامہ کا شکریہ، عربی اخبار خود میرے پاس بہت سے آتے ہین، یعنی ثمرات الفنون، السلام، طرابلس، المنارہ، الہلال، لیکن معلوم نہین آپ کس مذاق کے طالب ہین، اگر علمی مضامین چاہتے ہین تو مصر کا ماہوار رسالہ المقتطف طلب فرمائیے اور اگر پالٹیکس وغیرہ مقصود ہے تو قاہرہ کا اخبار المؤید، میرے پاس جو اخبار آتے ہین ان کو فرمائیے تو ملاحظہ کے لئے بھیجدون،

ہان الفاروق کی قیمت لوگون کے اصرار سے ستے کر دی گئی، لوگون کو مطلع کر دیجیے،

شبلی ۱۰۔ اگست ۱۸۹۹ء

(۲)

مکرمی، والانامہ پہونچا مشکور فرمایا، آپ کا نام ارکانِ اعانت کی فہرست مین درج کیا گیا اور مستقل خریدارون کے رجسٹر مین بھی درج کیا گیا، آپ کے خط کے آنے سے پہلے دو جگہ سے اطلاع آئی، ایک اور صاحب نے نامۂ دانشوران کا ترجمہ شروع کر دیا ہے، لیکن ابھی دفتر مین نمونہ نہین آیا، اطلاعاً عرض ہے، نامۂ دانشوران کے ترجمہ مین بعض بعض جگہ ابہام و تفصیل کیلئے اور کتابون کی طرف بھی رجوع کرنا پڑیگا، غالباً آپ نے خود اسکا اندازہ کیا ہوگا، کتاب مذکور مدت تک میرے استعمال مین رہی لیکن اس وقت پیشِ نظر نہین، اس لئے صفحات کی تعداد محض تخمینی لکھدی گئی، اس کتاب کی دوسری جلد بھی شایع ہو گئی ہے، المرأۃ المسلمۃ یہان

ملتی ہے، عار قیمت ہے، شبلی، ۲۲ر جون ۱۹۰۳ء

(۳)

دفتر انجمن ترقی اردو حیدرآباد،

مین نے آپ کو آج جو خط لکھا ہے، اس مین جواہر القرآن کا نام غلطی سے لکھا گیا، اس کے بجائے نجوم الفرقان سمجھیئے، بو علی سینا کے حالات مین نامۂ دانشوران والون نے سلطان محمود کے تعصب مذہبی اور ابن سینا کے گرفتار کرنے کا حکم اس کی طرف سے لکھا ہے، یہ محض غلط ہے، نوٹ مین اس کی تردید کرنی چاہیئے، شبلی، ۲۷ر اگست ۱۹۰۳ء،

(۴)

مولوی شہباز کی سوانحعمری مین نے بھی دیکھی ہے، بہت اچھی ہے، لیکن ناتمام ہے، اور انکا بیان ہے کہ تکمیل کا سامان نہین، کیمسٹری کی اصطلاحات کا ترجمہ نہین بلکہ صرف اصلی الفاظ چھپوا لیے گئے ہین کہ مترجمین کے پاس الگ الگ جلدین بھیجدی جائین، والسلام

شبلی حیدرآباد ۱۲ر جنوری ۱۹۱۴ء،

(۵)

مکرمی،

خط پہونچا، مسودہ بوقتِ فرصت دیکھون گا کہین کہین تغیر و ترمیم کی ضرورت معلوم ہوتی ہے، بو علی سینا کے متعلق جلیب الیسر وغیرہ مین جو کچھ ہے، اور جس کی تقلید نامۂ دانشوران مین کی ہے لغو محض ہے،

طبقات الاطبا اور تاریخ الاطبا شہر زوری جو نہایت معتبر کتابین ہین اور ابن سینا کا مفصل حال ان مین ہے، اور خوارزم کے تعلقات اور مفارقت کا بھی ذکر ہے، ان مین کہین اس واقعہ کا پتہ نہین، یہ شیعون کی گھڑت ہے، شبلی، ۱۰ر ستمبر ۱۹۰۵ء،

(۶)

خط پہونچا، نہایت[1] افسوس ہوا مین اس دولت کو آغازِ شباب مین کھوچکا ہون، لیکن ابتک یہ حالت ہے کہ کسی کو جب دیکھتا ہون کہ اس کے والدین سر پر موجود ہین تو بخدا عجیب حسرت ہوتی ہے، آپ کے رنج و افسوس کا کچھ مین ہی خوب اندازہ کرسکتا ہون، دیوان پر حسب ارشاد نام لکھدیا ہے، اس وقت اتفاق سے لفافہ نہ تھا، اس لئے، کارڈ سے کام لینا پڑا معاف فرمائیے گا، شبلی، ۲۲ر مارچ ۱۹۰۶ء، لکھنؤ ندوہ،

(۷)

تسلیم، والانامہ اور رباعیان پہونچین، رباعیون کا کیا کہنا، کاش ان کا موقعِ استعمال بھی صحیح ہوتا، میری شاعری محض عطائی ہے، نہ کبھی اسمین اشتغال رہا نہ برسون کچھ کہنے کا اتفاق ہوتا، اب کے ندوہ کے اجلاس سالانہ واقعہ ۱۴ر اپریل مین فارسی لٹریچر (نظم) کی پوری ہسٹری دکھائی جائیگی، یعنی ابتدا سے اس وقت تک کا کلام بہ ترتیب زمانہ جمع کیا جائیگا، نادر الوجود دواوین بہم پہونچائے گئے ہین، اس کے ساتھ قطعات و فرامین شاہی کی بھی نمایش ہے، جلسہ بنارس مین ہے، کیا آپ تشریف نہین لاسکتے، حامد اچھے ہین، لیکن یہان نہین

[1] مکتوب الیہ کی والدہ ماجدہ نے انتقال کیا تھا،

ہین، اخوان کی خدمت مین سلام شوق، شبلی، لکھنؤ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء،

(۸)

مین پٹنہ سے فوراً کلکتہ چلا آیا، یہین آپ کا تار ملا آپ جو بندوبست کرین اس سے مطلع فرمائین، ندوہ کے مکان کی بدحیثیتی اس کو ابھرنے نہین دیتی، اس لئے ہر طرف سے ہٹ کر اب ادھر توجہ کرنی پڑی، اسی بنا پر کلکتہ کا سفر بھی ہے، اگرچہ ابھی کوئی صورت نہین پیدا ہوئی، ایک معقول شاہی عمارت بہت ارزان لکھنؤ مین مل رہی ہے، خیال ہے کہ اسی کو لے لیا جائے، بہرحال جو صورت ہو اس سے اطلاع دیجئے گا، ادھر نہ آسکا تو بعد کانفرنس سہی،

شبلی،

کلکتہ، امرتلا لین نمبر ۳،

(۹)

تسلیم،

مجھ کو یہ خیال نہین ہوسکتا تھا، کہ آپ بغیر میرے پہونچے اعلان دیدین گے، بہرحال آپ کی زحمت و تکلیف کا افسوس ہے، اگرچہ آپ خود کمالِ محبت سے اس کو زحمت نہ خیال فرمائین، مین ۳۰ دسمبر تک تو ڈھاکہ رہونگا، نواب سلیم اللہ خان صاحب کے خاص خطوط بڑے اصرار سے آئے، ادھر نواب محسن الملک کا تقاضا، غرض کانفرنس جانا اور اخیر وقت تک رہنا ضرور ہے، واپسی کے بعد ایک دن آرام لینے کے لئے کلکتہ مین بھی قیام ضرور ہے، پھر آٹھ جنوری کو آگرہ مین امیر صاحب کا جلوس دیکھنا ہے، اس اثنا مین وہان آنا ہوسکے گا، میرا خیال تھا کہ آپ خود

بھی شریک کانفرنس ہون گے، لیکن تعجب ہے کہ آپ کی تحریر مین کوئی اشارہ نہین، اس کے جواب مین جو کانفرنس کے پتہ سے بھیجئے گا، تحریر فرمائیے کہ کیا جلسہ مظفر پور کے لئے تعطیل کے دن کی ضرورت ہوگی، رات کا وقت مناسب ہوگا جس کے لئے تعطیل کی پابندی نہین،

والتسلیم، شبلی،

(۱۰)

مکرمی،

تسلیم، مین تیسری چوتھی جنوری تک انشاء اللہ مظفر پور پہونچ سکون گا، اس لئے ایمین سے کوئی تاریخ مقرر کرکے مجھ کو بذریعہ خط یا تار کے ایجوکیشنل کانفرنس ڈھاکہ کے پتہ سے مطلع کیجئے، پرسون یہان میرا لکچر "تاریخ اور اسلام" پر تھا، مرزا شجاعت علی صاحب خان بہادر صدر انجمن تھے ڈھاکہ مین کیا آپ نہ ہون گے،

شبلی، ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۲ء

(۱۱)

تسلیم، خط اور تار ملا، قطعی ارادہ تھا بلکہ اب بھی ہے کہ ۶ر جنوری تک وہان پہونچ جاؤن، لیکن جناب نواب صاحب ڈھاکہ اصرار فرماتے ہین کہ دو تین دن اور رہ جاؤ، ان کی بات اُٹھائی نہین جاسکتی، اگر دو تین دن کا معاملہ ہے تو پہونچ ہی جاؤنگا، اور اگر ریاستی شان کے موافق اس مین کچھ امتداد ہوا تو مجبور ہونا پڑیگا، نواب صاحب فرماتے ہین کہ ندوہ کے متعلق مین مفصل گفتگو کرنی چاہتا ہون، اور ایک عام جلسہ مین تم اس کے مقاصد بھی بیان کرو، بہر حال یہ حالت ہے، وہان کے جلسہ کے لئے اتوار کی پابندی کیا ہے، رات کو جلسہ ہوگا،

شبلی، ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء، ڈھاکہ

(۱۲)

مکرمی،

تسلیم کل کے خط مین آپ کے اشعار کی داد رہگئی، واقعی آپ کا کلام بہت شستہ اور صاف ہوتا ہے مجھ کو اس قدر گمان نہ تھا کل ہی آپ کی نظم اردو بھی ایک پرچہ مین دیکھی، کیا کہنا ہے، لیچی مجھ کو نہین پہونچی، پارسل پہلے آچکا تھا خط اور بلٹی کل پہونچی، طرہ یہ کہ اسٹیشن ماسٹر نے ایک اور شخص شمشیر خان نامی کو دیدی، ان کی بھی ایک بلٹی مظفر پور سے لیچی کی آئی تھی، کہتا ہے کہ مجھکو اشتباہ ہوا، ایک عجیب بات یہ ہے کہ بلٹی مین جو آپ کے یہان سے آتی ہے کبھی وزن نہین لکھا ہوتا چنانچہ بلٹی واپس ہے، اس سے ان لوگون کا یہی مقصود ہوتا ہوگا کہ جس قدر وزن چاہین بیان کرین، پہلی دفعہ بھی ٹوکرا بہت سا خالی تھا مین نے طول اس لئے دیا کہ آپ شاید اورون کو جو بھیجتے ہون وہان بھی یہ معاملات پیش آتے ہون اور لوگ آپ کو اطلاع نہ دیتے ہون، زخم اب برائے نام ہے تکلیف مین بھی کمی ہے، مولوی اعجاز حسین صاحب کی خدمت مین تسلیم، شبلی، ۲۶ر جون،

(۱۳)

تسلیم،

والا نامہ پہونچا، شکریہ، ہان تشنج تو نہین لیکن ابھی زخم کی جگہ خام ہے، کل میر اکبر حسین صاحب جج سابق کے ہان سے دعوت کا رقعہ آیا تھا مین نے یہ جواب لکھا،

آج دعوت مین نہ آئینگا مجھے بھی ہو ملال　　　لیکن اسباب کچھ ایسے ہین کہ مجبور ہون مین

آپ کے لطف و کرم کا مجھے انکار نہین | حلقہ در گوش ہون ممنون ہون مشکور ہون مین
لیکن اب مین وہ نہین ہون کہ پڑا پھرتا تھا | اب تو اللہ کے افضال سے تیمور ہون مین
دل کے بہلانے کی باتین ہین یہ شبلی ورنہ | جیتے جی مردہ ہون مرحوم ہون مغفور ہون مین

شبلی، الہ آباد، ۲۳ نومبر ۱۹۰۷ء،

(۱۴)

مکرمی،

مین بمبئی جا رہا ہون، راہ مین بھوپال ٹھہرنا پڑا، یہان آپ کا خط ملا، مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کا بھانجے عزیز ندوہ مین تعلیم پا رہا ہے، جب معلوم ہوا تو مین نے اس کو بلایا اور واقعی اس کو دیکھکر مین نے محسوس کیا کہ مین اپنے کسی حقیقی عزیز کو دیکھ رہا ہون، افسوس ہے مین فوراً سفر کو روانہ ہوا، ورنہ اس کی تعلیم وغیرہ کی اچھی طرح جانچ کر سکتا، مین بمبئی پاؤن بنوانے جا رہا ہون، وہان سے حیدرآباد کا قصد ہے، غالباً شاہ سلیمان صاحب بھی ہون گے، ندوہ کی تعمیر کی حالت دیکھکر دل بیٹھ جاتا ہے، اور سب منصوبے غلط ہو جاتے ہین،

شبلی، ۱ دسمبر ۱۹۰۸ء،

(۱۵)

مکرمی،

تسلیم، آپ کا خط جب آتا ہے تو بجز اتھوڑی دیر رشک مین مبتلا رہتا ہون کہ کاش یہ خط مجھکو نصیب ہوتا، وقف کے متعلق لوکل کمیٹی قائم ہو گئی ہے، اور عام آرار کے مطابق اس مسئلہ پر

۱؎ مکتوب الیہ کے بھانجے مولوی ابوالمجد سید محی الدین احمد صاحب جعفری ندوی،

ایک رسالہ لکھ رہا ہون جو تمام علما کے دستخط سے مزین ہو گا پھر انگریزی مین ترجمہ ہو کر میموریل کے ساتھ گورنمنٹ مین جائیگا، شعر العجم کا پہلا حصہ مدت ہوئی مطبع مین جاچکا لیکن ہنوز روز اول ہی، دوسرے حصہ مین حافظ کا حال ختم ہوچکا ہے، امیر خسرو کی باری ہے، ان کے متعلق بہت استیعاب کرنا چاہتا ہون ان کی نہایت نادر تصنیفات سب مہیا ہو گئی ہین عطیہ بھاولپور کا حال علٰحدہ مطبوعہ مضمون سے معلوم ہو گا، اب فی الجملہ انگریزی گورنمنٹ کو بھی توجہ ہوئی ہے، نتائج کچھ دنون مین ظاہر ہون گے، پاؤن بن گیا، آمد تو نہین آور وہے، رفتہ رفتہ شاید ترقی ہو، والتسلیم،

شبلی، لکھنؤ، ۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء

(۱۶)

تسلیم،

جی ہان، ہمارے خاندان مین بندوق کا ٹکس بندھ گیا ہے یعنی سالانہ ایک جان، عزیزی اسحاق کی نواسی تھی جو اب کی بھینٹ چڑھی، دوتین سال کی عمر تھی، ایک اور بچہ زخمی ہوا لیکن وہ بصحت ہے، وقف کا رسالہ مین لکھ چکا، اب چھپ کر شایع ہو گا پھر انگریزی مین ترجمہ اور عام میموریل وغیرہ، شعر العجم علی گڈھ مین طبع ہو رہی ہے، دوسرا حصہ امیر خسرو تک پہونچا ہے،

شبلی، ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء

(۱۷)

مکرمی! والا نامہ پہونچا، حالات معلوم ہوئے، خدا کا شکر ہے کہ اب آپکے بھائی صاحب کو افاقہ ہے، مجھکو واقعی شکایت تھی کہ آپنے ان کا حال کیون نہین لکھا، یہ ظاہر ہے کہ یہ ایک

قسم کی اجنبیت کی صریح دلیل تھی، مین یہان تحریکِ وقف کے متعلق آیا ہون کہ سب لوگون کو متفق الرائے کرون عنقریب ایک جلسہ ہوگا، غزلین ہو رہی ہین، لیکن بہت پھیکی، ایک دو شعر لکھتا ہون،

مطلع

توبہ از بادہ نہ کار من ناکس باشد	این قدر ہم اگرم عقل بود بس باشد
چہ عجب گر نگہ مست نوافتد برما	بادہ بیرون فتد از جام چو سرشار افتاد
شیوۂ مہر ز خوبان نتوان داشت طمع	کہ مرا کار بہ این طائفہ بسیار افتاد
محتسب از پے و جمعے ز حریفان بہ کمین	شب لبیا رندی پنہان تو دشوار افتاد

(۱۸)

مکرمی،

تسلیم، مین بہت مستعجل تھا، اس لئے آپ کو اطلاع نہ دیسکا کہ رسول پور جانے کے لئے مین وقت نہین نکال سکتا تھا، رسالہ کا انگریزی ترجمہ کون کرے گا، مسلمان اتنے قابل کہان اور ہین تو کوئی کام بغیر اُجرت کیون کرین گے، اور ان کی اُجرت کہان سے آئے گی، پھر یہ بھی ضرور ہوگا کہ پہلے اُردو مین ترجمہ ہو، رسالہ[1] چھپ رہا ہے، مین نے اس کے کچھ پروف المنار کے اڈیٹر سید رشید رضا کے پاس بھیجدیئے تھے، انھون نے بڑی شکرگذاری کی اور لکھا کہ مین نے علمائے مصر کو آمادہ کرنا چاہا، لیکن ان لوگون نے ہمت نہ کی، المنار مین یہ رسالہ بتدریج شایع ہوگا، خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کی آبرو مصر مین قائم رہی، ہان سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ ندوہ کے سالانا جلسہ مین تشریف لائین، اب سے کے

[1] الانتقاد علی التمدن الاسلامی،

نہایت مقدم امور طے کرنے ہین جن مین ایک نومسلمون کی حفاظتِ اسلام ہے جس کو مین بڑے پیمانہ پہ شروع کرنا چاہتا ہون،

آپ جدید عمارت دیکھکر بھی خوش ہون گے، مولوی اعجاز حسین صاحب کو بھی ضرور لائیے، جرجی زیدان کے صرف ایک حصّہ[1] کا انگریزی مین ترجمہ ہوا ہے، مارگولوس نے کیا ہے، جو اسلام کا سخت دشمن ہے، اور درحقیقت اسی انگریزی ترجمہ نے مجھکو رد لکھنے پر آمادہ کیا،

شبلی، لکھنؤ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۲ء،

(۱۹)

این خط شوق و عوت خاص است عام نیست

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کو یہ معلوم ہوگا، کہ اس سال ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ چوتھی اپریل سے تین دن تک منعقد ہوگا، اس مین نہایت اہم مذہبی اور قومی مطالب پیش ہونگے اور طریقۂ کارروائی آغاز کیا جائیگا، یہ امر بھی قابلِ اظہار ہے کہ محض اس جلسہ کی شرکت کیلئے سید رشید رضا جو مصر و شام کے سب سے بڑے عالم ہین مصر سے روانہ ہو چکے اور ۲۲ مارچ کو بمبئی مین آجائین گے،

سید صاحب اس رتبہ کے شخص ہین کہ جب کبھی ترکی سلطنت مین جاتے ہین تو گورنمنٹ کی طرف سے ان کا سرکاری استقبال کیا جاتا ہے، اس بناپر ضرور ہے کہ تمام بہی خواہانِ قوم اس موقع پر تشریف لائین اور جو مشکلات اس وقت قوم کو درپیش ہین ان کو حل فرمائین، اس بناپر مین آپ کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ آپ ضرور اپنی تشریف آوری سے مجھکو مطلع فرمائین تاکہ آپکے قیام وغیرہ کا انتظام

[1] تمدن اسلامی،

کیا جائے،

شبلی نعمانی، مارچ سنہ ۱۹۱۲ء،

(۲۰)

پالن جی ہوٹل بمبئی،

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، سیرت نبوی جو تصنیف ہے مین چاہتا ہون کہ یورپ کے مصنفین نے جو کچھ آنحضرت کے متعلق لکھا ہے، اس سے پوری واقفیت حاصل کیجائے تاکہ ان کے تائیدی بیان حسب موقع حجت الزامی کے طور پر پیش کئے جائین اور جہان انھون نے غلطیان اور بد دیانتیان کی ہین، نہایت زور و قوت کیساتھ ان کی پردہ دری کیجائے، اس بنا پر انگریزی کی کثرت سے تصنیفات مہیا کی گئی ہین، جو آنحضرت کے متعلق تصنیف ہو چکی ہین، لیکن ان سب کا اردو مین ترجمہ کرنا ناممکن ہے، اس لئے یہ رائے قرار پائی ہے کہ جن صاحبون کو اس سے ذوق ہو ان کے پاس ایک ایک کتاب بھیجدی جائے، وہ مطالعہ فرما کر قابل ترجمہ مقامات پر نشانات کرتے جائین اور پھر کتاب واپس بھیجدین تاکہ دفتر کے مترجمین سے ترجمہ کرایا جائے،

اس بنا پر آپ سے درخواست ہے کہ کیا آپ بھی اس کام مین حصہ لینا پسند فرمائین گے،

شبلی نعمانی،

(۲۱)

جناب من،

تسلیم، ہان جواب خط کی مجھکو شکایت تھی، تاہم یقین تھا کہ کوئی قوی سبب ہو گا، مسئلۂ وقف مین واقعی سو کے سو نمبر ملے، جو دفعات مین نے نکال دینے چاہے اور جس کے

ل یہ تمام خط مولانا شروانی کے مکاتیب مین بھی ہے،

متعلق الگ تحریر چھاپ کر شایع کی تھی، سب نکل گئے، مین نے مسٹر جینا سے ان کے نکالنے کا وعدہ لے لیا تھا،

جمعہ کے موریل کے متعلق غزنوی کے سوال پر گورنمنٹ نے جو جواب دیا مسٹر شفیع نے لکھا ہے کہ اب اس تحریک کی ضرورت ہے یا نہین، آپ کی کیا رائے ہے،

اشاعۃ الاسلام ایک ہلکا خاکہ ہے، میرا نصب العین ایک مذہبی عام انجمن ہے ندوہ ہو سکتا تھا، لیکن وہ مولویون مین پھنس گیا، اور یہ فرقہ کبھی وسیع الخیال اور بلند ہمت نہین ہو سکتا، حالانکہ اب تمام تفرقہ ہائے باہمی کے نظر انداز کرنے کا وقت ہے، ہر صوبہ مین مستقل انجمن ہونی چاہیئے، دورہ کا ارادہ تھا لیکن گرمی کی آمد ارادون کو سرد کئے دیتی ہے، منصوری اور کشمیر کا مسئلہ پیش آ گیا جو طے پا جائے،

سیرت فتح مکہ تک پہونچ گئی گو ابھی نظر ثانی اور ثالث باقی ہے، دقت اسی حصہ مین ہے، آگے بہت جلد جلد کام ہوگا، سب مباحث اور ان کے خاکے پیش نظر ہین، یورپ کے خیالات کا بڑا حصہ سامنے آ گیا، سب تارون کی ایک ہی صدا ہے، کچھ غلط فہمیان، کچھ ناواقفیت کچھ تعصب، باقی ہیچ، ایک جلد خاص یورپ کے نذر ہوگی، یورپ کے ذخیرۂ تاریخی پر ایک الگ دیباچہ قریباً ۱۰۰ صفحون کا ہوگا، تمام تصنیفات اور مصنفین کے نام اور حالات اور ریویو یہ مباحث ان سے الگ ہین،

(۲۲) بمبئی، ۱۰؍ مارچ ۱۹۱۳ء،

مکرمی، تسلیم، والا نامہ پہونچا، فتاوی ابن تیمیہ کو دریافت کرتا ہون، اگر ہوگا، تو بھجوا دونگا، اب کے مین یہان تفریح و غزل کے لئے نہین آیا، بلکہ اس لئے کہ بظاہر جو تھوڑی سی زندگی نظر

ہوتی ہے، اس کو سیرت نبوی کی خدمت مین صرف کردون، اس لیے جو کچھ کرسکتا ہون سیرت ہی پر صرف کرتا ہون،

انساب سمعانی کا نہایت عمدہ نسخہ یورپ نے فوٹو کے ذریعہ سے چھاپا ہی، اور باوجود ضخامت کبیر

کے صرف ۱۶-۱۷ روپیہ قیمت رکھی ہے، مین نے ایک نسخہ لے لیا ہے،

اگر آپ صرف سیر بھر تازہ اور عمدہ گھی بھیجین تو مین ممنون ہونگا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر سیر بھر

سے ایک ماشہ بھی زیادہ ہوا تو گو گستاخی ہو مگر واپس کردونگا، اور تازگی کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کو

بنے ہوئے دو تین روز سے زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو، یہان گھی کے سوا ہر چیز ملتی ہے، مین نے وطن کی

بھی مختلف قرابتون مین فرمایش بھیجدی ہے، اور مقدار وہی مقرر کی ہی جو آپ کی ہے، والسلام،

شبلی، بمبئی، ۱۸ مئی ۱۹۱۳ء،

(۲۲۳)

مکرمی،

تسلیم، آٹھ مہینہ سے ایک وقت کی غذا ہے اور پھر مختصر سے مختصر، سیرت جلد اول قریباً تیار ہے

کاپیان لکھوانی شروع کردی ہین،

ندوہ کا اب کیا ذکر، اگر دیکھئے تو، برجائے... آواز زاغ است وزغن،

چند روز سے الہ آباد مین ہون،

ہان دار المصنفین کی تجویز الہلال مین کیا نظر سے نہین گذری؟ ضرور دیکھئے، آپ اس کے خاص مخاطب

ہین، اس کے لئے خود وہان تک آؤنگا، یہ میرا اخیر کام اور زمرۂ مصنفین کی دائمی خدمت ہے،

شبلی، الہ آباد، ۲۷ فروری ۱۹۱۴ء،

(۵۱) ایم مہدی حسن صاحب کے نام

از ۱۸۹۰ء تا ۱۹۱۴ء

(۱)

جناب بندہ! نامۂ والا ملا، محمڈن کلب جو قائم کیا گیا ہے، بے شبہہ اس کی اعانت ایک ضروری چیز ہے، لیکن افسوس ہے کہ مین اپنی کوئی تصنیف نذ نہین کر سکتا، میری تصنیفات سے جو اس وقت معرضِ بیع مین ہین، المامون و الجزیہ ہین، یہ دونون کتابین سید صاحب نے کالج کے لیے چھاپی ہین، (المامون پر سید صاحب نے جو دیباچہ لکھا ہے، اس کو آپ ملاحظہ فرمائین گے،) مجھکو حقِ تصنیف مین صرف ایک نسخہ عنایت ہوا تھا، وہ دے نہین سکتا، "گذشتہ تعلیم" کی کوئی جلد باقی نہین رہی، پیامِ اس کو دوبارہ چھاپ رہا ہے، اس وقت تک مین نے اپنی کسی تصنیف کو نہ خود چھاپا، نہ اس سے فائدہ اُٹھایا، اس لئے محمڈن کلب مین کوئی تصنیف پیشکش نہین کر سکتا،

ریویو کا جو تذکرہ آپکے خط مین ہے وہ شاید مناسب نہ تھا، گو آپ کا منشا نہ ہو، لیکن اس سے متبادر ہوتا ہے کہ ریویو گویا کتاب کا ایک قسم کا معاوضہ ہے، حالانکہ مصنف کی بڑی پست فطرتی ہے،

ے۵۱ اُردو کے مشہور انشاپرداز جناب ایم مہدی حسن صاحب تحصیلدار، اکبرپور (کانپور) مولانا کے مخلص احباب مین ہین، ان خطون کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اولاً کس طرح بیگانہ وار ایک اتفاقی ضرورت سے ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھا ہے، ایک ہی دو خطون کے ردو بدل کے بعد شناسا نظرین ایک دوسرے پر پڑنے لگی ہین، اور آخر محبت کی ادائین یہان تک کھلتی ہین، کہ ادبی ناز و نیاز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے،

ایم مہدی حسن صاحب کی فرمایش ہے کہ ان خطون کا کوئی حصہ الگ نہ کیا جائے، اس لئے معمولی اور دو سطری بلکہ ایک حرفی خطوط بھی رہنے دیئے گئے ہین،

کہ وہ لوگون سے ریویو لکھانے کا شایق ہو، اگر کوئی شخص کسی معقول کتاب پر ریویو لکھنے کی قابلیت رکھتا ہے تو ہر حالت مین اس کو لکھنا چاہئے، لیکن ریویو کوئی آسان چیز نہین ہے، ہمارے ریویو نگارون کیلئے یہی بہت ہے کہ ان کی یہ قابلیت تسلیم کی جائے، نہ کہ اس سے کسی مصنف پر احسان رکھا جائے، ملک مین شاید ایسے مضمون نگار دو تین سے زیادہ نہین ہین جن کے ریویو سے کسی مصنف کو خوشی ہو سکے، خدا کرے آپ کا محمڈن کلب کامیاب ہو، اور بے ہودہ قسم کی کتابین، (ناول وغیرہ) اس کی الماریون کی آغوش مین نظر نہ آئین، والسلام، شبلی، از علی گڈھ، ۸ر مئی ۱۸۹۰ء،

(۲)

تسلیم، آپکے مفصل عنایت نامہ مورخہ ۱۲ر مئی ۱۸۹۰ء کا اس قدر مختصر جواب، آپ کو بھی تعجب ہوگا، لیکن مین نہایت اضطراب و تعجیل کی حالت مین یہ عریضہ لکھ رہا ہون، آپکے حسن اخلاق اور بالخصوص میری گستاخ تحریر سے درگذر کرنے کا ممنون ہون، مین اس وقت علی گڈھ سے دور ہون اور ۲۳ر جون تک وہان نہ پہونچ سکون گا،

خطبات احمدیہ میرے پاس عمدہ نسخہ ہے، شاید مین کلب کو نذر کرسکون، غالباً مین اس مہینہ کی کسی تاریخ کو گورکھپور آسکون، والسلام، شبلی، ۱۲ر جون ۱۸۹۰ء، اعظم گڈھ،

(۳)

مکرما، آم پہونچے، اس غریب نوازی کا مشکور ہون، ہان مجھکو خود افسوس ہی، کہ ایسے محبوب کی خدمت سے بہت کم مستفیض ہو سکا، لیکن اُمید ہے کہ خط کتابت کے ذریعہ سے مخلصانہ تعلقات قائم رہین گے، والسلام، شبلی نعمانی، ۱۳ر جون ۱۸۹۰ء،

(۴)

جناب من! نامۂ والا ورود فرما ہوا، فہرست کیا بھیجتا، کوئی کتاب معقول نہ تھی، آپ فرماتے ہین کہ اُردو کی تمام عمدہ کتابون کے نام لکھو، افسوس اُردو مین ابھی ہے ہی کیا، میرے دانست مین اُردو کی تمام عمدہ کتابین آپ کے پاس موجود ہین، آبِ حیات، نیرنگِ خیال، حیاتِ سعدی وغیرہ تہذیب الاخلاق، بس یہی اس زبان کا گنجینہ ہے، اور غالباً آپکی لائبریری مین یہ سب کتابین موجود ہین، مولوی آزاد نے دیوانِ ذوق ایک خاص ترتیب سے چھاپا ہے، بے شبہہ وہ دیکھنے کے قابل ہے، آزاد کی باقی تصنیفات دربار اکبری وغیرہ بھی عنقریب چھپین گی، اور امید ہے کہ آپ کی نگاہ سے گذرین، ہماری زبان مین ردیان تو بہت جمع ہین مگر کام کی چیز ڈھونڈیئے تو مشکل سے ملیگی، وہ بھی دو چار سے زیادہ نہین، آج کل کالج کے کام نے مجھکو تصنیف سے بالکل معذور کر دیا ہے، مگر یہ عارضی حالت ہے، صرف شروع سال مین کام بڑھجاتا ہے، اُمید ہے کہ نصف اگست سے پورا موقع حاصل ہو، والتسلیم، شبلی، ۸ رجولائی ۱۸۹۱ء،

(۵)

قدر افزای من، والا نامہ مدت کے بعد ملا، آپنے اپنی معرفی کی ناحق تکلیف اٹھائی، آپ کے لطفِ اخلاق کی پوری تصویر ابتک میری آنکھون مین ہے، جب جب آپنے یہان دفتر سے کتابین منگوائی ہین مجھکو اطلاع ہوتی رہی ہے، مین آج کل الفاروق لکھ رہا ہون طبری کی باقی جلدین آگئین، اب کوئی حالت منتظرہ نہین رہی، البتہ زورِ قلم اور مساعدتِ وقت درکار ہے، دعا فرمایئے کہ اس پل صراط سے زندہ و سلامت اترون، حضرت عمرؓ کی لائف ۔۔ ع

"رہ بردم تیغ است قدم را،، والسلام، شبلی، علی گڈھ،

(۶)

جناب من، سفرنامہ میرے ہان سے ملتا ہے، مگر مین آج کل سفر مین تھا، اب علی گڈھ پہونچا ہون
لیکن سردست اس کی جلدین یہان نہین رہین، آگرہ کو لکھا ہے جس وقت کتابین آئین گی فوراً تعمیل
ارشاد ہو گی، آپ تار وار نہ بھیجین، والتسلیم، شبلی، ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء،

(۷)

مخدومی، آپ کے عنایت آمیز، لطیف، نکتہ خیز، والانامہ کا جواب کیا لکھون، عنایت نامہ
کیا میری ہیچدانی کا قابل قدر سرٹفکیٹ ہے، مین سچ کہتا ہون کہ اوس کو پڑھکر پہلا خیال جو میرے
دل مین آیا یہ تھا کہ یہ لٹریچر کسی تصنیف مین صرف ہوتا تو وہ نہایت عمدہ تصنیف خیال کیجاتی،
فوٹو کا اشتہار غلط چھپا، مین نے اخبار آزاد مین اس کی تصحیح کر دی ہے، الفاروق مین کوشش بھی
ہے، کہ تمام خوبیون کی جامع ہو، دیکھئے، کہان تک کامیابی ہوتی ہے، اُمید ہے کہ آپ کبھی کبھی
یاد فرمایا کرین، مین سفر مین تھا، اس وجہ سے خط دیر مین ملا، اور جواب مین تاخیر ہوئی، جواب
لکھئے تو اعظم گڈھ کے پتہ سے لکھئے، والتسلیم، شبلی نعمانی، الہ آباد، ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء،

(۸)

جناب من تسلیم، خط پہونچا، الفاروق کانپور مطبع نامی مین بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے،
ایک حصہ جس کے ۱۲۳ صفحے ہین پورا چھپکر تیار ہو گیا ہے، لوح طلائی، اور لاجوردی چھپ رہی ہے،
اور اس کا کاغذ اتنا نفیس دیا گیا ہے، کہ ہندوستان مین آجتک ویسا کاغذ کبھی استعمال نہین

کیا گیا، جو قدر دان صاحب چرمی کاغذ پر لوح چھپوانا چاہتے ہین، وہ دیکھین گے تو اس کاغذ کو چرمی کاغذ پر ترجیح دین گے،

افسوس ہے کہ مین بیمار ہون اور لکھنؤ مین حکیم عبد العزیز صاحب کا علاج کر رہا ہون، الفاروق کے کل صفحے کم و بیش چھ سو ہون گے، کلیات قاآنی اس پتہ سے منگوا لیجئے، مرزا محمد شیرازی ملک الکتاب محلہ عمر کھاڑی نمبر ۱۲۸، بمبئی، والسلام، شبلی نعمانی،

از دفتر ندوۃ العلماء، لکھنؤ، گولہ گنج، ۱۰ ستمبر ۱۸۹۸ء،

(۹)

جناب من، مدت کے بعد آپ نے یاد فرمایا، میرا یہ حال ہے، کہ پورے چھ مہینہ سے بیمار ہون اور ابتک بیماری چلی جاتی ہے، ہان الفاروق چھپ گئی لیکن مطبع سے آتے آتے ڈیڑھ دو ہفتہ صرف ہو جائین گے، اس وقت تعمیل ارشاد ہو گی، والتسلیم، شبلی نعمانی، اعظم گڈھ، ۳/۹۹،

(۱۰)

پایہ فزای من، مدت ہوئی البشیر مین قاموس الاسلام کے عنوان سے ایک مضمون دیکھا، نیچے مہدی حسن کے دستخط تھے، حیرت ہوئی کہ یہ وہی مرزا پوری دوست ہین، یا نذیر احمد و آزاد کی دو روحون نے ایک قالب اختیار کیا ہے، کئی دن تک دیکھتا اور احباب کو دکھلاتا رہا،

دو تین ہفتہ ہوئے، وہی برق ایک اور افق پر چمکی، اس سے زیادہ ہوش ربا اور خیرہ کن تھی، مصمم ارادہ ہوا کہ اب کی ضرور مبارکباد لکھون لیکن، حیدر آباد کی مصائب آمیز زندگی کسی دلی جوش کے اظہار کا موقع کہان دیتی ہے، غرض وہ چوٹ زخم کا چور بن کر دل مین رہ گئی، آج آپکا

بھیجا ہوا البشیر پہونچا اور وہ چوٹ ابھر آئی زیادہ کیا کہون، خدا آپ کو آپکے دست وقلم کو آپکی صنعگری طبع کو قائم رکھے، بخدا مجھکو خوشی سے زیادہ آپ پر رشک ہوتا ہے، کبھی کبھی خط بھی لکھا کیجئے، مین الغزالی لکھ چکا، اور مطبع مین جا چکی، علم کلام کی تاریخ بھی ختم ہو چکی، اب جدید علم کلام پر لکھ رہا ہون، یہ دونون حصے ساتھ چھپین گے، اگر یہان اطمینان سے رہنا پیش آتا تو بڑے بڑے کام انجام پاتے، لیکن ہر وقت رکاب مین پاؤن ہے، جو گھڑی ٹلتی جاتی ہے، اسی پر حیرت ہے، مولوی سید علی صاحب پرسون میرے پاس تشریف لائے تھے، ۲۲ر مارچ کو ولایت جاتے ہین،

دوستان رفتند ومن ہم میروم، والسلام،

شبلی، حیدر آباد، ۱۰ر مارچ ۱۹۰۱ء،

(۱۱)

مکرمی، اُردو کے ساتھ آپ کو جو عشق ہے، اب اس کے اظہار کا موقع ہے، دستور العمل ارسال ہے جو کچھ ہو سکے کیجئے،

شبلی حیدر آباد، ۵ر مئی ۱۹۰۳ء،

(۱۲)

مجی! ناتمی جدول کا خط ملا،

مدت ہوئی مین نے آپ کو انجمن اُردو کے متعلق متعدد خطوط لکھے، جب کسی کا جواب آیا تو تردد ہوا، مدت کی پوچھ گچھ کے بعد پتہ لگا کہ آپ کا رفیق وہمدم آپ سے چھوٹ گیا، مجھکو بھی افسوس ہوا، لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ آپ جیسے فلسفیانہ مزاج آدمی کو اس مرحلہ مین ذرا ثابت قدم رہنا تھا، خیر اب تو ناچار ہی کرنا پڑا جو عقلا پہلے ہی کرتے ہین،

بدقسمتی سے انجمن نے ابتک صرف ایک کتاب شائع کی یعنی گوتم بدھا، اور سری کرشن کی سوانح اور فلسفہ اچھی کتاب ہے، عمر قیمت ہے، آپ چاہین تو بھیجدیجائے،

دبیر و انیس پر محاکمہ مدت ہوئی طیار ہے، لیکن یہان کچھ ایسی الجھنون مین پڑکر اب تک مطبع مین نہین گیا، شاید عنقریب نوبت آئے، قریباً تین سو صفحے ہو گئے ہین،

فارسی شاعری کی باری دو ایک برس کے بعد آئیگی، البتہ ایک مبسوط تذکرہ میرے ایک شاگرد میری ہدایت سے مرتب کر رہے ہین، پرشین لٹریچر کو مین نے منگواکر دیکھا، پہلا حصہ تو کچھ نہین دوسرے کا وعدہ ہے، پروفیسر براؤن کی فارسی مہارت مسلّم ہے، دوسرا حصہ نکلے گا تو ضرور اچھا ہوگا،

خیام کی یورپ نے قدر کی، لیکن اگر وہ سحابی استرآبادی سے واقف ہوتے جس کی دس ہزار فلسفیانہ رُباعیان موجود ہین تو ان کی اور بھی آنکھین کھلتین، کئی سو رُباعیان اس کی میرے پاس موجود ہین، کبھی سنئے گا،

مین نے ارادہ کیا ہے کہ اُردو اشعار کا ایک عمدہ مجموعہ طیار کیا جائے جس کی ترتیب علمی حیثیت سے ہو، کچھ کام ہو چکا ہے، آپ اس کے متعلق کوئی معقول مشورہ دے سکین تو عنایت ہے، مین مثنوی مولوی رُوم پر تقریظ لکھ رہا ہون، ایک نئی کتاب ہوگی،

سامان ایسے نظر آتے ہین کہ علی گڈھ کے دام مین مین دوبارہ گرفتار ہون، اگرچہ یہ وہ دام ہے کہ

نالہ از بہر رہائی نکند مرغ اسیر | خورد افسوس زمانے کہ گرفتار نبود

اس پیرانہ سری مین خدا نے مجھ کو پھر باپ بنایا، کتاب سے گھبراتا ہون تو اس سے جی بہلاتا ہون،

شاہ صاحب کہان ہین، بیگم صاحب سے کوئی بنا ثمر ہاتھ آیا یا نہین،

شبلی، حیدر آباد، ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء

(۱۲۳)

مکرمی، عنایت نامہ پہونچا، آپ کا تو خط بھی ایک دلچسپ آرٹکل ہوتا ہے، لیکن اگر اسکی

داد دون تو ہم دونون "حاجی" ہوئے جاتے ہین،

ایک جلد خاصہ آپ کے لئے رزرو رہے گی، بے شبہہ غزالی کو بھی بہت کچھ سمیٹا ہے اور

اس کے چند در چند اسباب جمع ہو گئے، ایک تو وہی کہ ؎

"رکھون کچھ اپنے بھی مین چشم خونفشان کے لئے" دوسرے حیدر آباد مین رہ کے زیادہ پھیلنا ممکن

نہ تھا، بے شبہہ یہ اخلاقی کمزوری ہے، لیکن ضروریاتِ زندگی چند روز تک یہان رہنے پر مجبور کرہی

رہین، اور دوسرے اڈیشنون مین اس کی تلافی کا موقع باقی رہتا ہے، سب بڑی وجہ یہ ہے کہ مین

علماء وغیرہ کو جس سطح پر لانا چاہتا ہون اس کے لئے زینے درکار ہین، الغزالی پہلا زینہ ہے، دوسرا

تاریخِ علم کلام، پھر اصلی سطح یعنی علم کلام جدید ہے جو زیر تصنیف ہے، تاریخِ علم کلام آگرہ چھپنے کے

لئے جا چکی، رعد غزالی ہی سے عہدہ برآ نہ ہو سکے، اس لئے دوسری طرف رُخ کرنا پڑا،

غزالی مین اگر کھل کھیلتا تو علما برسون بلکہ قرنون کے لئے ہاتھ سے نکل جاتے، اور مجھ کو ان سے

کٹ کر الگ ہو جانا منظور نہین بلکہ ؎ مین تو ڈوبا ہون .... قاموس الاسلام

یا لائبریری کے لئے کانفرنس مین ہر طرف سے قبول کی صدا تو آئیگی، لیکن کام کرنے والے

تو وہی چند ہین، اور ان کا حال معلوم،

آج کل بہت بیمار رہا اور اب بھی ہون، ذرا اطمینان ہو تو وطن آؤن اور آپ سے بھی ملون،
آپ نے رعد کو لکھا ہے کہ صورت بھی اچھی چاہتا ہون، لیکن یہ دائرہ مرزاپور سے آگے کہان
بڑھ سکتا ہے، اس موقع پر بے ساختہ دوست یکتا وحید یاد آگیا، کہین ملین تو سلام کہدیجے گا،
والسلام، شبلی (ناظم علوم وفنون) ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء،

(۱۴)

حبیبی، مدت کے بعد زیارت ہوئی، بہت لکھنے کو جی چاہتا ہے، لیکن سخت لرزہ و بخار مین
مبتلا ہون، تقریظ مثنوی کمبخت رعد کے قبضۂ غضب مین ہے، دو برس ہو چکے،
شبلی ندوہ لکھنو، ۲۳ نومبر ۱۹۰۵ء،

(۱۵)

جناب من، السلام علیکم، ورحمۃ اللہ، عنایت نامہ پہونچا، آپ کا پتہ تبدیل کر دیا گیا، ہر دو
حضرات کی خدمت مین وی پی بھیجے گئے، مجھے امید ہے، کہ آیندہ بھی خریدارون کے بڑھانیکی
کوشش کر کے ندوہ کو ممنون احسان کرتے رہین گے، شعبان مطابق اکتوبر کا الندوہ بنارس
آپ کی خدمت مین بھیج دیا گیا تھا غالباً بنارس سے آپ کے یہان پہونچے، رمضان کا پرچہ
زیر طبع ہے، انشاءاللہ تعالی چھپ کر آپ کے مقام پر پہونچے گا،
شبلی نعمانی، ندوہ، لکھنو،

(۱۶)

مین نے اب کی بڑی سخت تکلیفین جھیلین، دو مہینہ تک لرزہ و بخار مین مبتلا رہا، اب بھی

سخت ناطاقتی ہے، مضمون اردوئے معلی، یا اخبار وکیل، یا مخزن لاہور مین بھیجدیجئے،

خریدارون کے پیدا کرنے کا شکریہ،

مین اب آپ سے بہت قریب ہون، ضرور دو ایک روز کیلئے تشریف لائیے، ورنہ بڑی شکایت ہوگی، شبلی، الہ آباد، کوٹھی لیاقت حسین کوتوال، ۷ر جنوری سنہ ۶ء،

(۱۷)

خط کا جواب لکھ چکا ہون، دوبارہ لکھتا ہون کہ اگر ممکن ہو تو ضرور ملنے آئیے،

شبلی، ۷ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء،

(۱۸)

آپ کا والا نامہ موسومہ مولوی عبدالحی صاحب دیکھا، مین علالت کی وجہ سے تین مہینہ سے کچھ نہ لکھ سکا، اخیر مضمون بھوپال مین لکھا تھا، اب ندوہ کے سالانہ جلسہ کی طیاریان ہین، جو ۱۴ر اپریل کو بنارس مین ہوگا، تمام وقت اس کے اہتمام مین صرف ہوتا ہے،

بے شبہہ ۲۲ صفحے بہت کم ہین لیکن لوگون کو صفحات سے زیادہ روپیہ عزیز ہے، اس لئے مجبوری ہے، اس کم قیمتی پر پانسو خریدار بھی ابتک بہم نہین پہونچے،

اب کے ندوہ کے جلسہ مین کتب نادرہ اور فرامین شاہی کی نمائش بھی ہوگی، عمدہ سرمایہ جمع کر رہا ہون، یاقوت مستعصمی کا قرآن بھی ہاتھ آگیا ہے، وغیر ذلک، والسلام

شبلی، ندوہ لکھنؤ،

۱۴ر مارچ سنہ ۶ء

(۱۹)

مکرمی، تسلیم، ہان کچھ کام کرنے لگا ہون، لیکن ندوہ کے سالانہ جلسہ کے قریب آجانے سے تصنیفی کام مین دقت ہوتی ہے، تقریظ مثنوی بہت کچھ چھپ گئی ہے، البتہ موازنہ مدتون تک کے لئے رک گیا، مسودات سے مرتب کرنا ہے، اور سردست اس قدر فرصت نہین، ہبیّضہ حیدرآباد مین ہے وہان سے ملنے کی اُمید نہین،

آزاد[1] کو تو آپ نے مخزن وغیرہ مین ضرور دیکھا ہوگا، قلم وہی ہے معلومات، یہان رہنے سے ترقی کر گئے ہین، خیام کی لائف اب کہان ہوسکتی ہے، مین شعرالعجم مین مصروف ہوگیا ہون یہ کتاب فارسی لٹریچر (نظم) کی تاریخ ہے،

بندہ زادہ اس سال نائب تحصیلداری مین لے لیا گیا ہے، کالج کی کامیابی مبارکباد کے قابل ہے، شہزادہ کے قدم مبارک ہین، والتسلیم

شبلی، ۲۶ر مارچ ۰۶ء،

دیوان تحفۃً ارسال ہے، کوئی کتاب تو آپکے پاس مصنف کی پیش کردہ ہو،

(۲۰)

جنابمن، مین کل یہان آیا جس قدر جلد آپ تشریف لاسکین مجھ پر عنایت ہے،

شبلی، ۱۱ر اپریل ۰۶ء،

(۲۱)

قلت فرصت کی وجہ سے کارڈ پر جواب لکھتا ہون،

[1] مولینا ابوالکلام آزاد،

والانامہ پہونچا، آپ کے حسنِ ظن کا شکریہ اداکرتاہون، رقم موعودہ ابتک نہین پہونچی جلسہ کامیابی سے ختم ہوا، تقریباً دس ہزارروپیہ کا دسرمایہ مستقل کی مدمین، چندہ ہوا،

شبلی، ۱۰ اپریل ۰۶ء

(۲۲۲)

وان کریمر ایک مستند شخص ہے لیکن اس کی عربی دانی کاحال مجھکو بھی معلوم نہین، اس کتاب کے ترجمہ کے متعلق مترجم نے مجھکو خط لکھا تھا، آپ اس کے مقتبس مقامات کااگر ترجمہ کرتے تو مین الندوہ مین نوٹ کے ساتھ شایع کردیتا،

اب کے الندوہ کی وجہ سے الندوہ مین دیر ہوگئی، مزیدے بران یہ کہ میان حامد کا بچہ سخت علیل ہوگیا، اورمین غایتِ پریشانی مین غازی پور گیا، اور آج آکر پھر واپس جاتاہون، صاحب عالم کی زبان اور خیالات کا کیا کہنا، مین نے بچہ سمجھکر توجہ نہ کی لیکن قوم کے مذاق کا یہ حال ہے کہ بعض گریجویٹ مجھ سے اس کے جواب کے خواستگار ہین، ان کے نزدیک وہ تحریر لاجواب تھی!

مین کہتاہون کہ اسی لئے ندوہ کی ضرورت ہے کہ موجودہ نسلین تعلیم پاکر نکلین گی،

خط لکھنؤ کے پتہ سے بھیجئے، شبلی، ۱۰ رمئی ۱۹۰۶ء

(۲۲۳)

یہ چند سطرین، آپ کے دلچسپ طولانی خط کا جواب تو نہین ہوسکتین، لیکن عرض حال کے لئے کافی ہین، الندوہ مین اب کی بہت دیر ہوئی، مین جلسہ سے پہلے بضرورت بنارس گیا اور اہتمام مین مصروف رہا، فارغ ہوکر فوراً پرچہ طیار کرکے بھیجدیا لیکن مدیر اسی صاحب رعد کے

اوتار مین، ابتک پرچہ چھپنا بھی شروع نہین ہوا، مین پوتے کو بیمار چھوڑ کر چلا آیا اور سخت تاکید کر رہا ہون شاید اس مہینہ مین پرچہ نکل جائے، دوسرے پرچہ کا بھی پورا ذخیرہ مطبع مین جا چکا سخت افسوس ہے کہ ندوہ کی بدولت الندوہ اور الندوہ کی بدولت ندوہ کو نقصان پہونچتا ہے، کوئی ہاتھ بٹانیوالا نہین، مین اب صرف ہمت ہی ہمت رہ گیا ہون، آپ دیکھین گے تو ذرا دیر کے بعد پہچانین گے، روز بروز گھلتا جاتا ہون، اور بے وجہ، بے سبب، خیر می گذرد، در ہمہ حال شکر باید کرد، کہ مبادا ازین بتر گردد۔

شبلی، لکھنؤ، ۲۵ رمئی ۱۹۰۶ء،

(۲۴)

تسلیم، والا نامہ مع اقتباسات پہونچا، مین آج بمبئی مین ہون، ڈاک یہین واپس آکر ملی، وان کریمر کے ان خیالات نے کسی قدر افسردہ کیا، یہ تو وہی پرانے تیر ہین جو پادریون کے ترکش مین ہمیشہ تیار ملتے ہین، الندوہ مین اس کا شایع کرنا بھی خلاف مصلحت تھا، لیکن شایع کردونگا، ایک پادری نے ایک مستقل کتاب اس موضوع پر لکھی ہے کہ قرآن کن کن کتابون اور افسانون سے ماخوذ ہے، متعدد زبانون مین اس کا ترجمہ شایع کرایا ہے، اردو اور فارسی مین اس کا نام ینابیع الاسلام رکھا ہے،

شبلی، از بمبئی، فلارنس ہاؤس، اپالو بندر ۴ر اگست ۱۹۰۶ء،

(۲۵)

تسلیم، خط پہونچا، آپکے مضمون کی اشاعت کو بلحاظ مصالح منیجر صاحب الندوہ نے روک دیا، خیر اور کسی پرچہ مین نکل جائیگا، ضروری تصحیح کردونگا،

یہان کا موسم آج کل اس قدر فرحت انگیز ہے کہ وہان سے اندازہ بھی نہین ہو سکتا،

نائی کوعش پربھی بیگار، یہان بھی لکچرون کی کثرت ہے، کل ایک لکچر تھا، آیندہ بہت بڑے مجمع مین لکچر دینا ہے، لطف یہ ہے کہ سامعین سب بنئے اور تاجر ہین، جو ہماری اُردو تک نہین سمجھتے، ان مین ہماری پیری کیا چل سکتی ہے، کتاب کو لکھدیا ہے، والسلام،

شبلی، ۱۰ اراگست ۱۹۰۶ء بمبئی، فلارنس ہاؤس، اپالوبندر،

(۲۶)

آپ کو مفصل خط لکھنا چاہتا تھا، لیکن چارون سے بخار مین مبتلا ہون، یہان کی موسمی حالت آج کل کشمیر سے ملتی ہے، گلابی سردی ہے، شاہ وحید عالم صاحب نے آنے کا قصد کیا ہی، دیکھیے پورا بھی کرتے ہین یا نہین، موازنہ مطبع مین جاچکا، یہان سے مین نے مرتب کرکے بھیجا، ۱۹ اربرس کے بعد غزل لکھنے کا اتفاق ہوا، یہان کی دلچسپیان غضب کی محرک ہین، آدمی ضبط نہین کرسکتا، اپالو یہان ایک عجیب سیرگاہ ہے اور چوپاٹی اس کا جواب ہے، خواجہ حافظ کے مصرعہ کو یون بدل دیا ہے، کنارِ آبِ چوپاٹی وگلگشت اپالورا، اس غزل کا ایک شعر یہ ہے،

گذشتن از سرِ رہ مشکل افتادست رہرورا
بہرسو از ہجوم دلبرانِ شوخ بے پروا

تین چار غزلین لکھین جو کبھی آپ کی نظر سے گذرین گی،

شبلی، کلیر روڈ، بنگلہ دھن کاسٹ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۷ء،

(۲۷)

تسلیم، آپ کے الہ آباد آجانے نے مجھکو الہ آباد کے سفر پر فوراً آمادہ کردیا، لیکن مسہل لینا پڑا، اور ابتک ضعف ہے، بہرحال اب الہ آباد کی تعدادِ سفر مین ضرور اضافہ ہوجائے گا،

براؤن کی کتاب کو مین نے بمبئی مین ڈھونڈھا، اس وقت تک نہین آئی تھی، اچھی چیز ہو تو مجھے مطلع کیجئے گا، دیکھنا ہے کہ شعر العجم اس کا ممنون ہو سکتا ہے،

اسی غزل کا ایک شعر یہ ہے،

فغان از گرمی ہنگامۂ خوبان زردشتی — بہم آمیختہ از زلف و عارض ظلمت و ضورا

پارسی، نور و ظلمت دو خدا مانتے ہین،

پرچہ کی خرابی طبع کا مجھ پر سخت برا اثر ہوا، اب انتظام بدل دیا گیا، اب کی ،،مسلمانون کی بے تعصبی،، کا دوسرا حصہ نکلے گا، اور غالباً آپ پسند کرین، بالکل اچھوتا مضمون ہو گا،

سوانح مولانا پر شروانی کا ریویو آیا ہے، اسی پرچہ مین نکلے گا،

موازنۂ انیس غایت عمدہ چھپ رہا ہے، مسودات کی ترتیب نے شعر العجم مین ہرج ڈالدیا ہے، چار مہینہ سے کچھ نہین لکھا گیا،

ہمارے ہان یعنی ندوہ مین عبد السلام[1] نہایت قابل لڑکا ہے، جو غالباً خالی ہونے والی کرسیون کا مستحق ہو گا،

شبلی، ۱۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء،

(۲۸)

اب کے مخزن مین میری ایک غزل شایع ہوئی ہے، دیکھئے گا، البتہ جا بجا غلط چھپی ہے، ،،کافرون،، کا ذکر اس مین بھی ہے،

شبلی، لکھنؤ، ۲۶ر اکتوبر ۶ء

---

[1] مولوی عبد السلام صاحب ندوی، دیکھو ۲۹،

(۲۹)

مجی،

شرکت کانفرنس کے لئے ڈھاکہ جارہا ہون، راہ مین آپ کا خط ملا، دوسری قسط کیسی؟ **البشیر** مین ابھی تو آپ کا کوئی مضمون نہین نکلا، براؤن کا دوسرا حصہ مین آپ سے منگواؤن گا، اس کے اقتباسات کا ترجمہ آپ کرکے دیتے تو الندوہ مین شایع ہوتے، اب کی الندوہ مین عالمگیر کا مضمون ملاحظہ کیجئے گا،

عبدالسلام[1] نہایت ہونہار ہے، وہ پورا مصنف ہو سکتا ہے، اور ہو گا، انگریزی نہین جانتا، لیکن پڑھ رہا ہے، ندوہ اس قسم کے جواہر کا چمکانے والا ہے، لیکن علی گڑھ کی بے مہری ندوہ کو ابھرنے نہین دیتی، سخت افسوس ہے، موازنہ آگرہ مین اہتمام سے چھپ رہا ہے، یہ تقطیع اور خط تمدن عرب کا ہے، براؤن نے لب الالباب کا دیباچہ فارسی مین لکھا ہے، مسلمانون سے اچھی فارسی لکھتا ہے، کیا کانفرنس کا قصد نہین، آگرہ تو ضرور چلئے، میری ایک فارسی غزل دکن ریویو مین چھپی ہے، مخزن کی غزل تو ضرور نظر سے گذری ہو گی،

والسلام

شبلی، بانکی پور، ۱۳ر دسمبر سنہ ۶ء،

اب مین کلکتہ پہونچ گیا، پتہ یہ ہے، امرتلا لین نمبر ۵،

[1] مولوی عبدالسلام صاحب ندوی، دیکھو ۱۲۷،

(۳۰)

تسلیم، والانامہ کلکتہ مین ملا، دفتر مین بھیجدیا ہے، وہان سے تعمیل ہو گی، غیر مجلد اب کوئی باقی نہین، والسلام، شبلی، امرتلالین، نمبر ۵، ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۶ء،

(۳۱)

تسلیم، البشیر پہونچا، اپنی مداحی کا شکریہ ادا کرنا موزون نہین، اس لئے کچھ نہین کہتا، شاہ وحید عالم کلکتہ آرہے ہین، آپ کیون قصد نہ کرین،

خان خانان کی نہایت مبسوط لائف[1] اسی زمانہ کی تصنیف، سوسائٹی مین ہے، آج کل اس کے مطالعہ سے لطف اُٹھارہا ہون، شبلی، امرتلالین، کلکتہ نمبر ۵، ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۶ء،

(۳۲)

مکرمی تسلیم، اس سفر مین آپ کے نہ ہونے کا سخت افسوس ہے، شاہ صاحب تو عشق مجازی سے بھی کوسون دور ہین، وہ کیا ساتھ دین گے، وہان تو ہاتھ کے سوا آنکھ کا بھی کام نہین، خان خانان کا تذکرہ دیکھ کر واقعی حشت خود ہی کا بار بار تقاضا ہوتا ہے، کہ بے ہاتھ پاؤن ہلائے مفت مال ہاتھ آتا ہے، لیکن شعر العجم کی نگاہین تیز پڑنے لگتی ہین، افسوس ہے کہ سفرون کی گردش ہفتون کے کام سالون پر ڈال دیتی ہے،

یہان ڈاکٹر راس نے اسلامی لٹریچر اور صنائع کے بڑے نوادر جمع کئے ہین اُن مین اورنگزیب کے ہاتھ کا قرآن مجید بھی ہے، زیب النساء اور دارا شکوہ کی تحریرین بھی ہین، کاش آپ آسکتے! موازنہ مین اشعار کا اقتباس اتنا آگیا کہ تقطیع بڑی نہ ہوتی تو کتاب ضخیم ہو کر بھدی ہو جاتی، بوطا سا قد

[1] مآثر رحیمی،

ہندوستان کا مذاق ہے، ایران مین تو کشیدہ قامتی مرغوب ہے،

سخن بہ ذکر قیامت دراز کن واعظ　　　مگر ز طول بہ بالائے آن نگار کشد

۶ رعنائی آفریدۂ قد بلند تو، برادر عزیز میان اسحٰق کل پہونچین گے، اور احباب آتے جاتے ہین، آج میرا لکچر ہے، مسلمان اور فن تاریخ عنوان، والتسلیم، شبلی، امر تلا لین نمبرہ کلکتہ

(۳۳)

ٹھیکر کو لکھدیجئے کہ براؤن کی کتاب جلد دوم میرے پاس ویلو بھیجدے، الہ آباد پتھر کی گلی کے پتہ سے،　　　شبلی، ۲ اپریل ؁ء

(۳۴)

مکرمی، مین ذرا کی ذرا باہر گیا تھا، آپ آئے اور نکل گئے، مین دو ہی تین دن کا مہمان ہون وہ بھی آپ کا نہین، الہ آباد کا، کل ایک غزل قلم سے نکلی، میر اکبر حسین صاحب کو بھیجی، وہ بہت ریجھے ان کا خط بھیجتا ہون، لیکن اس پر یقین نہ کریجئے گا، ورنہ پھر غزل پھیکی نظر آئیگی، ہان موازنہ کے اجزا اور جدید غزلین، اور خود مین، سب کچھ ہے، لیکن آپ کو کیا،

شبلی، ۱۰ اپریل ؁۱۹۰۷ء

(۳۵)

بلا مبالغہ اور بلا تصنع کہتا ہون کہ براؤن کی کتاب دیکھکر سخت افسوس ہوا، نہایت عامیانہ اور سوقیانہ ہے، برادر اسحاق سے پڑھوا کر بھی سنا، خود بھی الٹ پلٹ کر دیکھا، فردوسی کی نسبت صرف دو تین صفحے لکھے ہین، جسمین اس کے اقتباسات بھی شامل ہین، مذاق اتنا صحیح ہے کہ آپ فردوسی کا ذکر

سبعۂ معلقہ کے برابر بھی نہین مانتے، اور فرماتے ہین کہ کسی حیثیت سے یہ کتاب اور شعرائے فارسی کے کلام کے برابر نہین، ہین، مع سود اور ہرجہ کے آپ سے اس کے دام واپس لون گا، لاحول ولاقوۃ الا باللہ،

شبلی، ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء

(۳۶)

آزاد[1] کی کتاب آج ویلو آئی، جانتا تھا کہ وہ تحقیق کے میدان کا مرد نہین، تاہم وہ ادھرادھر کی گپین بھی ہانکا دیتا تو وحی معلوم ہوتا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ گیارہ لکچرتک، اس نے میری سرحد مین قدم بھی نہین رکھا، بارہوین مین یہ میدان مین اترا ہے، لیکن زور پہلے صرف ہو چکا تھا، اس لئے یون ہی سرسری چکر لگاکر نکل گیا، میرے لئے بہت وسعت ہے، بحالت مجموعی، کتاب براون کی کھتونی سے کہین بہتر ہے،

شبلی، اعظم گڈھ، ۳ مئی ۱۹۰۸ء

(۳۷)

مین آزاد[1] کی طرف سے بالکل مطمئن ہو گیا تھا، لیکن آپ نے پھر ڈرادیا، مجھکو پہلے سے معلوم ہوتا تو مین اس مضمون[2] پر ہاتھ نہ ڈالتا، خیر اب تو دل افگندیم الخ،

شاہ صاحب کی قبل ازوقت جدائی نے واقعی سخت صدمہ پہونچایا، شعروشاعری پر اب میرا قابو نہین بلکہ مین اس کے قابو مین ہون، ورنہ قطعۂ تاریخ لکھنا محبت اور اخلاص کا فرض تھا،

سلطان ابوسعید ابوالخیر پر براون نے بہت کچھ لکھا ہے، صرف صفحون کی تعداد دیکھکر للچاتا ہون یہان کوئی ایسا نہین کہ سرسری طور سے بھی سنادے، والسلام، شبلی اعظم گڈھ، ۸ مئی ۱۹۰۸ء،

[1] شمس العلما محمد حسین آزاد، [2] فارسی لٹریچر کی تاریخ،

(۳۸)

جناب من، آپ کی بار بار دوستانہ و مخلصانہ مزاج پُرسی سے دل مین عجیب اثر پاتا ہون، زخم اگرچہ بھر گیا ہے، لیکن رگون مین اس قدر تشنج اور کھچاوٹ رہتی ہے کہ راتون کو نیند نہین آتی، زیادہ کیا عرض کیا جائے،

شبلی، از اعظم گڈھ، ۱۶ جون ۸؁ء،

(۳۹)

مکرمی، تسلیم، ندوہ مین رہکر مین تصنیف سے قریباً معذور ہو گیا تھا، اس لئے مین نے تین مہینے کی رخصت لی کہ اطمینان سے شعر العجم کو پورا کر دون،

رکھون کچھ اپنے بھی مژگان خون فشان کیلئے ہزار شکر ابھی چشم خون فشان کیلئے
بلا سے گو مژہ یار تشنہ خون ہے،

براؤن کی تاریخ ادب فارسی کی پہلی جلد میرے پاس موجود ہے، لیکن وہ چندان میرے کام کی نہین، دوسری جلد آپ کے پاس ہے، وہ فوراً بھیجدیجئے، والسلام، شبلی از اعظم گڈھ،

(۴۰)

مین تو سمجھا تھا کہ بڑے دربار سے فارغ ہو کر اب چھوٹے دربار کی باری آئیگی لیکن شاید ابھی تک اُسی کا خمار ہے، خیر، سخندانِ فارس بھیجدیجئے، اور ترجمہ لین پول عالمگیر ہو تو وہ بھی،

شبلی، الہ آباد، ۱۴ نومبر ۸؁ء،

(۴۱)

کل جاتا ہون، مل لیجئے، آج میر اکبر حسین صاحب کے ہان سے دعوت کا رقعہ آیا تھا، مین نے جواب مین لکھ بھیجا،

آج دعوت مین نہ آنیکا مجھے بھی ہی ملال — لیکن اسباب کچھ ایسے ہین کہ مجبور ہون مین
آپکے لطف وکرم کا مجھے انکار نہین، — حلقۂ درگوش ہون ممنون ہون مشکور ہون مین
لیکن اب مین وہ نہین ہون کہ پڑا ابھرتا تھا — اب تو اللہ کے اقبال[1] سے تیمور ہون مین
دل کے بہلانیکی باتین ہین یہ شبلی ورنہ — جیتے جی مردہ ہون مرحوم ہون مغفور ہون مین

۲۳ر نومبر ۱۰ء

(۴۲)

آپ برنیر بھول کر نہ لیگئے، رشید کے ہان رکھوا دیا ہے، لے لیجیگا مین دو بجے روانہ ہون گا،

شبلی، ۲۴ر نومبر ۱۰ء، الہ آباد،

(۴۳)

"شبلی[2]"

(۴۴)

سلام شوق آج ڈپٹی صاحب ملے معلوم ہوا کہ اب آپ تحصیلداری کے زینہ پر قدم رکھ چکے، یعنی رپورٹ ہو چکی، نہایت خوشی ہوئی اور بے اختیار مبارکباد کو جی چاہا، ابھی بیٹنگی کی مدین محفوظ رکھئے، پاون بنا لیکن، رفتار مین اب تلک کجی ہے،

بمبئی مین بڑی دلچسپیان رہین، جو موزون ہو کر قلم سے نکلین، ۱۶ر صفحے ہو گئے تو چھپنے کو دیدیئے،

[1] مکتوب ۵-۳۴ مین اقبال کے بجائے افضال ہے، اور وہی صحیح ہے، دکن ریویو مین یہ نظم اسی زمانہ مین چھپی تھی،
[2] مولانا الہ آباد تشریف لائے، تو ڈاک کے ذریعہ سے مجھے ایک کارڈ ملا، جس پر صرف ممدوح کا نام تھا، مین فوراً ملنے کے لئے حاضر ہوا، کارڈ گویا "ورق الزیارۃ" تھا،

"مہدی حسن"

اس مین کچھ پچھلے سال کا بھی حصہ ہے بعض غزلین زیادہ شوخ ہوگئین جو شاید ایک پنجاہ سالہ مصنف کے چہرے پر نہ کھلین، لیکن حافظ تو کہتے ہین "ہر گہ کہ یاد روی تو کردم جوان شدم" اور ایک پرانا تجربہ کار کہتا ہے، "عشق در ہنگام پیری چون بہ سرما آتش است" کیا یہ فلسفہ صحیح ہے؟ ابھی نہین ۱۵ برس کے بعد جواب دیجئے گا،

شبلی لکھنؤ، ۲ مارچ ۱۹۰۸ء،

(۴۵)

پہلے ہی پیشگی مبارکباد بھیج چکا ہون، آئے جم جم آئے بنت بنت آئے،

شبلی، ۵ مارچ ۸ء، لکھنؤ،

(۴۶)

مین سخت مجبوری کی وجہ سے ٹپیالہ جارہا ہون[1]، اگر آپ ۱۲ تک آگئے تو ملاقات ہوگی ورنہ خیریت،

شبلی، ۱۰ مارچ ۸ء لکھنؤ،

(۴۷)

مکرمی تسلیم، نوازشنامہ حیدرآباد مین ملا، سرکار نظام علوم شرقیہ کی یونیورسٹی قائم کرنا چاہتی ہے، اس کے نصاب وغیرہ کے لئے مجھکو بلایا ہے، چند روز یہان قیام رہے گا، یونیورسٹی کی نظامت مجھکو دیتے ہین مشاہرہ بھی معقول ہے، لیکن اب کسی کے آگے کیا سر جھکاؤن، الندوہ اب ہمیشہ اسی مطبع مین چھپے گا، ندویت آپ کی سمجھ مین نہین آتی، لیکن انصاف کیجئے جن لوگون کی آپ قدردانی کرتے ہین وہ کس کان کے جوہر ہین، کالج کے، یا ندوہ کے، آیندہ اگر ایسی لوگون کی ضرورت نہین تو اور بات ہے، "بمبئی کی زندہ دلی"، مین سمجھتا تھا کہ آپ نے اس پر نوٹس لیا ہوگا، آج یقین ہوا

[1] راجپوت کانفرنس مین،

کہ جو رہ گیا تھا، جس فتح کی آپ نے بشارت دی ہے، نئی نہین، ولایت، ان فاتحون کا جولانگاہ رہ چکا ہے، یورپ باین تہذیب سال بھر مین ایک دن پاگل ہو جاتا ہے، اپریل کے دن اسی دن کے سلسلہ مین شامل ہین،

افسوس ہے یہان کے قیام تک، الندوہ اور شعر العجم سے غیر حاضر رہونگا،

یہان ایک کتاب، فنونِ جنگ پر ہاتھ آئی، لیکن نہایت قدیم تصنیف ہے، اور قدیم الخط ہے، پڑھی بہت کم جاتی ہے، اور اس قابل نہین کہ عربی سے اردو مین آسکے، والتسلیم،

شبلی، حیدرآباد، بذریعہ معتمد صاحب، عدالت و کوتوالی،

۲۳ جولائی ۱۶ء،

(۴۸)

مکرمی، یہان مجھکو بہت دیر ہوتی جاتی ہے، اور مین گھبراتا جاتا ہون، ایک دن کا کام یہان مہینون مین ہوتا ہے، یونیورسٹی کیلئے سب سامان مہیا ہین، لیکن آدمی نہین اور آدمی ہو تو سازشون کی وجہ سے کچھ نہین کرسکتا، مین ملازمت تو کسی طرح نہ کرون گا، البتہ اگر سامان اچھے ہوے تو برس دو برس رہکر کام کو چلا دون گا، کہ آیندہ چلتا رہے، آپ کے قاضی صاحب یہان کے کام کے نہین، عربی مین وہ بالغ الاستعداد نہین، عربی کا ایم، اے ہونا بہ جوے نمی ارزد، اگر انھون نے بی اے مین سائنس لیا ہو تو ان کی کافی قدردانی ہوسکتی ہے[۱]،

عمادی امرتسر چل دیئے، مین یہان ہون، خدا کے لئے فوراً کوئی مضمون الندوہ کے لئے

[۱] ۱۹۱۸ء مین یونیورسٹی قائم ہوئی اور آخر قاضی صاحب یعنی قاضی تلمذ حسین لے لئے گئے،

عنایت فرمایئے، براؤن کی کتاب کا اقتباس یا ترجمہ آپ آسانی سے بھیج سکتے ہین، ٹرکی پارلیمنٹ
تو خارج از وہم چیز ہے، کچھ دن گذرین تو اس خواب کی تعبیر معلوم ہو،
یہان ایک کتاب آلات حرب وغیرہ پر عجیب وغریب دیکھی، تیسری صدی ہجری کی
تصنیف ہے، دستہ گل کی کم مایگی پر افسوس آتا ہے، بمبئی پہونچون تو کچھ پھول اور ہاتھ آئین، افسران
تعلیم بار بار ندوہ کا معائنہ کر رہے ہین، اور مکاتبات کا سلسلہ قائم ہے، دیکھئے کہان تک ہمت کرتے
ہین، فرید وجدی کا پتہ لگا، فوٹو بھی ہاتھ آیا، الندوہ مین آپ بھی دیکھئے گا، لیکن لفظی تصویر،

شبلی، حیدر آباد، ۹ اگست سنہ ء

(۴۹)

مکرمی، عنایت نامہ پہونچا، دیکھئے کاغذی لوٹ کب آتا ہے،
آلات الحرب کا مختصر تذکرہ، آلاتِ حرب کے چند نقشون کے ساتھ الندوہ مین نکلے گا[1] فرید وجدی
کا دو حرفہ تذکرہ ہے، اور کچھ نہین، افسوس ہے کہ الندوہ مین فوٹو نہین نکل سکتا، صورت تو نہین
لیکن وضع وہی ہے جو ہمارے کرمفرما (مسٹر مہدی) کی ہے، نارمل اسکول مین قاضی صاحب ضرور
لے لئے جاتے، لیکن وہ ٹریننگ کے تعلیمیافتہ نہین، پالیونیر مین یہ قید غلطی سے رہ گئی، معتمد تعلیمات
سے تفصیلی گفتگو آچکی ہے،
اب کا الندوہ بالکل ٹھوس ہے، اگلے پرچہ مین کفارہ ہوگا،
ٹرکی کی جدید زندگی نے اس کے ہوا خواہون کو مخمور کر دیا ہے، کیا بتاؤن عربی اخبارات
مین آج کل کیا نشہ ہوتا ہے، سو سو دفعہ پڑھتا ہون اور سیر نہین ہوتا، آپ کو مبارک ہو کہ

[1] پھر کسی مصلحت سے نہین نکلا،

آزادی کے جو جلوس نکلے، ان مین بیس ہزار کی جمعیت کا ایک کمانڈر، ایک جنس لطیف تھی،

اس فوج کا کیا عالم ہوگا؟ جو قدرتی اور نیچرل فاتح القلوب ہین ان کی سپہ سالاری کیا قیامت ڈالیگی، یاد رکھیے گا، ایران اور ٹرکی کی پارلیمنٹ، یورپ کا اثر نہین، گو توارُد ہے، امراہم شوری کا سبق مسلمانون کو اب یاد آیا، اور چونکہ گھر کی چیز تھی، کسی کے نکسیر تک نہ پھوٹی، خدا کی قسم، یہ جوش یہ صداقت، یہ مسرت، یہ اعتدال، دنیا کی تاریخ دکھائیگی تو اسلام ہی کے آئینہ مین دکھائیگی، خیال فرمائیے، آٹھ لاکھ آدمیون کا دربار قسطنطنیہ مین کوہ شکن موجین لے رہا تھا، اور ایک تنکے کا بال بیکا نہ ہوا، معاویہ کے گناہون کا کفارہ عبدالحمید نے ادا کیا،

ندوہ کو گورنمنٹ نے نہایت خوش منظر اور وسیع زمین دی، اب بنیاد قائم ہو گئی، عمارت بنی اور سب کچھ ہو گیا، شکریہ اور دیگر ضروری کارروائیون کی شرکت کیلئے فوراً حیدرآباد سے آنا پڑا، اور اب پھر جانا ہے، پرسون یہان شکریہ کا عام جلسہ ہے، کمشنر وغیرہ شریک ہون گے،

شعرالعجم کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی قریب الختم ہے، ۲۲۰ صفحون کی کاپیان بھی مطبع سے آگئین اور لکھتا لیکن ایک جنس لطیف کا خط سامنے ہے، اور جواب لکھنا ہے،

اس فرعونیت کو دیکھئے کہ ان شاہنشاہون کو بھی ابتداءً نہین لکھتا پھر آپ کو شکایت کا کیا موقع،

شبلی، لکھنؤ، ۲۸ اگست سنہ ۰۶،

(۵۰)

مجبی، مجھکو بڑی شکایت تھی کہ آپ الہ آباد مین ہین اور ہاتھ نہین آتے آج معلوم ہوا کہ گورکھپور رقیب نکلا، لکھنؤ سے اطلاع آئی کہ ہز آنر نے سنگِ بنیاد رکھنا منظور کر لیا، فوراً

آنا پڑا کہ زمانہ کم اور کام بہت ہین، آپ کو بھی تکلیف کرنی ہوگی، پاکٹ بک مین ۲۸ نومبر کہین چڑھا لیجیے گا، ٹرکی کے ہاتھ سے بڑے نام چند صوبے نکل گئے، بلگریا مدت سے آمادہ تھا، عبد الحمید کی دھاک کے سامنے ہمت نہین پڑتی تھی، خیر یہ نظر بد کا اسپند ہے، اندرونی حالت کی درستی کے بعد یہ پرزے پھر ہاتھ آجائین گے، ینگ ٹرک، اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہین، "کچھ دنون آپ اور جوان رہتے، سبحان اللہ تو گویا اب جوان ہون، اور اگر اب جوان ہون تو قسم لیجیے جو مرتے دم تک بوڑھا ہون، ؎ آن قدر عشق بورزم کہ جوان گردم باز،

حال مین خیر مقدم لکھا، ۹ اکتوبر کو لوگ بمبئی آگئے، لیکن خیر مقدم مین جہان جہان اصلی رنگ اُبھرا تھا، ان پر سیاہی پھیر دی، دو شعر آپ بھی سن لیجیے،

شیشہ ہاے دل عشاق بچینید ز راہ   کہ گزندش رسد ار در تہ پا می آید

مزنید آب بہ خاکِ سرِ راہش کین کار   شیوۂ ہست کہ از دیدۂ ما می آید

شبلی، ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

(۵۱)

استغفر اللہ! وہ تو کیسی بیجا یا لولو کی تصویر ہے[1]، آپ کے حسن ظن کی داد دیتا ہون، اس مذاق کا آدمی، شعر العجم لکھ چکا،

شبلی، ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء،

(۵۲)

افتتاحی جلسہ ۲۸ کی شام کو ہوگا، شعر العجم کے دیباچہ مین پہلے ہی لکھدیا ہے، لیکن تنقید

---

[1] مولانا نے کسی شخص کے حسن وجمال کی تعریف کی تھی، اتفاقاً اسکی ایک نقلی تصویر مکتوب الیہ کو ہاتھ لگی اور وہ انکے پاس بھیجی، اسپر مولانا جھلاکر لکھتے ہین،

بہت کچھ ان حصون مین بھی ہے، بلکہ زیادہ ہے، بمبئی کا مہمان آج کل حسن اتفاق سے یہین ہے، یہ لفظ یعنی اس کا پہلا جزء کبھی اس سے عمدہ تر موقع پر استعمال نہین ہوا ہوگا، لیکن بد قسمتی دیکھئے کہ ندوہ کے بدمزہ کامون نے دماغ کو اس قدر ابتر کر دیا ہے کہ ایسے موقع سے بھی فائدہ نہین اٹھا سکتا، نہ وقت نہ دماغ، حسرت کا بھی اس سے بڑھکر منظر دنیا نے نہ دیکھا ہوگا، ان صحبتون مین اس کی قابلیتون کے حیرت انگیز پہلو نظر سے گذر رہے ہین، اردو فارسی، انگریزی، فرنچ، زبان دانی، مصوری، نقشہ کشی، پالیٹکس، قوت تحریر، ع آنچہ عالم ہمہ می داشت تو تنہا داری، افسوس غیرت اور محبت کی کشاکش تھی ورنہ آپ بھی وہ دیکھتے جو مین کہتا ہون، شبلی، ۲۴ نومبر ۱۳ء،

(۵۳)

مجی، ندوہ کے بدمزہ اشغال نے دل اور آنکھون کو اپنا کام کب کرنے دیا کہ کچھ دیکھتا دکھاتا، اب تک وہ خمار نہین اترا، سو سو طرح چاہتا ہون کہ اس دام[1] سے دو دن کیلئے بھی چھوٹ سکون لیکن اور زیادہ الجھ جاتا ہون، ٹرکی کی ارتقائی حالت کی نسبت، سلطان جمال کی رائے بالکل عام دنیا کے مخالف ہے، یہان بھی یکتائی کی شان ہے، ان کا خیال بلکہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ ٹرکی ایک یورپین طاقت کا بازیچہ ہے، اور یہ پتلیان صرف بیرونی تارون پر حرکت کرتی ہین، جدید قرض نے اپنا جان ستانی کا کام انجام دیا ہے، اور دیتا جاتا ہے،

لیکن باوجود اس "عبودیت" کے، اس مسئلہ مین، مین ابتک صاحب ایمان نہین! یہ ضرور نہین کہ "سیاست" اور "حسن" کا ایک ہی فرمانروا ہو،

شعر العجم اب میرے نہین بلکہ امراض موسمی کے ہاتھ مین ہے، مطبع والے بیکار پڑے ہین، گو

[1] ندوہ کے دام سے،

دو ہی چار دن کا کام رہ گیا ہے، ممکن ہے کہ آپ سے جلد مل سکون، ادھر سے بھی ایک راستہ ہے،
بوئے گل، جدید غزلون کا مجموعہ جلد تر آپ کے ہاتھ مین ہو گا، شبلی، الہ آباد، ۱۲ دسمبر ۱۹۰۸ء

(۵۴)

ابھی غلط نامہ اور فہرستِ مضامین باقی ہے، ذرا اور ٹھہرئے، آج کل کامون کا اس قدر ہجوم ہے کہ اس کی طیاری مین بھی ہفتون کی دیر ہو جائیگی، بوئے گل جلد بھیجتا ہون،

شبلی نعمانی، ۲۸ اپریل ۱۹۰۹ء

(۵۵)

مکرمی، مین اعظم گڈھ مین ہون اس لئے میرے پتہ سے کسی کو خط نہ لکھئے، تلمذ حسین کی امانت کا بار مجھ کو اٹھانا پڑا،

بوئے گل کی نسبت تمام اہل نظر کی رائے ہے کہ دستۂ گل اور اس مین جذب و سلوک کا فرق ہے، واقعی دونون کے شانِ نزول اسی قدر مختلف ہین جس قدر دونون کے جوش و سرمستی مین فرق ہے، ایک شعر مین خود یہ راز کھل پڑا ہے،

یا جگر کاوی آن نشتر مژگان کم شد یا کہ خود زخم مرا لذّتِ آزار نماند

لیکن مولانا حالی، سب سے مختلف الراے ہین، وہ بوئے گل کو حال بتاتے ہین اور دستۂ گل کو قال ع بہ بین تفاوت الخ

اب کی متعصب مولویون سے پالی لڑنی پڑی، جلسۂ انتظامیہ مین نائب سکریٹری ندوہ نے جو اپنے آپ کو سکریٹری کہتے اور لکھتے ہین، تجویز پیش کی کہ شبلی الگ کر دیا جائے یعنی اس کا

عہدہ ہی توڑ ڈالا جائے، یارانِ قدیم علی گڈھ نے طعنہ دیا کہ "اور مولویون مین گھسو" مین نے کہا مین نے یہ سمجھ کر میدان مین قدم رکھا تھا، بہرحال یہ لوگ نہ ہوتے تو ندوہ کی حاجت ہی کیا تھی، یہ لوگ تو میرے دعوے کے لئے بیان تحریری ہین قاضی صاحب[1] تو آ گئے، دیکھئے ہم لوگون مین رہکر ہم سے بنتے ہین، یا اپنا سا بناتے ہین، دو چار روز بعد لکھنؤ واپس جاؤنگا، مدت کے بعد گھر کی صورت دیکھی ہے،

شبلی، ۸ رمئی ۱۹۰۹ء،

(۵۶)

مکرمی، آپ میرے جس دوست کے پولیٹکل خیالات کے قدردان ہین اور جس کا جواکہ آپ نے ٹرکی کی موجودہ انقلاب مین دیا تھا، اس کے ایک خط (جو ابھی میرے پاس آیا) کے یہ الفاظ ہین، "کانفرنس اور مسلم لیگ سخت ڈھکوسلے ہین، بزدل اور جاہل لوگون کے، انگریز جس قدر مسلمانون کو بناتے ہین، اسی قدر یہ بنتے جاتے ہین، اصل تحریر محفوظ ہے کبھی موقع ہوگا تو دیکھئے گا،

عبد الحمید جس نے ۳۵ برس تک یورپ کی پالٹیکس کے اوراق کا تاش کھیلا ہے، اس کی اور ینگ ٹرکی کی نسبت میرے دوست کی راے صحیح ہے، تو شاید کم وقعت فرقۂ جدیدۂ ہند کی نسبت بھی اس کی راے قابلِ وقعت ہو گی، مین تو بخدا ان فقرون پر ایمان رکھتا ہون، گو "کافر" کے منہ سے نکلے ہین .... مین ایک گرل اسکول مع بورڈنگ قائم ہوا ہے، جس کا سکریٹری اور منیجر وہی سابق الذکر شخص ہے، اس معرکہ گاہ کی تعلیم یافتہ دینا مین کیا کام کرین گی، آپ ہی اس کا اندازہ کر سکتے،

شبلی، کلکتہ، ۳ر جون ۱۹۰۹ء

[1] قاضی تلمذ حسین صاحب دار العلوم کے ہڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

(۵۷)

قدر فزاے من با خط نہین لکھتا، بلکہ جا گیر کا ٹکس ادا کر رہا ہون،
بڑے ضبط کا کام ہے کہ اچھے کاغذ کے ہوتے ہوئے لوگون کو معمولی کاغذ پر خط لکھون
اور اس لئے لکھون کہ یہ اور کسی کی امانت ہے، تاہم اب تک اس معنوی بیان پر قائم ہون
اور صرف ایک ایسے موقع پر ٹوٹا ہے جس کی آپ بھی صرف اجازت نہین بلکہ حکم دینے کیلئے
آمادہ ہون گے،

دکن کی "بجلی" پھر لکھنؤ پر گرنے والی ہے، شعر العجم کے حصۂ دوم کے بھی ۱۴۰ صفحے چھپ چکے
سو صفحے اور ہون گے، خیام کا جبر و مقابلہ یورپ نے آج سے ۵۰ برس پہلے چھاپا تھا، ہم کو آج
ملا، اور مولویون کو شاید قیامت مین، خیام اس فن مین رؤس مسائل کا موجد ہے، فرنچ
مین ترجمہ اور تقریظ بھی ہے، ایک ضروری کام آگیا ورنہ کاغذ کی روسیاہی کچھ اور بڑھتی، والتسلیم

شبلی، ۱۲ر اگست سنہ ۱۹۰۹ء، لکھنؤ،

(۵۸)

قدر افزا اے من، مین تو جواب سے مایوس ہو چلا تھا، اگرچہ یہ خوشی بھی تھی کہ نیابت نے
تحصیلداری کی جگہ لے لی، اس لئے کام سے فرصت نہین، تیموری تمدن کو آپ صاف ٹال گئے،
گویا کوئی چیز نہین، لیکن ہندؤن کے دل سے پوچھئے .... اتنی دیانت تو ہو، دوسرے
حصے کے صرف، ۵۰ صفحے رہ گئے ہین لیکن یہ "صرف"، کیا معلوم کتنا وقت لین گے صلائے[۲] عام مین اس

ے[۱] شعر العجم کے دوسرے حصہ کی ۱۱۵ رسالہ صلاے عام دہلی پر نقد

سوا کوئی بات نہین کہ ایک ہی بات کو سو سو دفعہ لکھ سکتا ہے، سرمایہ کچھ نہین، خالی باتون سے کیا ہوتا ہے،

آپ کے احرام جدید[1] کی داد دون یا رشک کرون، ہان بمبئی جاتا ہون، شرط یہ ہے کہ خود گاڑی تک اگر وا جائین، کچھ ایسی بڑی بات نہین کوئی کیون رشک کرے، قاضی صاحب[2] ہمارے کام کے آدمی نکلے، بنچا سنتے ہوتے تو خوش صحبت بھی تھے جو ان ہوتا تو اُن سے باتین کر لیتا، بڑھاپے مین اذان دینا ذرا مشکل ہے، ایک ماہوار رسالہ نکالنا چاہتے ہین، وہ بھی پولٹیکل، علی گڈھ کی خدائی کا بھی ڈر نہین، بارہ دن سے شدید کام مین مبتلا ہون، خیام کا جبر مقابلہ ہاتھ آیا، لیکن یورپ کی بدولت، مختصر سا نوٹ الندوہ مین ملے گا، اور لکھتا لیکن ہاتھ مین لغزش ہے سطرین کج ہوئی جاتی ہین،

شبلی، ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء،

(۵۹)

قدر افزاے من! مدت کے بعد آپ کے دربار مین حاضر ہوتا ہون بمبئی سے اب کے بالکل خالی ہاتھ آیا، ایک غزل کا سرمایہ بھی نہ ہو سکا، اس شکایت مین ایک غزل لکھی وہ بھی وہان سے نکل کر، مطلع یہ ہے،

ہر چند غلط نیست کہ شبلی دل و دین باخت
این حرف و لے مصلحت آمیز نہ بودہ است

ندوہ کی طرف سے ذرا اطمینان ہوا، اور اب چاہون تو ایک آدھ مہینہ باہر رہ سکتا ہون الہ آباد بلائیے تو آجاؤن لیکن شرط یہ ہے کہ بمبئی کا نعم البدل نہ سہی، برابر سرابر تو ہو، کیا امید ہو سکتی

---

[1] دوسری شادی [2] قاضی تلمذ حسین ایم اے دار العلوم ندوہ مین آگئے وہ ذرا او نچا سنتے ہین،

ہے، شعر العجم کے دونون حصے طبع ہو چکے، لیکن صاحبِ مطبع دیوالہ نکال کر کتابین دبا لینا چاہتا ہے،
کل خاص آدمی علی گڈھ بھیجا ہے، کہ جو کچھ ہات آئے اس پر قبضہ کرے،
صلائے عام کے ساتھ آپ کی حد سے زیادہ خوش اعتقادی دیکھکر بے اعتقادی پیدا ہو چلی کہ
آپ "مشرک" نکلے، ہندوستان بھر مین آپ کی نقادی کا جواب نہ تھا لیکن کیا اب بھی؟

شبلی، ۱۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

(۶۰)

پایہ افزائے من، دلی جا رہا ہون اور کامون کا ہجوم ہے، اس لئے خط نہین بلکہ رسید لکھتا ہون،
عیسائی اگر حضرت عیسیٰؑ کو پیغمبر مانتے تو کیا شکایت تھی، گفتگو تو خدائی مین ہے، صلائے عام کو آپ نے
یہی درجہ دیا، اس لئے لوگون کو تعجب ہوا، ہم لوگون کا بھی دل اور زبان دو نہین لیکن دل ہی زبان
ہے، حصہ دوم بھی جلد پہونچے گا، شروانی نے بھی ریویو کا قلم ہاتھ مین لیا ہے، لیکن یہ ظاہر ہے
کہ مہدی کی شوخیان کہان، آپ کا عطیہ ختم نہین ہوا، لیکن یہان تک پہونچکر اس کا خیال آیا،
اب کے یون ہی سہی، آیندہ کسر نکل جائیگی، یعنی دلی سے آکر، شبلی، ۲۶ جنوری ۱۹۱۰ء ندوہ

(۶۱)

مکرمی مین دورہ مین ہون، آج ۴ بجے لکچر ہے، کل دلی جاؤن گا، اور تا جلسہ وہین رہون گا،
مطبع مجتبائی کے پتہ سے مجھ کو خط مل سکتا ہے،
الناظر کا مضمون [1] ...... کا ہے، جو کالج کے بی، اے اور میرے شاگرد ہین، ان کی مدت سے

[1] رسالہ الناظر لکھنؤ مین ایک طالب علم کے نام سے الکلام پر بلکہ مسلمانون کے علم کلام پر بلکہ خود مذہب پر ریویو نکلا تھا، مولانا کا جدھر خیال گیا وہ صحیح نہ تھا،

مجھ پر عنایت ہے، تاہم شاگردی کا اتنا پاس ہے، کہ جب کچھ لکھتے ہین تو نام بدل دیتے ہین، پہلے "نقاد" تھے، اب "طالب العلم" بن گئے ہین، کیا آپ دلی نہ آئین گے، قصر وایوان سے کبھی سیری نہین ہوتی، کہ کبھی کبھی جھونپڑون کی طرف بھی نگاہ اُٹھا لیجیے، شعر العجم کا تیسرا حصہ بھی اخیر ماہ تک نکل جائے گا یہ شاید دونون حصّون سے زیادہ دلچسپ رہے، گو مجھکو دلچسپی کی پرواہ نہین ہوتی، ایک عزیز نے جو میرا سخت معتقد ہے، لکھا ہے کہ تمام کتاب پڑھ ڈالی جو ایک حرف بھی سمجھا ہو،

شبلی، ۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء، مراد آباد،

(۶۲)

مین دو تین دن ہوئے کلکتہ سے واپس آیا، گلابی رنگ چوتھے حصہ کیلئے موزون ہوگا، آج کل ہومر پڑھ رہا ہون، اتنا تو نہین جس قدر یورپ نے داد دی ہے، مترجم نے اکثر جگہ اشعارِ عرب سے موازنہ کیا ہے، چوتھا حصّہ لکھ رہا ہون، آپ نے انگریزی مین شاعری پر کسی کتاب یا مضمون کا پتہ نہین دیا،

شبلی، ۱۵ جون ۱۹۱۰ء، الہ آباد،

(۶۳)

سلام علیکم، شبلی، از الہ آباد، ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء

(۶۴)

مکرمی، میری نسبت آپ کا دعوی عموم خود مجھکو بھی تسلیم ہے، لیکن بمبئی کی سی فیاضی کہان تحریر کی بے پروگی سے مجھکو حسن ظن نہین پیدا ہو سکتا، امتحان کیلئے مین خود اکبر پور آنیکے لیے طیار ہون، شعر العجم صرف ۱۰۰ صفحون تک چھپی ہے، تین سو باقی ہین مطبعون کی بدعہدی سے کچھ نہین کہہ سکتا،

کہ کب تک طیار ہو جائیگی مطبوعہ اجزاء کیئے تو بھیجدون، ابھی تک صرف شاعری کی حقیقت سے بحث ہے، چھپنے کی دقت کی وجہ سے مقالات مین بہت اختصار کر دیا گیا، ورنہ برسون گذر جائے اسی کو دیکھیئے کہ اشتہار ہو چکا، لیکن کتاب ابتک طیار نہین جرجی زیدان کی تنقید اُردو مین کچھ نہین اصل اصل مخاطب عرب تھا، اس لیئے عربی زبان مین تمام زور صرف ہوا، سو صفحہ کی کتاب ہو گئی اور لٹریچر بھی ایسا ہے کہ مصر والے بھی ہندوستان کو کچھ چیز سمجھین گے، وہان کے اخبارات مین ریویو نکلے گا، تو آپ کو مطلع کرون گا، دلی کی طیاریان ہین، ارادہ نہ تھا، ایک خاص وجہ سے جانا پڑا ابھی مین اب کی غزلین لکھین پھیکی رہین، جوش کا سامان نہ تھا، تر کون نے دکھا دیا کہ

نالون سے عندلیب کو مین نے دبا لیا ۔۔۔ بھاری ہون لاغری مین بھی تنہا ہزار پر

(ہزار بلبل کو بھی کہتے ہین) عربی اخبارات آج کل پڑھنے کے قابل ہوتے ہین،

شبلی، ۲۲ر نومبر ۱۹۱۱ء لکھنؤ،

(۶۵)

آپ کو تحصیلداری کی مبارکباد دو در دو دینا چاہتا ہون،

شبلی، الہ آباد، ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۱ء

(۶۶)

پایہ فرزانے من، خط کا جواب لکھکر فوراً مشرق کے مطالعہ مین مصروف ہو گیا[1]، نہ صرف شعر العجم کے شایع شدہ حصون کی محنت وصول ہوئی بلکہ چوتھے حصہ کی قیمت بھی پیشگی مل گئی،

[1] کسی بے درد نے شعر العجم پر تنقید بلکہ تنقیص لکھی تھی مکتوب الیہ نے مشرق گورکھپور مین اس کا جواب لکھا تھا،

کاش شعر العجم کے مصنف کو ایسے دو فقرے لکھنے بھی نصیب ہوتے' دائرۂ ادبیہ[1] کا لکھنے والا شبلی کا معتقد ہو، یقین کرنے کی بات نہین، نعمانی، ۱۴ر دسمبر ۱۹۱۰ء،

(۶۷)

آن راز کہ در سینہ نہان است نہ وعظ است
بر دار توان گفت و بہ منبر نتوان گفت

چشم براہ شبلی، ۱۴ر ستمبر ۱۹۱۰ء

(۶۸)

البشیر نے عمر بھر مین یہ پہلی دفعہ ہے کہ اپنے نام کو اسم بامسمی ثابت کیا یعنی آپکے مڈل پانے کی بشارت دی، آپ کو ہندوستان نے نہین پہچانا تو کیا ہوا، جرمن کی نکتہ سنجی کا کون منکر ہو سکتا ہے، اس پر مجھ کو میرے احباب مبارکباد دے رہے ہین، آپ بھی شریک ہون،

شبلی، ۱۶ر فروری ۱۹۱۱ء،

(۶۹)

مکرمی، تسلیم، تعمیل فرمایش کے وجوب کیلئے حسن کی نافذالامری سے کس کو انکار ہو سکتا ہے لیکن اب ایمان بالغیب کا زمانہ نہین، جو ترکیب آپ نے قائم کی ہے وہ فارسی کے اسلوب مین نہین کھپ سکتی، اس لئے ذرا تغیر کرنا پڑا، شعر العجم کو پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۱۰ء کی بہترین تصنیف قرار دیکر انعام موعودہ ۱۵۰۰ میرے پاس بھیجدیا، ۶ لیکن نہین خواہان کوئی وان جنس گران کا، غزل کدۂ بمبئی مین آگیا ہون، لیکن افسوس ہے کہ ابھی آب وہوا مین وہ زور نہین آیا، غزلین

[1] مکتوب الیہ کے ایک مضمون کی طرف اشارہ ہے،

ہورہی ہین لیکن پھیکی، کسی پرچہ مین ایک آدھ غزل شاید نکلے، چوتھا حصہ مطبع مین گیا، گو ابھی ناتمام ہے، شاہنامہ کا فرنچ ترجمہ سات جلدون مین ملا، پانسو قیمت ہے،

شبلی، گلبرروڈ، پالن جی ہوٹل، بمبئی، ۶ر جون ۱۱ء

تازہ

درکارِ عشق دیدہ وری شرط بودہ است ۔ ہر کس نظر کشود و تماشہ بہ ما رسید،

(۷۰)

آپ تو پردۂ نسوان کے مخالف تھے، اور اس پر عمل بھی فرمایا، لیکن تلافی یہ کی کہ مردون کو پردہ مین بٹھادیا، اس صورت سے مجھکو بھی اختلاف نہین، بات ایک ہی ہے، مقالات ایک ہفتہ مین اور عالمگیر کل مرسل ہوگا[1]،

شبلی، ۱۴ر نومبر ۱۱ء کان پور،

(۷۱)

مکرمی، تسلیم، شعر العجم کمبخت سمیٹے نہین سمٹتی، چوتھا حصہ بھی اس کو تمام نہ کرسکا، ۴۰۰ صفحون پر یہ جلد تمام کردی، اب ذرا ستالون، سیرت نبوی کی طیاریان ہین، لیکن ۵ ہزار کا تخمینہ ہے، پانچ کرور[2] کے لئے یہ رقم گران تو نہین، مین وقفِ اولاد کا ڈیپوٹیشن لیکر کلکتہ جارہا تھا، ہوم ممبر چلدیئے، اب شاید تاریخ بدل جائے، جلسہ سالانہ ندوہ اپریل مین ہے، اسکے خاص طیاریان ہین، ڈاکٹر اقبال اور اور قابل لوگون کو بلایا ہے، ایک ایم، اے ہندو مسلمانون کے انسائیکلو پیڈیا پر مضمون پڑھے گا، اور دلچسپی کے سامان ہین، عالم بالا یعنی آپ کے معبودِ ادب کی قدردانی تو دو عالمگیر کے ریویو، مین آپ نے دیکھ لی ہوگی، ۔ اردو کی قسمت کا فیصلہ فروری

[1] اصل مین "ہوگا" ہی لکھا ہے، [2] یعنی پانچ کرور مسلمانون کے لئے

مین ہوگا، پنڈت سندر لال وغیرہ سے مقابلہ ہے، مسٹر برن بھی اُدھر ہی ہین، میری یادداشت پر جلسہ ملتوی ہوگیا تھا، اب لکھکر بھیجدی، اُردو کو ہندی کرنا چاہتے ہین[۱] یعنی آدمی کو بندر علی زعم ڈاردن کیا اکبرپور کی زیارت کو آؤن،

شبلی، ۱۷ جنوری ۱۲ء

(۷۲)

شعرالعجم فروری مین نکل جائیگی لیکن دروغ دراست برگردن صوفی دفاور علیخان آگرہ) مقالات کے ایک آدھ جزء باقی ہین، مین آج کل جلسہ سالانہ ندوۃ مین اس قدر مشغول ہون کہ کسی کام کی مہلت نہین، جرجی زیدان کا رد عربی زبان مین، المنار کے پاس بھیجدیا تھا، جو وہان کے مشہور عالم اور فاضل ہین، بہت شکریہ ادا کیا ہے، اور لکھا ہے کہ مین نے یہان کے علما سے پہلے تحریک کی تھی، لیکن لوگون کو ہمت نہ ہوئی، اب وہ المنار مین چھپے گا، الہ آباد آجائیے تو آؤن، چھوٹی بھاوج کو سلام یا دعا جو اُن کو پسند ہو،

نعمانی، ۸ فروری ۱۹۱۲ء،

(۷۳)

جناب من، السلام[۲] علیکم ورحمۃ اللہ، سیرت نبوی جو زیر تصنیف ہے، مین چاہتا ہون کہ یورپ کے مصنفین نے جو کچھ آنحضرت ؐ کے متعلق لکھا ہے، اس سے پوری واقفیت حاصل کیجائے تاکہ ان کے تائیدی بیان حسب موقع حجت الزامی کے طور پر پیش کئے جائین اور جہان انھون نے غلطیان اور بد دیانتیان کی ہین نہایت زور و قوت کے ساتھ ان کی پردہ دری کی جائے،

اس بنا پر انگریزی کی کثرت سے تصنیفات مہیا کی گئی ہین جو آنحضرت ؐ کے متعلق تصنیف

---

[۱] دیکھو مکاتیب بنام سلیمان ومولانا شروانی، [۲] یہ ایک عام خط ہے جو اور لوگون کے نام سے بھی گذر چکا،

ہو چکی ہین، لیکن ان سب کا اُردو مین ترجمہ کرنا ناممکن ہے اس لئے یہ رائے قرار پائی ہے، کہ جن صاحبون کو اس سے ذوق ہو، ان کے پاس ایک ایک کتاب بھیجدیجائے، وہ مطالعہ فرما کر قابلِ ترجمہ مقامات پر نشانات کرتے جائین اور پھر کتاب واپس بھیجدین تاکہ دفتر کے مترجمین سے ترجمہ کرایا جائے، اس بنا پر آپ سے درخواست ہے کہ کیا آپ بھی اس کام مین حصہ لینا پسند فرمائینگے،

شبلی نعمانی

(۷۴)

"جناب،، اور "پیارے،، کی خوش تہذیبی کی داد قبول فرمایئے[1] شعر العجم وغیرہ اب بالائے طاق، سیرت نبوی کے لئے بمبئی آیا ہون کہ یکسوئی سے کام ہو، سید سلیمان اور پورا اسٹاف یہین آئیگا، ایک لائق گریجویٹ بھی ہین، جی تو بہت چاہا کہ آپ رخصت لیکر بمبئی آجائیے، تمام مصارف دفتر کے ذمہ، انگریزی تصنیفات متعلق سیرت نبوی دیکھئے اور ان کے ترجمہ یا اقتباسات دیجئے، پھر خیال ہوا کہ یہ درخواست قبول نہ ہوگی، شبلی، از چمن زار بمبئی، پالن جی ہوٹل،

(۷۵)

مین سفر مین تھا، حیدر آباد سے بہت دیر مین تعمیل ہوتی ہے، کتابین اب ڈیوٹی (کالج علی گڈھ) مین آگئی ہین، وہان سے منگوا لیجئے، شبلی، بنارس، ۱ر نومبر ۱۹۱۲ء

(۷۶)

مکرمی، تسلیم، ناحق آپ نے اچھا کاغذ بھیجا ضعف بصر کی وجہ سے اب لکھا نہین جاتا، مجھکو رنج تھا کہ اب آپ قابل خطاب بھی نہین سمجھتے، بمبئی اور الہ آباد دونون صدائین بیکار گیئن

[1] مکتوب الیہ نے القاب مین "پیارے جناب،، لکھا ہے،

سیرت مین نہایت تنقید اور جانفشانی سے کام لے رہا ہون، اس لئے ہفتون مین دو تین صفحے کا سامان ہاتھ آتا ہے، سال اوّل ہجرت لکھ چکا ہون لیکن ابھی نقش اول ہے، نظر ثانی مین کچھ سے کچھ ہو جائے گا، بعض نہایت سخت مرحلے طے ہو گیے،

شعر العجم اب کہان، ایک آنکھ مین پانی اتر آیا، دوسری بھی ضعیف ہو گئی، سیرت پر خاتمہ ہو جائے تو یہ حسنِ خاتمہ ہے، قرآن مین ہے کہ یہودی ذلیل و خوار بنا دیئے گئے، لیکن کیا ۵ ر دسمبر ۱۱ء کے بعد بھی جس دن کہ...... ایک یہودی کو ہاتھ آئی مشہور کیا گیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا اس لئے تو نہین کہ ۶ مین ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا خیر ۶ سجدہ رانہ نار کردست وکند،

بڑے دن مین ضرور آیئے، کمرہ کے برابر کمرہ لیا ہے، اس قدر خوش فضا کہ بمبئی مین بھی جواب نہین، وہ بالکل خالی رہے گا، شاید آزاد آئین تب بھی ہرج نہین "دیوانے دو"

حرم سے گو اب تک نامحرم ہون لیکن ایمان بالغیب کا سلام کہدیجئے، بلقان پر نظم لکھی تھی دیکھی ہو گی اب زیادہ کاغذ (اور وہ بھی اچھا) کیا خراب کرون، شبلی، ۱۳ر دسمبر ۱۹۱۲ء،

(۷۷)

الہ آباد آگیا ہون، ہنڈیہ آنے کا خیال ہے، لیکن ابھی خیالی ہے، روانگی کے کیا اوقات ہین اور کس اسٹیشن سے خود آکرے چلئے، تو کیا کہنا چھوٹی بھاوج کو سلام، شبلی، ۱۶ر جنوری ۱۳ء

(۷۸)

قدر افزائے من! نیاز، کاغذ اور لفافہ کی تو خیر ایک نفاست پسندانہ جدت ہے لیکن ٹکٹ کا اضافہ تو صریحاً مخاطب کی کفایت شعاری کا احساس ہے،

واقعی سخت تعجب ہوا کہ آپ وعدہ کرکے میزبانی سے کترا گئے، خیر کوئی مصلحت ہوگی،
سیرت ۹ سال سنہ ہجری تک پہونچ گئی لیکن یہ محض خاکہ ہے نقش تک نہین، اب کہین
الگ جاکر پورا کرتا ہون، یہان تو ہر وقت، ناگوار صدائین کانون مین آتی رہتی ہین، دیکھئے آپکی میزبانی
بھی نصیب ہوتی ہے یا نہین، کشاف[1] کی ہزلیات جو کچھ ہون اسی طرف رکھئے، حسن ظن کو اتنا
کیون بڑھاتے ہین، اور بڑھانا ہی تھا تو "مطایبات"، کا لقب زیادہ موزون تھا، میری نسبت
جو کچھ مشرق مین نکلا[2] نظر سے گذرا لیکن وہی شکایت تو آپ سے بھی ہے، دونون میری تصویر
غلط کھینچتے ہین، ایک فرشتہ بناتا ہے، ایک دیو، لیکن ابھی تک تو مین انسان ہون، ترقی وتنزل
کی وہ دونون منزلین ابھی آگے ہین، الہلال مین میری خاص نظمین اب چھپین گی جنمین اخلاق عرب
کے واقعات ہین ان کو دیکھئے گا محض تاریخی واقعات ہین انشا طرازی نہین،

شبلی، لکھنؤ، ۴ اپریل ۱۹۱۳ء

(۷۹)

مکرمی، تسلیم، قدرت نے آپ کی نفاست پسندی پر یہ ظلم کیا کہ آپ کا عنایت کردہ کاغذ
اور لفافہ دونون گم ہو گئے، انا للہ،
سیرت ابھی مطبع مین جانے کے قابل کہان ہے، نظر ثانی ہو رہی ہے، اگر بیماری سے
محفوظ رہا تو شاید اپریل تک ہو جائے، آپ کی تحصیلداری کے ساتھ اضافہ منصب مین یہ مصلحت
ہے کہ رشک نہ آئے، خدا کا شکر ہے کہ میری اندرونی بدنفسیون کو استعمال کا موقع نہین ملتا،

[1] اس نام سے مولانا نے الہلال مین نظمین لکھنی شروع کی تھین [2] مشرق مین مولانا کی نسبت مکتوب الیہ کا ایک مضمون نکلا تھا

نقاد کا مضمون ماجد[1] میان نے دکھلایا تھا، آپ کے حسن ظن سے تو مدتون سے گرانبار ہون، لیکن آپ اس کو نہ چھپا سکے، کہ آپ نے مجھکو اپنے دربار کے قابل نہ سمجھا اور ماجد پڑ[2] مالا اور لطف یہ کہ ان کے دربار مین آپ سے زیادہ خوار ہون،

یہ بھی ظلم ہے کہ نذیر احمد افتخار عالم[3] کے حوالہ کئے جائین، یہ بڑی بے دردی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ عناصر اربعہ، آپس ہی مین ایک دوسرے کے سوانح نگار بنتے تو سوانح نگاری کا حق ادا ہوتا،

اب تو خدا کے لیے بمبئی چلیئے، تحصیلداری مین ایک مہینہ کی رخصت کچھ بڑی زیر باری نہیں ہے وہان کے سب مصارف میرے ذمہ، اس مین صرف ایک صرف مستثنی ہے،

سید سلیمان کو مین نے پونا کالج مین پروفیسر مقرر کرا دیا کہ مالی تقویت کے ساتھ حوصلہ مندی بھی پیدا ہوگی، خواجہ کمال الدین لندن کو مسخر کر رہے ہین، آپ لوگون کو تو بہت تعجب ہوگا، لیکن ابھی تو صرف اوچھے وار ہین، آیندہ اصلی حملہ آور بڑھین گے، تب دیکھیئے گا، سرا تو آتا ہے، لیکن آپ یا بھاوج صاحب ہر دفعہ دامن بچا جاتے ہین،

ہم جیسے نفوس قدسیہ سے بھی پردہ! اور وہ بھی ساٹھ برس کے بعد،

شبلی، لکھنؤ، ۲۵ جنوری سنہ ۱۴ء

---

[1] مسٹر عبد الماجد بی اے، [2] نقاد آگرہ مین مکتوب الیہ نے عناصر اربعہ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا، جسمین حالی، آزاد، نذیر احمد اور شبلی کے لٹریچر پر ایک ایک شخص کو لکھنے کیلئے منتخب کیا تھا، [3] منشی سید افتخار عالم صاحب مارہروی مولف حیاۃ النذیر،

(۵۲) اڈیٹر صاحب رسالہ زمانہ کان پور کے نام،

۱- فارسی نثر و نظم مین بے شمار کتابین ہین، کس کس کا نام لون مختلف مضامین کی جو کتابین بہترین تصانیف ہین، ان مین سے بعض کتابون کے نام لکھتا ہون، شاہنامہ، یہ ایشیا کا الیڈ ہے، عربی مین آجکل الیڈ کا ترجمہ چھپا ہے اور اسکی بلاغت و نکات کو حواشی مین نہایت تفصیل سے لکھا ہے، یہ میرے پیش نظر ہے، اگر اس سے کچھ رائے قائم ہوسکتی ہے تو مین ہر حیثیت سے شاہنامہ کو اس سے بڑھکر پاتا ہون، شاہنامہ کی خوبیان مین نے شعر العجم حصہ ۴ کیلئے اُٹھا رکھی ہین، اب تفصیل سے لکھ رہا ہون، غزل مین حافظ کا جواب نہین، نثر مین گلستان اور فلسفیانہ شاعری مین مولانا روم اور سحابی کو مین سب سے زیادہ پسند کرتا ہون،

۲- اُردو مین حیات سعدی، آب حیات، بعض تصانیف سرسید، توبۃ النصوح، دیوان غالب دیوان میر کو مین دل سے پسند کرتا ہون،

۳- تصانیف کا شوق ابتداءً مجھکو ان تاریخی تصنیفات کے دیکھنے سے ہوا تھا جو یورپ مین چھپی ہین اور ایک موقع پر مجھکو بہت سی قلمی کتابین ملی تھین جنکو مین نے پہلے نہین دیکھا تھا،

۴- میری سب سے پہلی تصنیف عربی زبان مین ایک چھوٹا رسالہ اسکات المعتدی نام ہے لیکن وہ چونکہ عربی زبان مین تھا اور ایک جزئی مسئلہ پر تھا، اس لئے وہ چندان شایع نہین ہوا، اس کے بعد سب سے پہلی تصنیف مسلمانون کی گذشتہ تعلیم ہے، وہ بہت پھیلی اور بار بار چھپی،

مین اپنی تصنیفات مین الفاروق کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون، شبلی، (زمانہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء)

---

[۱] اڈیٹر نے یہ چند سوالات جنوری سنہ ۱۱ء مین اس عہد کے مشہور مصنفین سے کئے تھے اسی رسالہ مین مولانا نے یہ جوابات دیئے،

فارسی خطوط،

(۱)

بگرامی خدمت جناب والد ماجد،[1]

مرا دو ماہ می گذرد کہ ترک وطن کردہ ام، و بہ بیگانگان بسر بردہ ام، لبست و پنج روپیہ عنایت شدہ بود، سہ روپیہ بکرایہ یکہ از اعظم گڈھ تا جونپور رفت ہفت روپیہ صرف ریل تا بہ سہارن پور شد، و پنج روپیہ از آنجا تا بہ لاہور، دہ روپیہ باقی می ماند، اول کہ درینجا رسیدم دو یک روپیہ بحوائج ضروریہ کہ در وقت قیام جائے پیش می آید، صرف شد، و چون درینجا جاے قیام نبود، مکانے بکرایہ یک روپیہ گرفتم، دو ماہ را دو روپیہ کرایہ می شود، آنچہ باقی می ماند بصرف طعام آمد، اگر الضاف رود بچندان کفایت بسر بردہ ام کہ بیش از و متصور نیست، چون مزاج عالی اندکے برہمی داشت از تکلیف ارسال صرف باز ماندم، اکنون کار مشکل افتادہ است، دیگر چہ گویم تاخیر آزار تمام باعث خواہد بود،

حدِ ادب، شبلی نعمانی، ۱۲۸۹ھ،

(۲)

اعلیٰ حضرت!

آداب بخیریت ہستم و خیریت خواہ مزاج اقدس، نامۂ والا رسید و کام ہوائے جان و دل گردید،

---

[1] مولانا کا سب سے پرانا خط جو مجھکو مل سکا ہے یہی ہے، یہ طالب علمی کا خط ہے جب وہ ادب پڑھنے کو مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری عربی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور کے پاس گئے ہیں، اس وقت تک اعظم گڈھ سے جونپور تک ریل بھی نہ تھی،

درقریب روزگارے عریضہ مع گلستان مطبوعہ لندن ارسال خدمت کردہ ام، اگر نہ رسیدہ است از نارسائی بخت است، مرا درین میان جرمے نیست، درچند روزے مدرسۂ[1] اینجا تعطیل خواہد یافت تعطیل تا دو ماہ خواہد ماند،

حضرت اُستاذ[2] بوطن خویش یعنی سہارنپور تشریف خواہند برد، این قدر ناغہ نتوان کرد، مرا ہم عزم سہارنپور است، دیگر ہر آنچہ مرضی باشد، طرفہ تماشائے است عزیزی مہدی می نویسد کہ "جناب مولانا مولوی محمد فاروق صاحب در تعلیم بندہ تساہلی بکار برند" وجناب ممدوح مرا نوشتہ اند کہ "عزیز مذکور را در تحصیل علم التفاتے نیست"، خدائے داند ازین میان حق بجانب کیست، بجناب والدہ عرض آداب، و بہ برادر صاحب وحضرت منشی صاحب تسلیم، و لعزیزی محمد اسحاق سلام و دعا،

محمد شبلی عفی عنہ، (لاہور)

(۳)

جناب عم مکرم عم فیضہ، تسلیم و نیاز،

روز دوشنبہ کہ از جنوری چہاردہم بود بعلی گڈھ رسیدم، و از زحمت سفر آرمیدم، چون درین مدت از عزیزان ہیچ کس بامن نہ بود کہ با دسخن پیوستے، و درد دلے گفتمی، غریب و حشتی روے داد، و گوناگون اندیشہا بدامن خاطر در آویخت، ہمہ آن سخنہا کہ عزیزان در وطن بمن میراندند بیاد آمد، و دیدۂ دل را الحق نشانہ بہ فشانی خواند، در دیدہ می گردد کہ انجمنے از یاران سازپذیرفتہ است وہر یکے از ہر دری سخن پیوستہ، تا سخن بدینجا رساندند کہ بدین مایہ بخور واری کہ در علی گڈھ واری چو نست، کہ

---

[1] اورنٹیل کالج لاہور، [2] مولانا فیض الحسن سہارنپوری،

تن بہ رضا در دادہ، و دست از طلب باز داشتہ سر بفرمان حاسدان نہادہ، من گاہے خموشم و وقتے در دفع این مطاعن می کوشم، کہ یاران انصاف بالائے طاعت است، چون زمام اختیار نہ بدست من باشد، دیگر بر من خردہ نتوان گرفت من ہم دانم کہ این کار دون در خور من نباشد و اگر پایۂ از ارزش خویش فراتر آمدہ باشم می توانم گفت کہ آخر لختے بسامان و قدرے ازین فراوان تر می بایست مگر چہ کنم کہ والد قبلہ را ہنر بوکالت روئے ورا ہے نیست و باین آزادہ دلی اگر بوکالت نساختہ باشم، در نظر انصاف مرا درین میانہ گناہے نخواہد بود، در ظن والد قبلہ ہستیم ہمچنین خواہد بود، آہ ازان ہنگام کہ دولت روے گرداند و کار بدست من افتد، و دران آشوب دلے بر جاے ندارم و خواست و ناخواست روے بوکالت آرم[1]، و خویش را اندازہ نہ نہم. مردمان را ہبر زدہ و لاف توبہ دہم، و این خواری بخویش در پذیرم، و ہم بدین ذلت و خستگی جسد و شکم باز گیرم، ہم درین اندیشہ میگداختم کہ میان محمد ابراہیم از در در آمدند، دل بایشان پیوند گرفت، اکنون لختے از کشاکش غم در امان ہستم،

از حالات عزیزان و کیفیت مدرسۂ بندول و اعظم گڈھ بہ تفصیل مطلع خواہد فرمود،

این عریضہ را بعزیزی محمد سمیع یا عبد الحمید خواہند سپرد و ضائع نخواہند فرمود[2]،

شبلی نعمانی، ۱۶ر جنوری ۱۸۹۴ء

---

[1] اللہ رے انقلاب حالات! [2] مولانا کو اپنے فارسی خطوط کے محفوظ رکھنے کا شوق تھا،

بنام مسٹر مہدی حسن صاحب مرحوم

(۴)

باز گلبانگ پریشان می زنم　　آتشے در عندلیبان می زنم

حجلۂ گل بہر من کردند و من　　سر بدیوار گلستان می زنم

المہدی[1] باللہ،

حیاک اللہ، دی با کالون صاحب[2] برخوردم، از نام و نسب پرسید ہمہ باز گفتم، بہ تعظیم تمام پیش آمد و معذرت خواست کہ امسال صحف اُردو نگریستن نہ خواہم، دل زدہ بخانہ رسیدم، و از دیوان غیب تفاول خواستم، این شعر بر آمد،

آنچہ سعیست من اندر طلبت بنمودم　　این قدر ہست کہ تغییر قضا نتوان کرد

نا امیدی را خیر مقدم گفتم و در پس زانوے حرمان نشستم، ہمانا درد دل خواہی گفت کہ با اینہمہ آزادی بہ بیتے دل بستن، و کاسۂ آرزو بہ سر یاس شکستن یعنی چہ، مگر چہ توان کرد کہ سر بسنگ آمد، و فسحتخانۂ دل از ترا کم افکار تنگ آمد، دو سہ سالے است کہ پائے طلب در دامن کشیدم و بچیزے نرسیدم، عزیزان گویند کہ بغیر از تعلم انگریزی نخواہی بسر برد، این خود چہ حرفست جمعے را مین کہ ہیچ از انگریزی نخواندہ اند و باز بمناصب جلیلہ میرسند، آخر در تحصیلداری وغیرہ او خود مشروط نیست، فی الجملہ ستیزۂ چرخ

[1] مہدی مرحوم اپنے منجھلے بھائی کے نام، یہ بھی نہایت قدیم خط ہے جب مولانا وکالت کا امتحان دے رہے تھے

[2] کالون صاحب ایک انگریز قانون کا ممتحن تھا،

وآویزشِ بخت برآنم آورد کہ لختے از عمر بہ بادیہ پیمائی وہرزہ درائی گذارم، اینک عزم سفر کردہ ام می بینم تا چرخ را درین پردہ چہ نیرنگ ہست، والسلام، ش نعمانی،

(۵)

عزیز من مسٹر مہدی حسن، انبتک اللہ نباتاً حسناً

تاحال بر دولتکدۂ ڈپٹی محمد کریم اقامت داشتم، ڈیٹی مکانے بہ کرایہ گرفتہ ام مگر چنانکہ می بایست نیست، ازین رو از فکر او بنا رمیدہ ام ودست طلب در آستین نکشیدہ،

ازیکم فروری[1] بہ کالج ہمی روم، ایف، اے وبی، اے فارسی وانٹرنس وسکنڈ عربی بمن تعلق دارد

سید صاحب ہرچند از کلکتہ درینجا رسیدہ اند مگر چون از زحمت سفر گونہ ناسازی مزاج دارند، ہنوز بالمشافہ برنخوردہ ام، عزیزی محمد اسحق را در صف اولین جائے دادہ اند محیط الدائرہ فرستادن دارد،

والسلام، شبلی نعمانی، علی گڈھ، ۲ر فروری ۱۸۸۲ء،

(۶)

عزیزی مہدی،

السلام علیکم وعلی من لدیکم، والدہ ماجدہ را از من پس از ہزار ہزار شوق قدمبوسی آداب تسلیمات وعرض دارید کہ شبلی بخیریت تمام است، جز غمِ دوری حضور دیگر ہیچ غمش نیست، دل خود جمع فرمایند کہ ازین دوری چارہ ناگزیر ہست وبہ ہمشیرہ معظمہ وعمویہ مکرمہ وجدہ مجدہ وعمہ صاحبہ ودیگر بزرگان آداب وتسلیم اکنون گوش دارید،

[1] علی گڈھ کالج کے تعلق کے بعد سب سے پہلا سامانِ قیام [2] کالج کے درس کا پہلا دن،

جواب استفسار ہائے کہ اول کردہ بودم ہمہ را بتفصیل بنویسید دیگر کسے بجز نور رود ظرف مسی کہ در دام حج می داشتم واکنون غالبًا بر مکان خواہد بود باو بسپرند گویند کہ در مدرسہ مولوی ہدایت اللہ خانصاحب بہ طالب العلم حافظ تجمل حسین صاحب بدہد وگویدکہ این راشتی از مولوی بشارت کریم صاحب استعارہ طلب کردہ بود، اکنون حوالہ جناب است کہ بذریعہ آنجناب مولوی بشارت صاحب خواہد رسید واین مضمون مفصل را در خطِ تحریر خواہند کرد و باد خواہند داد و نامہ بزودی فرلیسند واز کیفیت عزیزی اسحاق ہم مطلع کنند، والسلام،

بنام مولوی حکیم محمدؐ عمر صاحب

(۷)

یار گرامی مدظلہ السامی،

تسلیم، نامہ رسید، دل را رہین دیدہ گردانید، درین فرصت بادب کار دارم، خود چیزے از ادب می خوانم ودیوان حماسہ بدیگرے می آموزم، در نامہ پیشین از عزم سفر نوشتہ بودم، تعین مقام اکنون نتوان کرد، لکھنؤ رفتن آنصاحب رائے صائب است از پیش رفتن می بایست، اکنون ہم چیزے نہ رفتہ است، چندہ این شہر تا بدوہزار وششصد رسید، اُمید قوی است کہ از سہ ہزار بیشتر گرد آید[1]،

مولوی فقیر اللہ صاحب ندانم از چہ رو با من خاطر گران دارند از دو ماہ بنامہ ننواختہ اند سپاس ایزد کہ رُوسیان بتہ کار در روز پیکار کہ با عثمان پاننکردہ بودند ہشت ہزار طعمہ جحیم شدند وبست وچہار ہزار زخمہائے گران برتن برداشتہ بر بستر خاک طپیدند، نسیم فتح وظفر یہ

[1] جنگ روم وروس مین چندہ، مولانا کا پہلا قومی کام،

برچم علم سلطانی وزیدند برادر شاہ روس گرینڈ ڈیوک نکلسن از بیم ضربت دلیران ترک زمیان رسید، مولوی محمد سلیم سروی در آغوش عروس گرم کنار و بوس ہستند، مولوی منیر از تصادم مقدمات سراسیمہ گشتند، با مولوی نور محمد از من سلام شوق باید گفت، چندروز نیست کہ درانجا طرح مشاعرہ نہادہ بودند غزلے کہ گفتہ آمد اینست،

ناتوان عشق نے آخر کیا ایسا ہم کو | غم اٹھانے کا بھی باقی نہین یارا ہم کو
درد فرقت سے ترے ضعف ہے ایسا ہم کو | خواب مین بھی ترے دشوار ہے آنا ہم کو
جوش وحشت مین ہو کیا ہم کو بھلا فکر لباس | بس کفایت ہے جنون دامن صحرا ہم کو
رہبری کی دہن یار کے جانب خط نے | خضر تے چشمہ حیوان یہ دکھایا ہم کو
دل گرا آگئی زنخدان مین فریب خط سے | چاہ خس پوش تھا لے واے نہ سوجھا ہم کو
واہ کاہیدگی جسم بھی کیا کام آئی، | بزم مین تھے، یہ رقیبون نے نہ دیکھا ہم کو
قالب جسم مین جان آگئی گویا شبلی | معجزہ فکر نے اپنی یہ دکھایا ہم کو

غزلے دیگر ہم گفتہ آمد مگر این نامہ مختصر جائے آن ندارد یک شعر از و اینست این نمط گفتہ آمد،

یون چشم تر مین قامت جاناں ہے جلوہ گر | جس طرح سے کہ سرو لب آب جو رہے،

"شبلی"

(۸)

رفیق من،

تسلیم نگر از من دامن التفات برچیدہ اند کہ از پاسخ نامہ روے درہم کشیدہ اند، قسم براتی کہ

نامہا فرستادہ ام، اگر نہ رسیدہ باشد مراد بیان خطائے نیست، از تطاول دہر بہ حفظ قانون مشغول
ہستم، سلیم سمروی ہم درین کار اند، درینجا باجمیل طالب العلم برخوردم مولوی ہدایت علی صاحب را استانگری
می کردند، غنیمت دانستم کہ آن رفیق بجائے نیکو کسب فن می کند، اگرچہ برگفتہ این سادہ دلان اعتمادے
ندارم کہ چشمے نکشادہ اند لکھنو آمدن خواستہ بودند باز از چہ باز ماندند آرے مولوی عبدالحی صاحب
دلے دانا و چشمے بینا عطا کردہ اند مولوی فقیر اللہ صاحب ہمچنین از من برنجند، یارب دوستان را چہ شد
کہ یکرہ ہم از خستگان پرسند، مگر شبلی را بخت بدیار است کہ دوستے ہچو مولوی محمد عمر صاحب از وبیزار است
تاہم این دعا بر زبان دارم پیوستہ بعافیت بانی گو شبلی تو بنودہ باشد،
گستاخی معاف، از ہچو من دوستے کہ بصد سال میسر نمی توان آمد گستن چہ مقتضائے خرد است
بدیگران از من سلام خوانند کہ گاہے بایشان دلے خوش کردہ بودم،
محمد شبلی بندولی[1]،

(۹)

برادر اعظم صاحب، السلام علیکم،
نیاز نامہ بخدمت سامی فرستادم، مگر ہنوز پاسخش پرتو ورود نہ افگند، دل در اضطراب است
کہ رسیدن نامہ از چہ رو داست، امیدم ہست کہ جواب این نامہ بزودی تمام تر ارسال خواہند داشت
کہ دل ستمزدہ را مایہ تسکین خواہد بود، وزنگ تفکر از آئینۂ خاطر خواہد زدود، زیادہ نیاز،
۲ اکتوبر ۱۸۸۲ء،

[1] بندول نام وطن،

بنام مولوی حمید الدین صاحب،

(۱۰)

در دست دیگرے است سپید و سیاه ما
یا روز و شب بہ عربدہ بودن چہ احتیاج

مایۂ نازِ ما!

نامہ ات رسید و آبے بر آتشم زد، آرے جز شما مرا دیگر کیست کہ از چشم غمخواری توان داشت خدایت حیات جاودان دہد کہ از غمزدہ پرسیدی، و بحالش وارسیدی،

جان من! دلے کہ ہیچگاہ بوے راحت نشمیدہ باشد، و گاہے روے دولت ندیدہ باشد، خود انصاف دہ کہ چگونہ تاب بیمہری روزگار خواہد آورد، و چسان یا این ہمہ ہیچیر زیبا بسر تواند کرد، عزیزان ...... آرے جگر خون کردن دارد، اگرچہ من ازین افسانہا باخبر نبودہ ام مگر این قدر دانم کہ ......
.... بگفتن نسزد و نوشتن نیرزد، چون سخنے ناسزا بود نخواستم کہ چیزے ازو در گوش کنم مگر این خود بجوے نیرزد!

عیسیٰ این را تحمل شد و مریم بر داشت
مگر درین آشوب ہمہ را شریک دانستن غلط است،

..... را چنانکہ من می دانم گناہے نیست، از حضرات مافی الضمیر دل آزردہ بنودہ ام اگرچہ با یشان سرِ نیاز ہم ندارم، این قدر دانم کہ ...... را با من سرگرانی کہ ہست ازین روست کہ من با طاعتِ ایشان تن در نمی دہم، و این تا ابد از من نمی آید، در حیرتم کہ چون درین میان تعطیلے نیست، شما چگونہ بمن خوب است امید بود

درین نزدیکی بیتے چند بر روش بحر طویل از زبان خامہ بر دن جست آئینہ راز است پارہ از آن می نویسم،

والسلام، شبلی نعمانی، علی گڈھ، ۱۰ر جنوری ۱۸۸۴ء،

(۱۱)

عزیزی، سلام شوق،

دو سہ روز نیست کہ درین خرابہ رخت اقامت نہادہ ام، اگر کسے از من باز پرسد کہ چسیان میگذاری وچگونہ شب بروز می آری، جز اینکہ بخنے چون آئینہ حیران مانم، ودمے خون دل از دیدہ برفشانم، دیگر چہ توانم گفت اسحاق نیست کہ مرا از دست برد وحشت امان دہد، تو نیستی کہ سخنہاے دلپذیرت در تن مردہ ام جان دہد، اگر میان محمد ابراہیم ہم بچارہ کارم نہ رسیدندے، من بے ساز وبرگ چشم براہ مرگ بودہ ام،

عزیز من ہمگی دران باید کوشید کہ از زبان انگریزی آنمایہ در قریب فرصتے اندوختہ باشی کہ در دبے زحمت وتکلف حرف زدن توانی، تاہم شمار ابر ہمگنان مزیتے باشد وہم مدرسہ را از شما زیب وزینتے، چندان کہ کار آگہان این قضیہ را فیصل کردہ اند،

عزیزی محمد عثمان را سفرنامہ ناصر خسرو باید آموخت، شما باو برخوریدو از او قیمت سفرنامہ کہ کم وبیش عہ خواہد بود، خواستہ بمن باز فرستید، تا کتاب مذکور باو فرستادہ باشم، نامہ از من کہ بہ مہدی حسن بود ودر نامہ میان عبد الحمید ذکرش بمیان آمدہ است ہمین کہ برجانب دیگرش باز می نویسم، ہرچند دانم کہ فرومایگان بسخنہاے ...... سا برخو گرفتہ باشند، وبزمہا آراستہ تاہم بمن باز توان گفت کہ ایشان چہ ہرزہ اندیشیدہ اند وچہ لا فہا بافتہ حیف، والسلام، شبلی،

بنام مولوی محمد عمر صاحب[۱]

(۱۲)

جباک اللہ، نامہات رسید، خدایم بیامرزد اگر در روائے کارت پہلو تہی کردہ باشم راست است که درین نزدیکی به من رسیدن سودے نه بخشد، غازیپور جائے خوش است اگر عزم آنجا کنی بکام خود خواہی رسید، واز من چه پرسیده که محمد سمیع مصاہرت الٰہی شاہ را پذیرد یا نه، ہمانا سمیع را طالع بلند است که ازازل به مکرمت فقرا ارجمند است، ازین خوشتر چه خواہد که اگر حلیلهٔ اول از پاے در آمد دیگرے نعم البدل بدست اُفتاد، ع

درکار خیر حاجت ہیچ استخاره نیست،

شبلی نعمانی، ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء

(۱۳)

یار دلنواز،

روزگارے بسر آمد، و نامهٔ نه در آمد، ہمانا پیوند ہاے گسست، خود شوریده سر بودم، اکنون بر تارِ فتن دوستان آشفته ترم کرد، بنویسند تا چه میخوانند وچگونه میگذارند، درین روزہا، کان کشاده ام و تن به آموختن کسان درداده، مولوی سلیم ننداوی و سمردی ہر دو ہمین جا بسر می برند، ندانم مولوی محمد نفیر اللہ راچه در سر پیچیده است که خان و مان بر باد داده اند، و بے ہوده در پے ہنر ہاے ناسودمند

[۱] دینا پارہ ضلع اعظم گڈھ کے باشندہ اور مولانا کے پرانے شاگرد ہیں تدریس مقصد ہے،

افتاده، از دوری بجان آمده ام، مے بینم تا کے از دیدار آن یگانہ روزگار دلشاد می نشینم، چندان کہ توانند

دل برآن گمارند کہ درآنجائے کتابہائے نایافت فراہم آرند،[1]

دیده بر راه ظہیر فاریابی دوختہ بودم، ترسید، دانستم کہ ہرچہ ہست از بخت ناساز ماست، دیگر

چہ نویسم،   شبلی عفی عنہ، از بمبئی[2]، ۱۷ مارچ ۱۹۰۸ء،

(۱۴۳)

حیاک اللہ،

نامہ ات رسید، و دل را بسوے دیده کشید، بارے توفیقت رہبری کرد کہ حنا از پائے خامہ کشادی، و طرح مکاتبت درمیان نہادی، پاره از رد تذکره[3] بر زبان قلم آمده بود کہ ہمدرین میان مارا بکار امانت گماشتند و از ہجوم کار و تراکم افکار کمری سنج کردن نتوانستم، و چو ازین کشمکش فارغ نشستم دیگر روئے داد یعنی کارم بہ گودام و متعلقات او افتاد و ہرچند آن چنان کارے سزائے این ہیچکاره نبود مگر مرا از امتثال امر حضرت قبلہ گاہی چاره نبود، اکنونکہ ازین ہرزه گردیہا ستوه آمده خود را باین جا رسانده ام، انشاء اللہ در اندک زمانے از عہدهٔ رد تذکره بدر مے آیم، مردمان گویند کہ ایماحنات دو رسالہ دیگر ہم از حافظ صاحب است، تا حال بر علم و استعداد حافظ صاحب اعتمادے داشتم اکنون آن ہم برخواست، انشاء اللہ در قریب وقتے بہ غازی پور مے رسم و درین اغلاط و بالغزہائے مصنف تذکره و ایماضات ہمہ باز خواہم گفت، درین سفر جناب حافظ حبیب اللہ خان صاحب و عزیزی

---

[1] نادر کتابوں کا شوق نہایت قدیم تھا اسی زمانہ کا یہ ایک خط تھا، [2] علی گڈھ جانے سے پہلے بمبئی میں چند ماہ وکالت کی تھی [3] کالج جانے سے پہلے غیر مقلدین سے مناظره کا بہت شوق تھا، حافظ سلامت اللہ صاحب جیراجپوری اعظم گڈھ میں غیر مقلدوں کے سرگروه تھے، تقلید و حنفیت کے رد میں وه چھوٹے چھوٹے رسالے لکھتے تھے، مولانا اُن کا جواب دیتے تھے،

مولوی محمد سمیع ہمراہ من خواہند بود، معلوم نیست کہ قصیدہ بمولوی عبد الاحد[1] شمشاد سپردی،
یا چون نام من او را ہم از یاد بردی، والسلام، شبلی نعمانی، ۷ر اکتوبر ۱۸۸۲ء،

(۱۵)

در سال نود و نہ ۱۲۹۹ھ از ہجرت پیغامبر علیہ السلام روزے بعیادت برادر قاضی محمد سلیم رفتہ بودم، از ہر دری سخن مے رفت، پس از ساعتے گفتند کہ امروز در خواب دیدہ ام کہ شما در شان من بیتے چند موزون کردہ اید، مرا در گمان بود کہ این سخن ہرزہ پیش باشد، روز دیگر تاریخ وفات ایشان بخواست، بدرد دل مے ریختند و ہر چہ کہ از ترتیب نظم او را خویش را بازمی داشتیم کہ این خود فال بد است مگر مصرع تاریخ ہم ناخواستہ در دل فرود آمد، و در آن ساعت چیزے از گفتہ برادر ممدوح بخاطر نبود، روز دیگر خواب شان بیادم آمد و از واقعہ حیرتے عجب بر دل مستولی شد، پس از اسبوعے کہ ایشان سر بخاک نہادند و جان بجہان آفرین سپردند، بر صدق رویائے شان بس عجب کردم و دانستم کہ عالم قدس را از این جنس رازہا است کہ مرغ اندیشہ را تا حد او محال پرواز نیست و ہذا ہو البیت المقدم ذکرہ

چون خواستم ز پیر خرد سال مرگ او — از روے درگرفت کہ قاضی سلیم مرد،
شبلی نعمانی، ۱۰ر اکتوبر ۱۸۸۲ء،

(۱۶)

نور نظر محمد عمر سلمہ،

حیاک اللہ، نامہ ات رسید و نا رسیدنت را عذرے مقبول آورد، ہمہ حیرت زدہ ام کہ باین ہمہ شغف

[1] مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی مہتمم مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور، ستمبر ۱۹۱۷ء میں وفات پائی،

از من دور ماندی وتا این زمان خویشتن را در اینجا نرساندی، خدایت شفا دہد، من در خود در آنجا آمدن خواہم و در پردہ کشائی این راز آستین محنت بالا خواہم زد کہ ہائلہ بزرگ است وحادثہ سترگ، توہم میدانی کہ اگر سر این چشمہ بند نشد، این قطرہ دریائے شود و این جادہ بصحرائے کشد، سمیع در پھرہا بہ من پیوستہ بود، وے گفت کہ اگر زمین مبحوث فیہا از من نہ باشد من از جملہ دعاوی دست در آستین می کشم گفتم کہ این ہمہ بجوے نیرزد چو در این جامیر سم مردہ از روے کار بر می خورد وتا حال بدین لابہا توان فریفت، والسلام، شبلی نعمانی، ۲۹ر اکتوبر ۱۸۸۲ء

(۱۷)

عزیزی محمد عمر سلمہ،

حیاک اللہ، از نارسیدنت چہ مایہ خون جگر خوردہ ام، خود میدانی کہ آشفتہ مزاجیم تاب این چنین نافرہیختہ ہا نیارد، اکنون کہ دندان بدل فشردہ ام، اگر درنگ ورزیدی وزود تر بہ من نہ رسیدی دیگر با من بسر خوردن نتوانی کہ زمانہ قریب ازین جا رخت سفر می بندم ودر اعظم گڈھ رسیدہ بعزیزان وطن مے پیوندم، ندام تا در امر معلوم حق بجانب کیست، ہمانا تو دانستہ باشی، وگر چنین است مراہم مطلع باید کرد، دیگر چہ نویسم، شبلی نعمانی، ۲۹ر اکتوبر ۱۸۸۲ء

(۱۸)

ای نور دیدہ شبلی سلامت باش وصد سال بزی،

بیش از ہفتہ گذشتہ است کہ نامہ ات چون دم عیسی بسر کارم رسید، اے جان کسے این خود غلط است کہ دم رجعت بہ چون پور نفسے راست کردہ بودم وگرنہ چہ امکان میدانست کہ با تو بر نخوردے

آرے اگر ازین رد دولت گرفتہ ہمہ کچہ ادر آنجا بار اقامت نہ نہادم معذورم دار، قسم براستی کہ یارا ے دایم نبود مگر پس از رسیدن بدولت وصالت فراق غمے دیگرمی داشت،

خومی کنی بہ ہجر تو در روز زندگی، دل کندن از رخ تو بیکبار مشکل است

ازنامہ ات بجال مدرسہ[1] ولم بدرد آمد کہ سپہر دون لطف الرحمن[2] وغیرہ رابکار تعلیم وتعلم گماشتہ است آدخ از دست فلک کہ ہمان جائے افادت مفتی محمد یوسف صاحب، اکنون این شعر بزبان حال دارد،

از ہجوم جغد در ویرانہ ما جا نماند آن قدر آباد شد آخر کہ ما می خواستم

نبولیس تا عبد العزیز و محمد از الہ آباد باز آمدند یانہ، والسلام، شبلی نعمانی، ۵ رنومبر ۱۸۸۲ء،

(۱۹)

ہان وہان اے فرزانہ مولوی محمد عمر،

اگر باانیہمہ کہ سپہر کج باز مصائب وحوادث متواترہ بر سر شمار یخیت نامۂ ننوشتم، وبہ تشفی خاطر اندوہگین، شما حرفی نزدم، زنیہار گمان نبری کہ دل از مہر بر کندم، من وخدا ے من کہ از فرط اندوہ مرا یارا ے آن نبود کہ خامہ در دست گرفتمے ونامہ کہ آبی بر آتش حرمانت زند بنوشتمی، آدخ کہ جناب حافظ صاحب کمر ہمت شکست وعنان صبر از دست رفت، چہ خوب بودی اگر خود تشریف ارزانی داشتندے وعزیزان بچارہ نوا ختندی، آخر خواہ نا خواہ وندان بر دل فشارید، وبہ شکیب درسازید کہ الصبر مفتاح الفرج حمید چیچک بر آوردہ بود، اکنون صحت یافت، امروز کہ روز طوی میان محمد عظیم است بہ املوی روم دعا جلانہ ووسہ حرفی بروی کاغذ نوشتہ ام،

---

[1] مدرسہ عربی جون پور[2] مولوی لطف الرحمن بنگالی جو پور مین مولانا مفتی محمد یوسف صاحب فرنگی محلی کی جگہ مدرس اول ہو گئے تھے،

از حالات امتحان خبرے نیست عبد الحمید و عبد الحکیم و عبد الرحیم و چند کسانے دیگر ممنوع شدند

والتسلیم، شبلی نعمانی،

بنام مولوی محمد سمیع صاحب،

(۲۰)

حیاک اللہ، زندہ باشی و جان من باشی،

غریب تر حالیست منکہ از آشفتہ سری و شوریدہ مزاجی تن بآمیزش کس نمی دادم اکنون از فرخی طالع و ہمایونی بخت کارم بکار وس افتادہ است، اگر من و خدائے من کہ این ہمہ محنت پژوہی و نفس گدازی از آن دوست تر دارم کہ تر ہاتی چند درہم بافند و دروغ راست مانا راپیش کسان جلوہ ظہور و فروغ قبول دہند، نفسے چند کہ از پیش گاہ ایزد دانا ودیعت آوردہ ایم، سزائے آنست کہ سر رشتہ اش باین چنین کار ہا بند باشد، دیگران ندانم تا در سر چہ دارند من خود درین خیال از کشمکش و آویزش فکر فارغ نشستہ ام کہ با اینہمہ خواریہا ہمان شبلی ام کہ بودہ ام واگر گاہے بختم یاوری کرد، ہمان خواہم بود کہ ہستم، اما دو دور کار امانت[۱]، روز از شب نشناختم و در راہ طلب از غایت جد و جہد تاب و توان در باختم، وہر چند کہ درین راہ پر خطر دو اسپہ تاختم و در آنجا این کار بہر کس و ناکس ساختم، مگر با اینہمہ بجائے نرسیدم و خواست و ناخواست پائے ارادت در دامن قناعت کشیدم، فرمانِ تقرر ہم بمن نداوند تا بہ سند کار گذاری چہ رسد۔ استغفر اللہ سخن از کجا تا کجا کشید، خیرہ سری از جادۂ شکیبائیم برکران برد، سخن کوتاہ مے کنم،

شبلی نعمانی، اعظم گڈھ، ۲۵ راگست ۱۸۸۲ء،

---

[۱] یعنی وکالت، دو ماہ تک امینی کی تھی، چونکہ طبیعت کو اس قسم کے کاموں سے مناسبت نہ تھی، پریشان حال تھے،

(۲۱)

برادر عزیز رئیس بن الرئیس مولوی محمد سمیع نقل نویس،

السلام علیک، برخوردار عبدالغفار داعی اجل را لبیک گفت و عزیزان خود را داغ حسرت بر دل گذاشت، مرا ہم درین غصه جگر خون شد و دل بہم برآمده، مگر چون از قضاے ایزدی چاره نیست دل در بندِ الم نباید داشت، فردا تعطیل است، اگر برسم تعزیت درین جا آمدن خواهی ہم یوم الخمیس بیائی، و جناب عم مکرم شیخ حبیب الله صاحب را تپ گرفته است، و در تمام اعضا دردمی باشد عزیزی علی احمد را ازین خبر آگاه خواهی کرد، والسلام، شبلی، ۱۴ / اکتوبر ۱۸۸۲ء،

(۲۲)

چنان ز جور عزیزان مرا جگر خستست | که بہر چارهٔ غم پیش دشمنان رفتم
چه سود نردِ دغا باختن بہچو منے | که خود ز دست جفائے فلک بجان رفتم

عزیز دلبند من،

حیاک الله، نامه که پیش ازین بال روانی کشاده است سرتاپا حدیث غم بود، و ندانی که آن همه خونریزی نفس و گرمیِ ہنگامهٔ فریاد، از دست بیداد سپهر کج نهاد بوده است، بد قسمتی نگر که ہر کس از و عدد بفغان آید و من از تطاول یار بدخو بجان آمده ام، خود انصاف ده، که چو عزیزان را شیوه جز طریق دغا پیمودن نه باشد درین دیر خراب، زنده بودن و ساعتے بر بستر راحت خوش غنودن، چگونه امکان دارد، حادثهٔ تازه دل و دیده ام خون کرده است و هیچکس نیست که در دل بدو گفته آید، آوخ که از ساده دلی بنا کسے سر دو داد داشتم که مرا به لابه فریفت و دغا ورزید، یا من عهد وفا بست و خود از من

برید حیف کہ بے ہودہ این غم سرودم، وانچہ با تو گفتنی بود فراموش کردم، سخن این است کہ درین جا رسی و من نہ باشم بہ بندول آئی و تغافل نہ نمائی کہ دوستی را نشاید و ترا نباید،

الخاطی الشبلی النعمانی الجانی،

(۲۴۳)

منم آن قطرہ کہ صد سینہ و دل کردم داغ — تا ز نوکِ مژہ غلطیدہ بدامان رفتم

ایہا السمیع،

نامہ ات رسید، اگر بر من و بر حالم اشکے از دیدہ ریختی غمین مباش کہ مرا ہم درین ماتم دل خون شد و ناخن غم جگر کاوی کرد و خار خار اندیشہ نشتر مغز جان فرو برد مگر چہ توان کرد کہ سپہر مردم ناشناس است و مردمان خود نشناس، اگر خود را ستودہ باشم ہرزہ خیالی و بالا خوانی خواہد بود مگر ازین قدر توان گذشت کہ کس نشناخت کہ من کیستم و چہ فن دارم، خود انصاف دہ کہ جائیکہ گل از خار و نور از نار از نار نشناسند و نقرۂ ہیچیرزی بے سرو پاے را با سکر و جان دانش سگال بلند پایہ برابر نہند چگونہ توان زیست تا بخردی بیتی از غالب یاد گرفتہ و دیدہ نازک کردہ کہ من سخنگوے آتش زبان ہستیم و دون پایہ پارۂ حدیثے بر زبان راندہ و گرہ بر ابرو زدہ کہ من محدث تحقیق نشان ہستم، آہ ازین مشتے بہ اصل سخن نارسیدگان کہ ہیچ اند و لہجہ پیچیدہ و حیف ازین پارۂ درگران خوابِ غفلت خفتگان کہ دون اند، دیگر دون پایگان در آویزند بارے عنانِ خامہ ازین رہ می پیچم کہ فسانہ دراز است، و شب کوتاہ اکنون از حالات خویش بر طراز دہر نوشتہ ام کار بند، نامہائے حضرت مولانا فیض الحسن پے در پے میرسند، جمہرۃ العرب از جناب مولوی محمد فاروق صاحب طلب دار و بمن بنویس،

لہ (حاشیہ از مصنف) باللہ العظیم کہ روے سخن با عدا و اغیار نیست از نہار کہ دیگران مراد نیستند، ۱۲،

محمد عثمان را برگوے کہ سبق از کسے گرفتہ باشد کہ دو سہ اسبوعے بمن رسیدن نتوان، کتاب متکبر از حکیم حفیظ اللہ صاحب گرفتہ در کتبخانہ اش نہ، دیگر چہ نویسم، بخدمت قبلہ و کعبہ حافظ حبیب اللہ خان صاحب و منشی خدا بخش صاحب و حافظ حسن علی صاحب و حضرت فخر ما مولوی محمد سلیم صاحب و دیگر بزرگان آداب و تسلیم، و بعزیزی محمد اسحاق سلمہ سلام و دعا،

دیگر آن کہ دوکان ٹھیکر کمپنی دکلکتہ، کہ عزیزی مہدی کتبہائے انگریزی و علم الادب از نزد او طلب داشت نشانش از مہدی اگر در آنجا باشد ورنہ از ماسٹر صاحب یا مسٹر منوہر داس صاحب با انگریزی دریافت کردہ فوراً بخدمت عموی محبّ اللہ صاحب در کلکتہ نوشتہ بفرستید کہ عم موصوف را نشان کمپنی مذکور معلوم نیست

محمد شبلی النعمانی،

این نامہ اگر بہ اغیار نرسد بہ خواہد بود کہ برمن خردہ خواہند گرفت و بر بالاخوانیم خندہ خواہند زد،

(۲۴)

محمد سمیع،

نامہات رسید، ترا ہا قی بیش نیست، اگر انجاح کار بر تعطیل موقوف است، ہولی خود پیش آمدہ است، تو نہ سزاے آنی کہ کارے از دستت کشاید و من نہ درخور آنم کہ پیش سید محمد کالا ہی را یتیم را قدر و قیمت فزاید خدا بخش ہمان کس است کہ تسوید رسالہ ام کردہ بود و اکنون بکار تعلیم بسر ہمی برد، از عم مکرم شیخ محبّ اللہ عجب دارم، ایشان صرف طبع اسکات المعتدی[1] بذمہ خود گرفتہ بودند، اکنون؛ ربا ئی حافظ حسرت صاحب ہم ادا نمی شود، و نسخ اسکات از عقب ہمی رود، و تو چگونہ بمن توانی رسید کہ در آنجا بندہ ہستی، ہمانا از جامہ لذار دن حلیلہ خویش پریشان خاطر گشتہ غمین مباش کہ این بازی چرخ است ۶ سیکے ہمیر و دو دیگرے ہیے

[1] قرأت فاتحہ کے باب میں مولانا کا ایک عربی رسالہ مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی کے جواب میں،

وبخدمت احباب واعزہ تسلیم پذیرا باد، والسلام، "محمد شبلی نعمانی"

(۲۵)

عزیز دلبند من مولوی محمد سمیع سلمہ، السلام علیکم،

چون سررشتہ صبر از دست دادن و با بخت و سپہر ستیزہ بنیاد نہادن، سودے ندارد، وحاصلے نیارد، لب ازین گفتگو ہا فرو بستہ ام، و دندان بدل فشردہ در پس زانوے شکیبائی نشستہ ام، تاحال بر مکان ڈپٹی صاحب اقامت داشتم، اکنون دو سہ روزیست کہ مکانے دلکش بکرایہ پنجرو پیہ گرفتہ ام ہر چند از مدرسہ[1] بعدے تمام دارد، مگر چہ توان کرد کہ از وقریب تر امکان نداشت، درہ نادرہ و عرفی در درس است، دینجا رزمیہ مرزا صائب بدست مے افتد، مگر از دو ورق بیش نیست، امروز در کالج تعطیل است و موجبش آنکہ جناب سر سالار جنگ بہادر کہ ریاست حیدر آباد بہ یمن تربیتش در نظم و نسق از ہمہ ریاستہا سبق بردہ بود، دی روز آدینہ جان بجہان آفرین سپرد، حیف کہ کارہاے ساختہ درہم گشت و ریاست را روزے بپدید آمد، ہمراہیان بخریت ہستند و شما سلام میرسانند والسلام، شبلی نعمانی علی گدھ ۱۰ فروری ۱۸۸۳ء

(۲۶)

عزیز دلبند مولوی محمد سمیع حیاک اللہ، نامۂ شما رسید و دل را بسوے دیدہ کشید چنانکہ نوشتہ عزیزان را چندان کہ زمان فراق درازی می کشد، دل بہ شکیبائی می گراید و مرا چنانکہ دانستہ روزے کہ پیش می آید، محنت و غم میفزاید، مگر چہ توان کرد کہ کارہا در پیش است، و زمام اختیار نہ بدست خویش، اینجا کہ آرمیدہ ام و این مذلت بر خویش پسند بدہ[2]، ندانم تا چرخ را درین پردہ چہ نیرنگہا است

---

[1] محمڈن کالج، [2] مولانا علی گڈھ کالج کی فارسی مدرسی کی خدمت سے خوش نہ تھے،

بالجملہ چون این افسانہ دراز است، لب ازین ہرزہ باید فروبست، وباصل مدعا توان پیوست بجدیان کہ در سرے شورش
آغاز نہادہ اند ہمہ حیرتم کہ والا برادر مولوی فقیر اللہ صاحب چرا بسرکار ایشان نمے رسند، من
انشاء اللہ در پایانِ ماہ مئی ۱۸۸۳ء در آنجا رسیدن توانم، رزمیہ صائب وقضاؤ قدر طالب آملی و قلی
سلیم در قریب وقتے بشما می رسد، عبد الغفور وعثمان واسحاق بخیر ہستند وبہ تعلیم انگریزی وفارسی وعربی
مشغول وواجب التعمیل، بیاض فارسی من کہ چون بیت المقدس برون سواتر ودرون سو از عذار خوبان
ہم خوبتر است او سعی وجستجو پیدا کردہ بمن بفرست وزنہار کہ این کار را ہرزہ انگاری، ودر امتثال این امر درنگ
روا داری، دیگر سلام شوق بگرامی خدمت احباب باید گفت، چون این نامہ ہم در کالج بتعجیل نوشتہ ام،
سخن بہ تفصیل نہ راندہ ام، والسلام   شبلی نعمانی، مدرستہ العلوم، ۲۱ فروری ۱۸۸۳ء،

(۲۷)

شبلیؔ خستہ زغربت بوطن مے آید
یا مگر مرغ چمن سوے چمن مے آید

۲۴ مئی ۱۸۸۳ء ازینجانب رخت سفر می بندم واگر خواستہ خدا ئیست تا ۲۷ بعزیزان وطن می پیوندم
در لکھنؤ نفسے چند آرمیدن خواہم، از عزیزان جز اسحاق ونصیر ہمپائے من اند، نیرنگ خیال بنظر درآمد وعجب
نیست کہ از بہر شما ہدیہ آرم، کتابے بدان ارزش نیست مولوی محمد حسین آزاد، در آبحیات چیزے افزودہ اند و دیگر
بطبع در دادہ درین نسخہ نو پارہ از حالات مرزا دبیر و انیس، میر حسن ومومن خان توان یافت، ودرینجا طرح مشاعرہ انداختہ
اند، بہ تقاضائے احباب غزلے گفتہ آمد کہ باخویشتن خواہم آورد، درین زودیکے از ہجوم کار بدوستان نامہ نوشتن
نتوانستہ ام، اینک خود میرسم کہ عذر تقصیر خواہم،

شبلی نعمانی، ۲۰ مئی ۱۸۸۳ء،

(۲۸)

محمد سمیع، باین ناتوانی که خامه بدست گرفتن نیارم، از عهده نگارش که گران تا گران است، چگونه بدر توانم آمد، نامها می فرستم و پاسخے نمی رسد، بیش از نیمه ماه است و تب دست از آویزش باز نه نهاده در تلاش الیف، اے فراوان کوششها میرود، و تاور میانه خواسته کردگار چیست،

با عبد الغفور بگوئید که در مڈل و بی را اید برانداشته اند، فارسی باید آموخت، نمونه که مے رسد از جنس او دو طاقه سنگی گرفته بزودی، تمام فرستادن دارد و قیمت پس از رسیدن بغفور خواهد رسید و اگر صرف ڈاک زیاده نباشد، طریق ویلو پیبل هم اختیار توان کرد، چنده ششماهی عین قریب می فرستم از نامه عبد الغفور پیدا شد که در نیشنل اسکول سه چهار متعلمان نو داخل شده اند، از نام و نسب ایشان بمن باز باید نوشت،

والسلام شبلی، ۱۶ ار ستمبر ۱۸۸۴ء،

(۲۹)

عزیزی، حامد به ساده گیهائے خود که دروغ راست ما نا بود، مرا فریفت، چندانکه گاهے خود در وش او را به نگاه ژرف نگریستن نه خواستم، درین نزدیکی یکبار پرده از میان برخواست و پیدا شد که این تیره بخت بدترین جوانان این تا کس کار از اندازه گذارنده بود، هیچ نه گفتم و دندان بدل افشردم،

طبیب جونپور اگر در چاره گری این رنجوری دستگاهے خاص داشته باشد خوب ست ورنه مرا آگاهی دهید که چاره دیگر اندیشم،

اگرچه مرا پیوند مهر با حامد یکباره گسسته شد و نمی خواهم که دیگر او را از خویشتن خوانم، اما این قدر هست که چون دو خانه را همین یک چراغ است از سر چاره گری نتوان گذشت، اندازه باید کرد که آن تیره درون آیا از کرده خویش پشیمانی دارد یا شوخ تر و خیره تر گشته است، من هم رنجور هستم و اکنون به اطبا

لکھنؤ رُوے آوردہ ام، والسلام، شبلی نعمانی مکان خواجہ عزیز الدین صاحب لکھنؤ، ۱۸ راگست ۱۸۹۸ء،

(۳۰)

عزیزی، از واژگونی بختم حامد به بیماری سخت گرفتار شد، چون جز از شما کسے مرا مایۂ اعتبار و محرمِ اسرار نیست نزدِ شما می فرستم، بهر طورے که توانید به علاجش کوشید، در مصارف دوا و پیشکش اطبا هر قدر که مبلغ که بکار آید از من خواسته باشید که بفوری می فرستم، افسوس! افسوس! شبلی، ندوۃ العلمار کانپور،

بنام اکبر صاحب

(۳۱)

اکبر اے راحتِ جان و دل من،

از شبلی آشفته سلام و دعا، دل خوش دارید که زود بمامول خود می رسید، از ولی محمدؐ و محمدؐ عمر که دلبند من اند خجلت بے برم که گویند چون به سفر رفت از عهد وفا برگشت و پیمان یاری بشکست، خدای را ستامی داند که مرا اسرِ اخلاص همانست که بود، مگر با تقدیر چون ستیزم و با قضا چگونه آویزم راز مهدی عزیز کیست او هم از دور افتادگی قرین حصولِ کار نیست، اینجا نه صورت قیام خوبست و نه سامان طعام مرغوب، من بهر طور که می گذرد میگذرانم اگر اکبر رسد هم شریک من خواهد شد، اللهم سهل لی امری اے رحت دل اکبر از بهر نوید که نوشته در نثر باشد یا در نظم و نظم فارسی یا اُردو، اگر اینجا آمدن خواهید نحو میر هر قدر که خوانده باشید یا خواهید خواند بیادش کوشید و همچنین فصول اکبری، جونپور یا غازیپور رفتن که در دل دارید از ساده دلی است، استاد شفیق یافتن درینحالت که از نحو بلکه از صرف هم فارغ نه نشسته آید خیلے محال است، هر جا یوسف و شبلی نتوان یافت، خدایا روزی نصیب کن که من و اکبر غمخوار هم باشیم، آمین، والدعا، بمنشی صاحب و برادر صاحب و حافظ حسن علی صاحب و حکیم صاحب و دیگر صاحبان تسلیم، دختر نصیر و سمیع را سلام و دعا،

بنام جناب فرحت احمد صاحب

(۳۲)

مبارک، سپاس ایزد کہ برادر شما عزیزی مہدی حسن در ایف اے کامیاب نشست اے خوش آنکہ بہ علی گڈھ رسم و تو از پیش رسیدہ باشی وچون از آمدنم آگہی اندوز شوی دوان سوے من آئی داز جوش طرب حرف مبارک باد، برلبت گرہ گردد، بے بہ تبسم واکنی و بآواز گوئی کہ برادر مہدی حسن فال ظفر بنام خود یافت وپس ازان دو سہ گامے تیزتر آئی و بمن درآویزی وگوئی کہ ہلہ! ہان! شیرینی کجاست ومن گویم کہ درلب تو، باز انجمنے از یاران فراہم آید وہریک گفتگو باز کند وگپے زند یارب ہمچنین باد، بار دیگر مبارکباد،

این نامہ رانزد خود نگاہ باید داشت، کمترین ہوخواہان شما

شبلی نعمانی، ۲۳ر جون ۱۹۰۴ء،

بنام ہز ہائنس آغا خان بالقابہ

(۳۳)

بہ پیش گاہ بندگان عالی مرتبت، القاکم اللہ تعالی،

چنانکہ ارشاد رفتہ بود، ما ہمہ ارکان ندوہ، امیدوار ہستم کہ خدام والا فردا یا پس فردا وقتے معین فرمایند کہ طلاب ندوہ قابلیت واستعداد خود را در پیش گاہ سامی عرضہ توانند داد، ارکان ندوہ و بزرگان شہر ہم شرف اندوز خدمت توانند شد،

"شبلی نعمانی"،

عربی خطوط[1]

(۱)

سلام علیکم

هذا دیوان الصبابۃ[2] یصل الیکم، واما انی فلا یمکننی حضور ندیکم، لانی اشتغلت بامور غیر طائلہ اوقعدت ھمتی، وصرفت عنان العنایۃ الی الدنیا الدنیۃ وبرئت من تحصیل کمال العلم والادب ذمتی، فانی بحمد اللہ خلقت وکسب الفضل سیط من دمی، فھو لایفارقنی انشاء اللہ فی حالتی وجودی وعدمی[3] بل لانی لملازمتی ھذہ العھدۃ[4] الرذیلۃ ادوم التفکر فی حالتی، فیزید ھمی وتزداد ملالتی، ربیدکم الانصاف، ماھذا الاجور والاعتساف، فصبر جمیل، وھو حسبی ونعم الوکیل،

(۱۲ اشس نعمانی)

[1] مولانا کے عربی خطوط زیادہ تر علمائے مصر کے نام ہوتے تھے، وہ مل نہیں سکتے اس لیے انھین خطوط پر اکتفا کرنی پڑی،

[2] مولانا کا سب سے قدیم عربی خط، علیگڈہ جانے سے پہلے، [3] یہ پیشین گوئی پوری اتری،

[4] شاید امانت یا وکالت،

بنام نواب سیّد علی حسن خانصاحب

(۲)

نمی دانم حدیث نامہ چون است

ہمین دانم کہ عنوانش بہ خون است

تعزعت اساکان الملّۃ!

اعنی انتقل السید احمد خان بہادر الی جوار رحمۃ ربہ،[1]

وذلک یوم الاحد، ۲۷ مارچ وتفرّق شملنا۔

انی لا اقدر علی ان اشتغل بشیٍٔ الابعد برھۃٍ من الزمان،

والسلام

شبلی نعمانی۔ علی گڈھ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء

بنام مولوی سید عبد الحیٔ صاحب

(۳)

لا یھمنی الاعزال النائب و وضع الوزرعن الندوۃ، ولمّا فرنا بھذہ البغیۃ فلا جدال ولاخصام مع احدٍ اما اخراج الطلبۃ الجانین علی انفسھم فمما لا بد منہ ولکن فصل ھذہ القضیۃ لا یکون الا بعد العود الی لکھنؤ

شبلی۔ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

---

[1] سر سید احمد خان کی وفات کی اطلاع،

نسخے عام طریقے سے فروخت ہوتے تھے، اب مطبع معارف نے خاص اہتمام سے طبع کرا کے شایع کیا ہے، کاغذ اور لکھائی چھپائی بہترین ہے، ضخامت ۲۴۴ صفحے قیمت ۱۲؍ و ۱۲؍

شعر العجم

حصۂ اوّل، فارسی شاعری کی تاریخ جس مین شاعری کی ابتدا، عہد بعہد کی ترقیون اور ان کے خصوصیات اور اسباب سے مفصل بحث کی گئی ہے، اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعرا (عباس مروزی سے نظامی تک) کے تذکرے، اور ان کے کلام پر تنقید و تبصرہ ہے، مطبوعہ معارف پریس، ضخامت ۲۵۰ صفحے، قیمت :- سے،

حصۂ دوم، شعرائے متوسطین کا تذکرہ (خواجہ فرید الدین عطار سے حافظ اور ابن یمین تک) مع تنقید کلام، مطبوعہ معارف پریس ضخامت ۲۰۲ صفحے قیمت ۱۲؍

حصۂ سوم، شعرائے متاخرین کا تذکرہ (فغانی سے ابو طالب کلیم تک) مع تنقید کلام، مطبوعہ معارف پریس، ضخامت ۲۳۰ صفحے، قیمت ۱۲؍

حصۂ چہارم، اس حصہ مین تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے، کہ ایران کی آب و ہوا اور تمدن اور دیگر اسباب نے شاعری پر کیا اثر کیا، کیا کیا تغیرات پیدا کئے، اور شاعری کے تمام انواع و اقسام مین سے مثنوی پر بسیط تبصرہ، مطبوعہ معارف پریس، ضخامت ۳۰۰ صفحے، قیمت سے،

حصۂ پنجم، اس حصہ مین قصیدہ، غزل، اور فارسی زبان کی عشقیہ، صوفیانہ اور اخلاقی شاعری پر تنقید و تبصرہ ہے، مطبوعہ معارف پریس، ضخامت ۲۲۵ صفحے قیمت :- ع۸ر

کلیاتِ شبلیؔ اردو،

مولانا کی تمام اردو نظمون کا مجموعہ، جسمین مثنوی صبح امید، قصائد جو مختلف مجلسون مین پڑھے گئے، اور وہ تمام اخلاقی، سیاسی، مذہبی، اور تاریخی نظمین جو کانپور، ٹرکی، طرابلس، بلقان، مسلم لیگ، مسلم یونیورسٹی وغیرہ کے متعلق لکھی گئی تھین، یکجا ہین، یہ نظمین درحقیقت مسلمانون کے چہل سالہ جد و جہد کی ایک مکمل تاریخ ہے، لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ، ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۸ر،

کلیاتِ فارسی

مولانا کے تمام فارسی قصائد، غزلیات، مثنویات، قطعات کا مجموعہ، جو اب تک متفرق طور سے دیوان شبلی، دستۂ گل، بوئے گل، برگ گل، کے نامون سے چھپے تھے، اس مین سب یکجا کر دیئے گئے ہین، ۲۰ پونڈ کے ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپا ہے، ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت ع۸

مقالاتِ شبلی

مولانا کے تیرہ مختلف مضامین کا مجموعہ، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت عہ،

مسعود علی ندوی منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ